ساٹھ 60 زہریلے سانپ

اور

مسلکِ حق اہلسنت

حضرت مولانا محمد طفیل رضوی

تنظیم اہلسنت کراچی، پاکستان

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم

اما بعد فاعوذ باللّٰه من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم

اسلام بہت ہی پیارا مذہب ہے اس بات کا اقرار صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی کرتے ہیں اسلام نے ہمیں بہت کچھ دیا ہمیں اسلام نے اخوت، بھائی چارے اور اتحاد کیساتھ رہنے کا سبق دیا اور بار بار یہ بات واضح کی گئی کہ مسلمان قوم ایک متحد قوم ہے سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں کہیں فرمایا گیا:

القرآن...... (ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ (سورۂ آل عمران:۱۰۳)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک ہو جاؤ ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو سے مراد یہ ہے کہ سوادِ اعظم کے ساتھ ہو جاؤ، متحد ہو جاؤ، مسلکِ حق اہلسنّت و جماعت میں آجاؤ جو اس وقت مسلمانوں کی سچی اور حق جماعت ہے یہی اللہ تعالیٰ کی رسی ہے اس سے جو الگ ہوا وہ تفرقے میں پڑ گیا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

اس وقت ملتِ اسلامیہ ذہنی خلجان کی وجہ سے مختلف فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اور مزید بٹتی جارہی ہے نئے نئے فتنوں میں اُمتِ مسلمہ جکڑی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شیطانی فتنوں سے آگاہ فرمایا:

القرآن...... (ترجمہ) اے آدم کی اولاد! خبردار شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈالے جس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا بے شک ہم نے شیطان کو ان کا دوست کہا جو ایمان نہیں لائے۔ (سورۂ اعراف:۲۷)

شیطان اپنے ان ہی دوستوں میں سے نئی نئی جماعتیں تیار کرتا رہتا ہے یہ بات اگر چہ بہت تلخ ہے مگر حقیقت ہے کہ نئے نئے فتنے دیوبندیت، وہابیت، اہلحدیثیت، جمعیت غامدیہ، شیعہ، ذکری، خارجی، آغا خانی اسماعیلی، بوہری، مودودی، نیچری، چکڑالوی، توحیدی، قادیانی، بہائی، جماعت المسلمین، طاہری، گوہر شاہی وغیرہ وغیرہ روز بروز وجود میں آرہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُمتِ مسلمہ میں بگاڑ پیدا ہوا ہے سب کے سب فرقے قرآن اور اسلام کی بات کرتے ہیں حالانکہ ان کے عقائد کفریات پر مبنی ہیں جن فرقوں کی بنیاد کفر پر ہو وہ کبھی حق نہیں ہوتے کاش ہم عالمی حالات پر وہ بصیرت پیدا کریں جس کو ڈاکٹر اقبال اپنے شعر میں کہتے ہیں ؎

لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر جینے کی ہے خواہش تو کچھ پہچان پیدا کر

فہرست

عقائد مسلک حق اہلسنّت و جماعت سنّی حنفی بریلوی

عقائد متعلہ ذات و صفات الٰہی

ارشادِ باری تعالٰی ہوا، تم فرماؤ وہ اللہ ہے، وہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ (سورۃ الاخلاص۔ کنزالایمان از امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ)

عقیدہ...... دوسری جگہ ارشاد ہوا، اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا (ہے)، اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے، اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین، اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی، اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ (البقرہ:۲۵۵۔ کنزالایمان)

عقیدہ...... اللہ تعالٰی واجب الوجود یعنی اس کا وجود ضروری اور عدم محال ہے اس کو یوں سمجھئے کہ اللہ تعالٰی کو کسی نے پیدا نہیں کیا بلکہ اس نے سب کو پیدا کیا ہے وہ اپنے آپ سے موجود ہے اور ازلی و ابدی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس کی تمام صفات اس کی ذات کی طرح ازلی وابدی ہیں۔

عقیدہ...... اللہ تعالٰی سب کا خالق و مالک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ جسے چاہے زندگی دے، جسے چاہے موت دے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے، وہ کسی کا محتاج نہیں سب اس کے محتاج ہیں، وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا، سب اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

عقیدہ...... اللہ تعالٰی ہر شے پر قادر ہے مگر کوئی محال اس کی قدرت میں داخل نہیں، محال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے، مثال کے طور پر دوسرا خدا ہونا محال یعنی ناممکن ہے تو اگر یہ زیرِ قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا اور محال نہ رہے گا جبکہ اس کو محال نہ ماننا وحدانیت الٰہی کا انکار ہے۔ اسی طرح اللہ عزّ وجل کا فنا ہونا محال ہے اگر فنا ہونے پر قدرت مان لی جائے تو یہ ممکن ہوگا اور جس کا فنا ہونا ممکن ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ پس ثابت ہوا کہ محال و ناممکن پر اللہ تعالٰی کی قدرت ماننا اللہ عزّ وجل ہی کا انکار کرنا ہے۔

عقیدہ...... تمام خوبیاں اور کمالات اللہ تعالٰی کی ذات میں موجود ہیں اور ہر وہ بات جس میں عیب یا نقص یا کسی دوسرے کا حاجتمند ہونا لازم آئے اللہ عزّ وجل کیلئے محال و ناممکن ہے جیسے یہ کہنا کہ اللہ تعالٰی جھوٹ بولتا ہے اس مقدس پاک بے عیب ذات کو عیب والا بتانا درحقیقت اللہ تعالٰی کا انکار کرنا ہے۔ خوب یاد رکھئے کہ ہر عیب اللہ تعالٰی کیلئے محال ہے اور اللہ تعالٰی ہر محال سے پاک ہے۔

عقیدہ......اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اس کی شان کے مطابق ہیں، بے شک وہ سنتا ہے، دیکھتا ہے، کلام کرتا ہے، ارادہ کرتا ہے مگر وہ ہماری طرح دیکھنے کیلئے آنکھ، سننے کیلئے کان، کلام کرنے کیلئے زبان اور ارادہ کرنے کیلئے ذہن کا محتاج نہیں۔ کیونکہ یہ سب اجسام ہیں اور اللہ تعالیٰ اجسام اور زبان و مکان سے پاک ہے نیز اس کا کلام آواز و الفاظ سے بھی پاک ہے۔

عقیدہ......قرآن و حدیث میں جہاں ایسے الفاظ آئے ہیں جو بظاہر جسم پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے یَدٌ ، وجہہ، استواء وغیرہ، ان کے ظاہری معنی لینا گمراہی و بد مذہبی ہے۔ ایسے متشابہ الفاظ کی تاویل کی جاتی ہے کیونکہ ان کا ظاہری معنی ربّ تعالیٰ کے حق میں محال ہے مثال کے طور پر یَدٌ کی تاویل قدرت سے، وجہہ کی ذات سے اور استواء کی غلبہ و توجہ سے کی جاتی ہے بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ بلاضرورت تاویل کرنے کی بجائے ان کے حق ہونے پر یقین رکھے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ یَدٌ حق ہے استواء حق ہے مگر اس کا یَدٌ مخلوق کا سا نہیں اور اس کا استواء مخلوق کا استواء نہیں۔

عقیدہ...... اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ جسے چاہے اپنے فضل سے ہدایت دے اور جسے چاہے اپنے عدل سے گمراہ کرے۔ یہ اعتقاد رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے کسی پر ذرّہ برابر ظلم نہیں کرتا، کسی کو اطاعت یا معصیت کیلئے مجبور نہیں کرتا، کسی کو بغیر گناہ کے عذاب نہیں فرماتا اور نہ ہی کسی کا اجر ضائع کرتا ہے، وہ استطاعت سے زیادہ کسی کو آزمائش میں نہیں ڈالتا اور یہ اس کا فضل و کرم ہے کہ مسلمانوں کو جب کسی تکلیف و مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اس پر بھی اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

عقیدہ......اسکے ہر فعل میں کثیر حکمتیں ہوتی ہیں خواہ وہ ہماری سمجھ میں آئیں یا نہیں۔ اسکی مشیت اور ارادے کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا مگر وہ نیکی سے خوش ہوتا ہے اور برائی سے ناراض۔ برے کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا بے ادبی ہے۔ اس لئے حکم ہوا تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے۔ (النساء:۷۹) پس برا کام کر کے تقدیر یا مشیتِ الٰہی کی طرف منسوب کرنا بہت بری بات ہے اسلئے اچھے کام کو اللہ عزّ وجل کے فضل و کرم کی طرف منسوب کرنا چاہئے اور برے کام کو شامتِ نفس سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ وعید تبدیل نہیں ہوتے، اس نے اپنے کرم سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ کفر کے سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف کر دے گا، مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور کفار کو اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا۔

عقیدہ...... بے شک اللہ تعالیٰ رازق ہے وہی ہر مخلوق کو رزق دیتا ہے حتی کہ کسی کونے میں جالا بنا کر بیٹھی ہوئی مکڑی کا رزق اس کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے اسے موت ڈھونڈھتی ہے یعنی جب موت کا بر وقت آنا یقینی ہے تو رزق کا ملنا بھی یقینی ہے۔ اللہ عزّ وجل جس کا رزق چاہے وسیع فرماتا ہے اور جس کا رزق چاہے تنگ کر دیتا ہے ایسا کرنے میں اس کی بے شمار حکمتیں ہیں، کبھی وہ رزق کی تنگی سے آزماتا ہے اور کبھی رزق کی فراوانی سے، پس بندے کو چاہئے کہ وہ حلال ذرائع اختیار کرے۔

مشکوٰۃ میں ہے کہ رزق میں دیر ہونا تمہیں اس پر مت اُکسائے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے رزق حاصل کرنے لگو۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے، اور جو ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے، اس کیلئے وہ نجات کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے گا تو اس کیلئے وہ کافی ہے۔ (الطلاق:۳)

اللہ عزّ وجل کا علم ہر شے کو محیط ہے اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں، ہماری نیتیں اور خیالات بھی اس سے پوشیدہ نہیں، وہ سب کچھ ازل میں جانتا تھا اب بھی جانتا ہے اور ابد تک جانے گا، اشیاء بدلتی ہیں مگر اس کا علم نہیں بدلتا۔ ہر بھلائی اس نے اپنے ازلی علم کے مطابق تحریر فرمادی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اس نے لکھ لیا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ جیسا ہم اپنے ارادے اور اختیار سے کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا یعنی اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا ورنہ جزا و سزا کا فلسفہ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے، یہی عقیدہ تقدیر ہے۔

قضا و تقدیر کی تین قسمیں ھیں

قضائے مبرم حقیقی

یہ لوح محفوظ میں تحریر ہے اور علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں، اس کا بدلنا ناممکن ہے اللہ تعالٰی کے محبوب بندے بھی اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرنے لگیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔

قضائے معلق

اس کا صحف ملائکہ میں کسی شے پر معلق ہونا ظاہر فرمادیا گیا ہے اس تک اکثر اولیاء اللہ کی رسائی ہوتی ہے۔ یہ تقدیر ان کی دعا سے یا اپنی دعا سے یا والدین کی خدمت اور بعض نیکیوں سے خیر و برکت کی طرف تبدیل ہوجاتی ہے اور اسی طرح گناہ وظلم اور والدین کی نافرمانی وغیرہ سے نقصان کی طرف تبدیل ہوجاتی ہے۔

قضائے مبرم غیر حقیقی

یہ صحف ملائکہ کے اعتبار سے مبرم ہے مگر علمِ الٰہی میں معلق ہے اس تک خاص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ بعض مقرب اولیاء کی توجہ سے اور پر خلوص دعاؤں سے بھی یہ تبدیل ہوجاتی ہے۔ سرکارِ غوثِ اعظم سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میں قضائے مبرم کو رد کردیتا ہوں۔ حدیثِ پاک میں اسی کے بارے میں ارشاد ہوا بیشک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

مثال کے طور پر فرشتوں کے صحیفوں میں زید کی عمر ساٹھ برس تھی اس نے سرکشی و نافرمانی کی تو دس برس پہلے ہی اس کی موت کا حکم آگیا۔

عقیدہ......قضاوقدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے اسلئے ان میں بحث اور زیادہ غور وفکر کرنا ہلاکت و گمراہی کا سبب ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے تو ہم اور آپ کس گنتی میں ہیں۔ بس اتنا سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالٰی نے آدمی کو پتھر کی طرح بے اختیار و مجبور نہیں پیدا کیا بلکہ اسے ایک طرح کا اختیار دیا ہے کہ اپنے بھلے برے اور نفع نقصان کو پہچان سکے اور اس کیلئے ہر قسم کے اسباب بھی مہیا کردیئے ہیں جب بندہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے اسباب اختیار کرتا ہے اسی بناء پر مواخذہ اور جزاء اور سزا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔

عقیدہ...... ہدایت دینے والا اللہ تعالیٰ ہے حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسیلہ ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا، اور بیشک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے رہو۔ (الشوریٰ:۵۲) شفا دینے والا وہی ہے مگر اس کی عطا سے قرآنی آیات اور دواؤں میں بھی شفا ہے۔ ارشاد ہوا، اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل:۸۲) شہد کے بارے میں فرمایا گیا، اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔ (النحل:۶۹) بیشک اللہ تعالیٰ ہی اولاد دینے والا ہے مگر اس کی عطا سے مقرب بندے بھی اولاد دیتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام سے فرمایا، میں تیرے ربّ کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔ (مریم:۱۹) اللہ عزّ وجل ہی موت اور زندگی دینے والا ہے مگر اس کے حکم سے یہ کام مقرب بندے کرتے ہیں ارشاد ہوا، تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔ (السجدہ:۱۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے، میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ (آل عمران:۴۹) سورۃ النازعات کی ابتدائی آیات میں فرشتوں کا تصرف واختیار بیان فرمایا گیا۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کی بعض صفات بندوں کیلئے صراحۃً بیان ہوئی ہیں جیسے سورۃ الدہر آیت ۲ میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہید فرمایا گیا۔ سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸ میں حضور علیہ السلام کا رؤف ورحیم ہونا بیان فرمایا گیا۔ اسی طرح حیات، علم، کلام، ارادہ وغیرہ متعدد صفات بندوں کیلئے بیان ہوئی ہیں۔ اس بارے میں یہ حقیقت ذہن نشین رہے کہ جب کوئی صفت اللہ تعالیٰ کیلئے بیان ہوگی تو وہ ذاتی، واجب، ازلی، ابدی، لامحدود اور شان خالقیت کے لائق ہوگی جب کسی مخلوق کیلئے ثابت ہوگی تو عطائی، ممکن، حادث، عارضی، محدود اور شان مخلوقیت کے لائق ہوگی پس جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کسی اور ذات کے مشابہ نہیں اسی طرح اس کی صفات بھی مخلوق کی صفات کے مماثل نہیں۔

☆ استعانت کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور مجازی۔ استعانت حقیقی یہ ہے کہ کسی کو قادر بالذات، مالک مستقل اور حقیقی مددگار سمجھ کر اس سے مدد مانگی جائے یعنی اسکے بارے میں یہ عقیدہ ہو کہ وہ عطائے الٰہی کے بغیر خود اپنی ذات سے مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہے غیر خدا کیلئے ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے اور کوئی مسلمان بھی انبیاء علیہم السلام اور اولیائے عظام کے متعلق ایسا عقیدہ نہیں رکھتا۔ استعانت مجازی یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا مظہر، حصول فیض کا ذریعہ اور قضائے حاجات کا وسیلہ جان کر اس سے مدد مانگی جائے اور یہ قطعاً حق ہے اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کو مددگار بنانے کی دعا کی جو قبول ہوئی۔ (طٰہٰ:۳۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے مدد مانگی۔ (آل عمران:۵۲) ایمان والوں کو صبر اور نماز سے مدد مانگنے کا حکم دیا گیا۔ (البقرہ:۱۵۳)

عقائد متعلقہ نبوت

مسلمانوں کیلئے جس طرح ذات و صفات عقائد متعلقہ نبوت کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضرورت کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کردے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کیلئے کیا جائز ہے اور کیا واجب اور کیا محال کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجبِ کفر ہے اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہوجائے۔

عقیدہ...... نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کیلئے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ......انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔

عقیدہ......اللہ عزّ وجل پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں اس نے اپنے فضل وکرم سے لوگوں کی ہدایت کیلئے انبیاء بھیجے۔

عقیدہ...... نبی ہونے کیلئے اس پر وحی ہونا ضروری ہے خواہ فرشتے کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔

عقیدہ...... بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں:۔

۱ ...... توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔

۲ ...... زبور حضرت داوٗد علیہ السلام پر۔

۳ ...... انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔

٤ ...... قرآن عظیم کہ سب سے افضل کتاب ہے سب سے افضل رسول حضرت پرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

کلامِ الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اسکے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لئے اس میں ثواب زائد ہے ورنہ اللہ ایک اس کا کلام ایک اس میں افضل ومفضول کی گنجائش نہیں۔

عقیدہ......سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں ان میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمت کے سپرد کی تھی ان سے اس کا حفظ نہ ہو سکا۔ کلامِ الٰہی جیسا اُترا تھا انکے ہاتھوں میں ویسا ہی باقی نہ رہا بلکہ ان کے شریروں نے تو یہ کیا کہ ان میں تحریفیں کر دیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ ان کی تحریفات سے ہے اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ امنت باللّٰہ وملٰئکتہٖ وکتبہٖ ورسلہٖ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ......چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے لہٰذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عزّوجل نے اپنے ذِمہ رکھی۔ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون بیشک ہم نے قرآن اُتارا اور بیشک ہم اس کے ضرور نگہبان ہیں۔ لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا قطعاً کافر ہے کہ اس نے اس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی ہے۔

عقیدہ......قرآن مجید کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کیساتھ کہہ رہا ہے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتو بسورۃ من مثلہٖ وادعوا شھدآءکم من دون اللّٰہ ان کنتم صٰدقین ؁ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکٰفرین ؁ اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اُتاری کوئی شک ہو تو اس کی مثل کوئی چھوٹی سی سورت کہہ لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو تو اگر ایسا نہ کر سکو اور ہم کہہ دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔ لہٰذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں توڑ کوششیں کیں مگر اس کے مثل ایک سطر نہ بنا سکے۔

مسئلہ......اگلی کتابیں انبیاء ہی کو زبانی یاد ہوتیں۔ قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ......قرآن عظیم کی سات قرأتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں ان میں معاذ اللہ کہیں اختلاف معنی نہیں وہ سب حق ہیں اس میں اُمت کیلئے آسانی یہ ہے کہ جس کیلئے جو قرأت آسان ہو وہ پڑھے اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قرأت رائج ہے عوام کے سامنے ہی پڑھی جائے جیسے ہمارے ملک میں قرأت عاصم بروایت حفص کہ لوگ ناواقفی سے انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمۂ کفر ہوگا۔

عقیدہ...... قرآن مجید نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیئے یونہی قرآن مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ...... نسخ کا یہ مطلب ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کیلئے ہوتے ہیں مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کیلئے ہے جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حکم اُٹھا دیا گیا اور حقیقتاً دیکھا جائے تو اس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں یہ بہت سخت بات ہے احکامِ الٰہیہ سب حق ہیں وہاں باطل کی رسائی کہاں۔

عقیدہ...... قرآن کی بعض باتیں محکم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی ہیں اور بعض متشابہ کہ ان کا پورا مطلب اللہ عزّ وجل اور اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ متشابہ کی تلاش اور اس کے معنی کی کنکاش وہی کرتا ہے جس کے دل میں کجی ہو۔
(بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ...... وحی نبوت انبیاء کیلئے خاص ہے جو اسے کسی غیر نبی کیلئے مانے کافر ہے نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے اس کو الہام کہتے ہیں اور وحی شیطانی کہ القا من جانب شیطان ہو یہ کاہن ساحر اور دیگر کفار و فساق کیلئے ہوتی ہے۔

عقیدہ...... نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے ہاں دیتا اسی کو ہے جسے اس منصبِ عظیم کے قابل بناتا ہے جو قبل حصول نبوت تمام اخلاق رذیلہ سے پاک اور تمام اخلاق فاضلہ سے مزین ہو کر جملہ مدارج ولایت طے کر چکتا ہے اور اپنے نسب و جسم و قول و فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزہ ہوتا ہے جو باعثِ نفرت ہو اسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہوتی ہے کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اس کے لاکھوں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسٰلتہ ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم اور جو اسے کسبی مانے کہ آدمی کسب و ریاضت سے منصبِ نبوت تک پہنچ سکتا ہے کافر ہے۔

عقیدہ...... جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے' کافر ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ...... نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہ و بد دِینی ہے عصمت انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کیلئے حفظ الٰہی کا وعدہ ہو یا جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اولیاء کہ اللہ عزّ وجل انہیں محفوظ رکھتا ہے ان سے گناہ ہوتا نہیں اگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ ...... انبیاء علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کیلئے باعثِ نفرت ہو جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہم صفات ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ عمداً صغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔

عقیدہ ......اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کیلئے جتنے احکام نازل فرمائے انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا' کافر ہے۔

عقیدہ ......احکامِ تبلیغیہ میں انبیاء سے سہو ونسیان محال ہے۔

عقیدہ ......ان کے جسم کا برص وجذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے تنفر ہوتا ہے پاک ہونا ضروری ہے۔

عقیدہ ......اللہ عزّ وجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین وآسمان کا ہر ذرّہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ علمِ غیب کہ ان کو ہے اللہ کے دیئے سے ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور علمِ عطائی اللہ عزّ وجل کیلئے محال ہے کہ اس کی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے جو لوگ انبیاء بلکہ سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطلق علمِ غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں: افتومنون ببعض الکتٰب و تکفرون ببعض یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علومِ غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی واثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصہ الوہیت ہے اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء ہی کے شایانِ شان ہے اور منافی الوہیت اور یہ کہنا کہ ہر ذرّہ کا علم نبی کیلئے مانا جائے تو خالق ومخلوق کی مساوات لازم آئے گی باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عزّ وجل کیلئے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہے گا مگر کافر ذرّاتِ عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال کہ خدا جہل سے پاک نیز ذاتی وعطائی کا فرق بیان کرنے پر اس مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان واسلام کے خلاف ہے کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن وواجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر کھلا شرک ہے انبیاء غیب کی خبر دینے کیلئے آتے ہیں کہ جنت ونار وحشر ونشر وعذاب وثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل وحواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے اولیاء کو بھی علمِ غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ......انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں۔ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے۔

عقیدہ......نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔

عقیدہ......حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی بھیجے بعض کا صریح ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں جن کے اسمائے طیبہ بالصریح قرآن مجید میں ہیں وہ یہ ہیں:۔

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضور سیّد المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ......حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ کیا اور تمام اسماء مسمیات کا علم دیا۔ ملائکہ کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں سب نے سجدہ کیا مگر شیطان (کہ از قسم جن تھا مگر بہت بڑا عابد و زاہد تھا یہاں تک کہ گروہِ ملائکہ میں اس کا شمار تھا) با انکار پیش آیا ہمیشہ کیلئے مردود ہوا۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ......حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا بلکہ سب انسان انہیں کی اولاد ہیں اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں یعنی اولادِ آدم اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابوالبشر کہتے ہیں یعنی سب انسانوں کے باپ۔

عقیدہ......سب میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب میں پہلے رسول جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں انہوں نے ساڑھے نو سو برس ہدایت فرمائی ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے استہزاء کرتے اتنے عرصے میں گنتی کے لوگ مسلمان ہوئے باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئینگے مجبور ہو کر اپنے ربّ کے حضور ان کے ہلاک کی دعا کی۔ طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا بچ گئے۔

عقیدہ ...... انبیاء کی کوئی تعداد متعین کرنا جائز نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعداد معین پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ لہٰذا یہ اعتقاد چاہئے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ ......نبیوں کے مختلف درجے ہیں بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا ان حضرات کو مرسلین اولوالعزم کہتے ہیں اور پانچوں حضرات باقی تمام انبیاء و مرسلین انس و ملک و جن و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں جس طرح حضور تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں بلا شبہ حضور کے صدقے میں حضور کی اُمت تمام امتوں سے افضل۔

عقیدہ......تمام انبیاء اللہ عزّ وجل کے حضور عظیم وجاہت و عزت والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑھے چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ...... نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا علانیہ دعویٰ فرما کر محالات عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا اور منکروں کو اس کے مثل کی طرف بلاتا ہے اللہ عزّ وجل اس کے دعوے کے مطابق امر محال عادی ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا اور ید بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو جلا دینا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا اور ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزے تو بہت ہیں۔

عقیدہ...... جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے وہ دعویٰ کوئی محال عادی اپنے دعویٰ کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہے گا۔

عقیدہ ...... نبی سے جو بات خلافِ عادت قبل نبوت ظاہر ہو اس کو ارہاص کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو اسے معونت کہتے ہیں اور بیباک فجار یا کفار سے جو ان کے موافق ظاہر ہو اس کو استدراج کہتے ہیں اور ان کے خلاف ظاہر ہو تو اہانت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ...... انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیات حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں تصدیق وعدہ الٰہیہ کیلئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہوگئے ان کی حیات حیاتِ شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے فلہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا اس کی بی بی بعدِ عدت نکاح کرسکتی ہے بخلاف انبیاء کے کہ وہاں یہ جائز نہیں یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے ان میں تمام انبیاء علیہم السلام شریک ہیں اب بعض وہ اُمور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ہیں بیان کئے جاتے ہیں:۔

عقیدہ...... اور انبیاء کی بعثت خاص کسی ایک قوم کی طرف ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان و جن بلکہ ملائکہ حیوانات جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے جس طرح انسان کے ذمہ حضور کی اطاعت فرض ہے یونہی ہر مخلوق پر حضور کی فرمانبرداری ضروری ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ...... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملائکہ وانس وجن وحور وغلماں وحیوانات و جمادات غرض تمام عالم کیلئے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان۔

عقیدہ...... حضور خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عزّ وجل نے سلسلہ نبوت حضور پر ختم کردیا کہ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔ جو شخص حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے کافر ہے۔

عقیدہ...... حضور افضل جمیع مخلوق الٰہی ہیں کہ اوروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور میں وہ سب جمع کردیئے گئے اور انکے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصہ نہیں بلکہ اوروں کو جو کچھ ملا حضور کے طفیل میں بلکہ حضور کے دست اقدس سے ملا بلکہ کمال اس لئے کمال ہوا کہ حضور کی صفت ہے اور حضور اپنے ربّ کے کرم سے اپنے نفس ذات میں کامل و اکمل ہیں حضور کا کمال کسی وصف سے نہیں بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کامل و مکمل ہوگیا کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنادے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ...... محال ہے کہ کوئی حضور کا مثل ہو جو کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے گمراہ ہے یا کافر۔

عقیدہ...... حضور کو اللہ عزّ وجل نے مرتبہ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ تمام خلق جویائے رضائے مولیٰ ہے اور اللہ عزّ وجل طالب رضائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عقیدہ...... حضور کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیہ حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے اور وہ قربِ خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو، اور جمالِ الٰہی بچشمِ سر دیکھا اور کلامِ الٰہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت السموٰت والارض کو بالتفصیل ذرّہ ذرّہ ملاحظہ فرمایا۔ (بہارِشریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ...... تمام مخلوق اوّلین وآخرین حضور کی نیاز مند ہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

عقیدہ...... قیامت کے دن مرتبہ شفاعت کبریٰ حضور کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور فتح باب شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجال نہ ہوگی بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عزّ وجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مومن کافر مطیع عاصی سب کیلئے ہے کہ وہ انتظارِ حساب جو سخت جانگزا ہوگا جس کیلئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے اس بلا سے چھٹکارا کافر کو بھی حضور کی بدولت ملے گا جس پر اوّلین وآخرین موافقین ومخالفین مومنین وکافرین سب حضور کی حمد کریں گے اسی کا نام مقامِ محمود ہے اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے جن میں چار ارب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ ورسول کے علم میں ہیں بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحق جہنم ہو چکے ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیفِ عذاب فرمائیں گے۔

عقیدہ...... ہر قسم کی شفاعت حضور کیلئے ثابت ہے شفاعت بالوجاہۃ، شفاعت بالمحبۃ، شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

عقیدہ...... منصبِ شفاعت حضور کو دیا جا چکا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعطیت الشفاعۃ اور ان کا ربّ فرماتا ہے: واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنٰت مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مومنین و مومنات کے گناہوں کی۔ شفاعت اور کس کا نام ہے۔ اللھم ارزقنا شفاعۃ حبیبک الکریم یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللّٰہ بقلب سلیم شفاعت کے بعض احوال نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے احوال آخرت میں اِن شاءَ اللہ تعالیٰ بیان ہوں گے۔

عقیدہ...... حضور کی محبت مدارِ ایمان بلکہ ایمان اسی ہی کا نام ہے جب تک حضور کی محبت ماں باپ، اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ......حضور کی اطاعت عین اطاعتِ الٰہی ہے۔ اطاعتِ الٰہی بے اطاعت حضور ناممکن ہے یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور اسے یاد فرمائیں فوراً جواب دے اور حاضر خدمت ہو اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور سے کلام کرے بدستور نماز میں ہے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ......حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزو ایمان و رکن ایمان ہے اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے اس کی اہمیت کا پتا اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی نے نمازِ عصر نہ پڑھی تھی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جارہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے زانو نہ ہٹایا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا جب چشمِ اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا حضور نے حکم دیا ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا مولیٰ علی نے نماز ادا کی پھر ڈوب گیا اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادات نماز اور وہ بھی صلاۃ وسطیٰ نمازِ عصر مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کر دی کہ عبادتیں بھی حضور ہی کے صدقہ میں ملیں۔ دوسری حدیث اس کی تائید میں یہ ہے کہ غارِ ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے ایک سوراخ باقی رہ گیا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا تشریف لے گئے اور ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا اس غار میں ایک سانپ مشتاقِ زیارت رہتا تھا اس نے اپنا سر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں پر ملا انہوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا جب صدیق اکبر کے آنسو چہرۂ انور پر گرے چشم مبارک کھلی عرض حال کیا حضور نے لعابِ دہن لگا دیا فوراً آرام ہو گیا ہر سال وہ زہر عود کرتا بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔ ثابت ہوا کہ

'جملہ فرائض فروع ہیں اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے'

عقیدہ...... حضور کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے جب حضور کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع و انکسار با ادب سنے اور نام پاک سنتے ہی تو درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اللھم صل علیٰ سیّدنا و مولنا محمد معدن الجود والکرم واله الکرام وصحابه العظام وبارك وسلم اور حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے بعض لوگ براہ اختصار صلعم یا صہ لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہے اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب مہاجرین و انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے اور حضور کے دشمنوں سے عداوت رکھے اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے کیا تم کو معلوم نہیں کہ صحابہ کرام نے حضور کی محبت میں اپنے سب عزیزوں قریبوں باپ بھائیوں اور وطن کو چھوڑا اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ و رسول سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی اُلفت۔ ایک کو اختیار کر کہ ضدین جمع نہیں ہوسکتیں چاہے جنت کی راہ چل یا جہنم کو جا۔ نیز علامتِ محبت یہ ہے کہ شانِ اقدس میں جو لفظ استعمال کئے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں کوئی الفاظ جس میں کم تعظیم کی بو بھی ہو کبھی زبان پر نہ لائے اگر حضور کو پکارے تو نامِ پاک کے ساتھ ندا نہ کرے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے یا نبی اللہ، یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ۔ اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلوٰۃ و سلام عرض کرے بہت قریب نہ جائے نہ اِدھر اُدھر دیکھے اور خبردار خبردار آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت جائے اور محبت کی نشانی بھی ہے کہ حضور کے اقوال و افعال و احوال لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی قول و فعل و عمل و حالت جو جو بہ نظر حقارت دیکھے کافر ہے۔

عقیدہ...... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزّ وجل کے نائب مطلق ہیں تمام جہان حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا ہے جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے ربّ کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم ہے تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے ملک السموات والارض حضور کے زیر فرمان جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دے دی گئیں رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے احکامِ شریعہ حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کیلئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ......سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور کو ملا روز میثاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا۔ حضور نبی الانبیا ہیں اور تمام انبیاء حضور کے اُمتی سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور کی نیابت میں کام کیا اللہ عزّ وجل نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا بایں معنی ہر یہ کہ حضور تشریف فرما ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

کالشمس فی وسط السماء ونورها　　　یغشی البلاد مشارقاً و مغارباً

مگر کورِ باطن کا کیا علاج ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　　چشمہ آفتاب راچہ گناہ

مسئلہ ضروریہ...... انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوت قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اوروں کو ان سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال مولیٰ عزّ وجل ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے وہ اس کے پیارے بندے ہیں اپنے ربّ کیلئے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے گا تو مردود بارگاہ ہوگا پھر ان کے یہ افعال جن کو ذلت ولغزش سے تعبیر کیا جائے ہزار ہا حکم ومصالح پر مبنی ہزار ہا فوائد وبرکات کے مسمر ہوتے ہیں ایک لغزش انبیاء آدم علیہ السلام کو دیکھئے اگر وہ نہ ہوتی جنت سے نہ اُترتے، دنیا آباد نہ ہوتی، نہ کتابیں آتیں، نہ رسول آتے، نہ جہاد ہوتے، لاکھوں کروڑوں مسمر بات کے دروازے بند رہتے ان سب کا فتح باب ایک لغزش آدم کے نتیجہ مبارکہ وثمرہ طیبہ ہے لجملہ انبیاء علیہم السلام کی لغزش میں وتو کس شمار میں ہیں صدیقین کی حسنات افضل واعلیٰ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقائد متعلقہ موت و آخرت

موت پر عقیدہ

عقیدہ......ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے، اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے جانچنے کو، اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔ (کنزالایمان، الانبیاء:۳۵)

روح کے جسم سے جدا ہوجانے کا نام موت ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے کہ جس کا دنیا میں کوئی منکر نہیں، ہر شخص کی زندگی مقرر ہے نہ اس میں کمی ہوسکتی ہے اور نہ زیادتی۔ (یونس:۴۹) موت کے وقت کا ایمان معتبر نہیں، مسلمان کے انتقال کے وقت وہاں رحمت کے فرشتے آتے ہیں جبکہ کافر کی موت کے وقت عذاب کے فرشتے اُترتے ہیں۔

روح کا جسم کے ساتھ تعلق

عقیدہ......مسلمانوں کی روحیں اپنے مرتبہ کے مطابق مختلف مقامات میں رہتی ہیں بعض کی قبر میں، بعض کی چاہ زمزم میں، بعض کی زمین و آسمان کے درمیان، بعض کی پہلے سے ساتویں تک، بعض کی آسمانوں سے بھی بلند، بعض کی زیرِ عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں، مگر روحیں کہیں بھی ہوں ان کا اپنے جسم سے تعلق بدستور قائم رہتا ہے جو ان کی قبر پر آئے وہ اسے دیکھتے، پہچانتے اور اس کا کلام سنتے ہیں بلکہ روح کا دیکھنا قبر ہی سے مخصوص نہیں، اس کی مثال حدیث شریف میں یوں بیان کی ہوئی ہے کہ ایک پرندہ پہلے قفس میں بند تھا اور اب آزاد کردیا گیا۔ ائمہ کرام فرماتے ہیں، بیشک جب پاک جانیں بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں تو عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی، سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں۔ حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا، جب مسلمان مرتا ہے تو اس کی راہ کھول دی جاتی ہے وہ جہاں چاہے جائے۔

کافروں کی بعض روحیں مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں، بعض چاہ برہوت میں، بعض زمین کے نچلے طبقوں میں، بعض اس سے بھی نیچے سجین میں، مگر وہ کہیں بھی ہوں اپنے مرگھٹ یا قبر پر گزرنے والوں کو دیکھتے پہچانتے اور ان کی بات سنتے ہیں، انہیں کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں ہوتا بلکہ یہ قید رہتی ہیں، یہ خیال کہ روح مرنے کے بعد کسی اور بدن میں چلی جاتی ہے، اس کا ماننا کفر ہے۔

دفن کے بعد قبر مردے کو دباتی ہے اگر وہ مسلمان ہو تو یہ دبانا ایسا ہوتا ہے جیسے ماں بچے کو آغوش میں لے کر پیار سے دبائے اور اگر وہ کافر ہو تو زمین اس زور سے دباتی ہے کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف ہوجاتی ہیں۔ مردہ کلام بھی کرتا ہے مگر اس کے کلام کو جنوں اور انسانوں کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے۔

عقیدہ...... جب لوگ مردے کو دفن کر کے وہاں سے واپس ہوتے ہیں تو وہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے زمین چیرتے آتے ہیں ان کی صورتیں نہایت ڈراؤنی، آنکھیں بہت بڑی اور کالی اور نیلی، اور سر سے پاؤں تک ہیبت ناک بال ہوتے ہیں ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نکیر ہے وہ مردے کو جھڑک کر اُٹھاتے اور کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں پہلا سوال: مَنْ رَبُّكَ تیرا ربّ کون ہے؟ دوسرا سوال: مَا دِيْنُكَ تیرا دین کیا ہے؟ تیسرا سوال: حضور علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ انکے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ مسلمان جواب دیتا ہے میرا ربّ اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر آسمان سے ندا ہوگی، میرے بندے نے سچ کہا، اس کیلئے جنتی بچھونا بچھاؤ، اسے جنتی لباس پہناؤ اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو پھر دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے جنت کی ہوا اور خوشبو اس کے پاس آتی رہتی ہے اور تا حدِ نظر اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے تو سو جا جیسے دولہا سوتا ہے یہ مقام عموماً خواص کیلئے ہے اور عوام میں ان کیلئے ہے جنہیں ربّ تعالیٰ دینا چاہے، اسی طرح وسعتِ قبر بھی حسبِ مراتب مختلف ہوتی ہے۔

اگر مردہ کافر و منافق ہے تو وہ ان سوالوں کے جواب میں کہتا ہے، افسوس مجھے کچھ معلوم نہیں، میں جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا وہی کہتا تھا، اس پر آسمان سے منادی ہوتی ہے، یہ جھوٹا ہے اس کیلئے آگ کا بچھونا بچھاؤ، اسے آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو، پھر اس دروازے سے جہنم کی گرمی اور لپٹ آتی رہتی ہے اور اس پر عذاب کیلئے دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے بہت بڑے گرزوں سے مارتے ہیں نیز عذاب کیلئے اس پر سانپ اور بچھو بھی مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔

عذاب قبر حق ہے

عقیدہ...... قبر میں عذاب یا نعمتیں ملنا حق ہے اور یہ روح جسم دونوں کیلئے ہے، اگر جسم جل جائے یا گل جائے یا خاک ہو جائے تب بھی اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہتے ہیں ان اجزاء اور روح کا باہمی تعلق ہمیشہ قائم رہتا ہے اور یہ دونوں عذاب وثواب سے آگاہ ومتاثر ہوتے ہیں۔ اجزائے اصلیہ ریڑھ کی ہڈی میں ایسے باریک اجزاء ہوتے ہیں جو نہ کسی خوردبین سے دیکھے جا سکتے ہیں نہ آگ انہیں جلا سکتی ہے اور نہ ہی زمین انہیں گلا سکتی ہے۔ اگر مردہ دفن نہ کیا گیا یا اسے درندہ کھا گیا ایسی صورت میں بھی اس سے وہیں سوال وجواب اور ثواب وعذاب ہوگا۔

قیامت کا بیان

عقیدہ...... بیشک ایک دن زمین و آسمان ، جن و انسان اور فرشتے اور دیگر تمام مخلوق فنا ہوجائے گی اس کا نام قِیامت ہے اس کا ہونا حق ہے اوراس کا منکر کافر ہے۔قیامت آنے سے قبل چند نشانیاں ظاہر ہوں گی۔

قیامت آنے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی

دنیا سے علم اُٹھ جائے گا یعنی علماء باقی نہ رہیں گے، جہالت پھیل جائے گی، بے حیائی اور بدکاری عام ہوجائے گی،عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوجائے گی، بڑے دجال کے سواتیس دجال اور ہوں گے جو نبوت کا دعوٰی کرینگے حالانکہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، مال کی کثرت ہوگی، عرب میں کھیتی ، باغ اور نہریں جاری ہوجائیں گی، دین پر قائم رہنا بہت دُشوار ہوگا، وقت بہت جلد گزرے گا، زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا، لوگ دنیا کیلئے دین پڑھیں گے، مرد عورتوں کی اطاعت کریں گے، والدین کی نافرمانی زیادہ ہوگی، دوست کو قریب اور والد کو دور کریں گے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں گی، بدکار عورتوں اور گانے بجانے کے آلات کی کثرت ہوگی، شراب نوشی عام ہوجائے گی، فاسق اور بدکار سردار و حاکم ہوں گے، پہلے بزرگوں پر لعن طعن کریں گے، درندے، کوڑے کی نوک اور جوتے کے تسمے باتیں کریں گے۔ (ماخوذ از بخاری، مسلم، ترمذی)

دَجّال کا آنا

عقیدہ...... کانا دَجال ظاہر ہوگا جس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھ لے گا، وہ حرمین طیبین کے سوا تمام زمین میں پھرے گا، اس کے پاس ایک باغ اور ایک آگ ہوگی جس کا نام وہ جنت و دوزخ رکھے گا، جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا جو کہ درحقیقت آگ ہوگی اور اپنے منکر کو دوزخ میں ڈالے گا جو کہ دراصل آرام و آسائش کی جگہ ہوگی۔ دجال کئی شعبدے دِکھائے گا، وہ مردے زندہ کرے گا، سبزہ اُگائے گا، بارش برسائے گا، یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے۔

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام و آمد امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ

عقیدہ...... جب ساری دنیا میں کفر کا تسلط ہوگا تو تمام ابدال و اولیاء حرمین شریفین کو ہجرت فرمائیں گے اس وقت صرف وہیں اسلام ہوگا۔ ابدال طوافِ کعبہ کے دوران امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پہچان لیں گے اور ان سے بیعت کی درخواست کریں گے وہ انکار کریں گے، پھر غیب سے ندا آئے گی، یہ اللہ تعالٰی کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔ یہ سب لوگ آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے، آپ مسلمانوں کو لے کر ملک شام تشریف لے جائیں گے۔

جب دجال ساری دنیا گھوم کر ملک شام پہنچے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجدِ دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے، اس وقت نمازِ فجر کیلئے اقامت ہوچکی ہوگی، آپ امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو امامت کا حکم دیں گے کہ وہ نماز پڑھائیں، دجال معلون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہاں تک آپ کی خوشبو پہنچے گی، دجال بھاگے گا آپ اس کا تعاقب فرمائیں گے اور اسے بیت المقدس کے قریب مقام لد میں قتل کردیں گے۔

صور پھونکی جائے گی

عقیدہ...... پھر جب اللہ تعالٰی چاہے گا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی پھر سے سب کچھ موجود ہوجائے گا، سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے روضۂ اطہر سے یوں باہر تشریف لائیں گے کہ دائیں ہاتھ میں صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ اور بائیں ہاتھ میں فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ہاتھ تھامے ہوں گے پھر مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ میں مدفون مسلمانوں کے ہمراہ میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے۔

دوبارہ اُٹھایا جائے گا

عقیدہ...... دنیا میں جو روح جس جسم کے ساتھ تھی اس روح کا حشر اسی جسم میں ہوگا، جسم کے اجزاء اگرچہ خاک یا راکھ ہوگئے ہوں یا مختلف جانوروں کی غذا بن چکے ہوں پھر بھی اللہ تعالٰی ان سب اجزاء کو جمع فرما کر قیامت میں زندہ کریگا۔ ارشادِ باری تعالٰی ہے، بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں؟ تم فرماؤ، انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے۔ (یٰسین: ۷۸، ۷۹۔ کنزالایمان)

قیامت کا بیان

عقیدہ......میدانِ حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا اور زمین بالکل ہموار ہوگی۔ اس دن زمین تانبے کی ہوگی اور آفتاب ایک میل کے فاصلے پر ہوگا، گرمی کی شدت سے دماغ کھولتے ہوں گے، پسینہ کثرت سے آئے گا، کسی کے ٹخنوں تک، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے گلے تک اور کسی کے منہ تک لگام کی مثل ہوگا یعنی ہر شخص کے اعمال کے مطابق ہوگا۔ یہ پسینہ نہایت بدبودار ہوگا، گرمی کی شدت سے زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعض کی زبانیں منہ سے باہر آئیں گی اور بعض کے دل گلے تک آ جائیں گے، خوف کی شدت سے دل پھٹے جاتے ہوں گے، ہر کوئی بقدر گناہ تکلیف میں ہوگا، جس نے زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے مال کو خوب گرم کر کے اس کی کروٹ، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائے جائیں گے۔ وہ طویل دن خدا کے فضل سے اس کے بندوں کیلئے ایک فرض نماز سے زیادہ ہلکا اور آسان ہوگا۔

شفاعت کا بیان

عقیدہ...... قیامت کا دن پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا آدھا تو انہی مصائب و تکالیف میں گزرے گا پھر اہل ایمان مشورہ کر کے کوئی سفارشی تلاش کریں گے جو ان کو مصائب سے نجات دلائے۔ پہلے لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے آپ فرمائیں گے، میں اس کام کے لائق نہیں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں، پس لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے آپ فرمائیں گے، میں اس کام کے لائق نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ وہاں جائیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے وہ فرمائیں گے، تم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ ان کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے پھر سب لوگ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے۔ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں گے، میں اس کام کیلئے ہوں، پھر آپ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوگا، اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! سجدے سے سر اُٹھاؤ کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (از بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقامِ محمود پر فائز کئے جائینگے۔ قرآن کریم میں ہے، قریب ہے کہ تمہیں تمہارا ربّ ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ (بنی اسرائیل: ۷۹) مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے آپ کو ایک جھنڈا عطا ہوگا جسے لواء الحمد کہتے ہیں، تمام اہل ایمان اسی جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے اور حضور علیہ السلام کی حمد و ستائش کریں گے۔

شافعِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک شفاعت تو تمام اہل محشر کیلئے ہے جو میدانِ حشر میں زیادہ دیر ٹھہرنے سے نجات اور حساب و کتاب شروع کرنے کیلئے ہوگی۔ آپ کی ایک شفاعت ایسی ہوگی جس سے بہت سے لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے جبکہ آپ کی شفاعت سے جہنم کے مستحق بہت سے لوگ جہنم میں جانے سے بچ جائیں گے۔ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے بہت سے گناہگار جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے نیز آپ کی شفاعت سے اہل جنت بھی فیض پائیں گے اور ان کے درجات بلند کئے جائیں گے۔ حضور علیہ السلام کے بعد دیگر انبیائے کرام علیہم السلام اپنی اپنی اُمتوں کی شفاعت فرمائیں گے پھر اولیائے کرام، شہداء، علماء، حفاظ، حجاج بلکہ ہر وہ شخص جو کوئی دینی منصب رکھتا ہو اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا، فوت شدہ نابالغ بچے اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے اگر کسی نے علماءِ حق میں سے کسی کو دنیا میں وضو کیلئے پانی دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دِلا کر شفاعت کی درخواست کرے گا اور وہ اس کی شفاعت کریں گے۔

حساب و کتاب کا بیان

عقیدہ......حساب حق ہے اس کا منکر کافر ہے۔ پھر بیشک ضرور اس دن نعمتوں کی پرسش ہوگی۔ (التکاثر:۸۔کنزالایمان)

حضور علیہ السلام کے طفیل بعض اہل ایمان بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے، کسی سے خفیہ حساب کیا جائے گا، کسی سے علانیہ، کسی سے سختی سے اور بعض کے منہ پر مہر کردی جائے گی اور ان کے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ قیامت کے دن نیکوں کو دائیں ہاتھ میں اور بروں کو بائیں ہاتھ میں ان کا نامہ اعمال دیا جائے گا، کافر کا بایاں ہاتھ اس کی پیٹھ کے پیچھے کرکے اس میں نامہ اعمال دیا جائے گا۔

میزان کا بیان

عقیدہ...... میزان حق ہے یہ ایک ترازو ہے جس پر لوگوں کے نیک و بد اعمال تولے جائیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، اور اس دن تول ضروری ہونی ہے تو جن کے پلے بھاری ہوئے وہی مراد کو پہنچے اور جن کے پلے ہلکے ہوئے تو وہی ہیں جنہوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی۔ (الاعراف:۸،۹۔کنزالایمان)

نیکی کا پلہ بھاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پلہ اوپر اُٹھے جبکہ دنیا میں بھاری پلہ نیچے کو جھکتا ہے۔

حوضِ کوثر کا بیان

عقیدہ......حوضِ کوثر حق ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا گیا، ایک حوض میدانِ حشر میں اور دوسرا جنت میں ہے اور دونوں کا نام کوثر ہے کیونکہ دونوں کا منبع ایک ہی ہے۔ حوضِ کوثر کی مسافت ایک ماہ کی راہ ہے، اس کے چاروں کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے جو اس کا پانی پئے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔ (مسلم، بخاری)

پل صراط کا بیان

یہ ایک پل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اور جہنم پر نصب کیا جائے گا۔ جنت میں جانے کا یہی راستہ ہوگا، سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے عبور فرمائیں گے پھر دیگر انبیاء و مرسلین علیہم السلام پھر یہ اُمت اور پھر دوسری اُمتیں پل پر سے گزریں گی۔ پل صراط سے لوگ اپنے اعمال کے مطابق مختلف احوال میں گزریں گے بعض ایسی تیزی سے گزریں گے جیسے بجلی چمکتی ہے، بعض تیز ہوا کی مانند، بعض پرندہ اڑنے کی طرح، بعض گھوڑا دوڑنے کی مثل اور بعض چیونٹی کی چال چلتے ہوئے گزریں گے۔ پل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے لٹکتے ہوں گے جو حکمِ الٰہی سے بعض کو زخمی کردیں گے اور بعض کو جہنم میں گرادیں گے۔ (مسلم، بخاری)

سب اہل محشر تو پل صراط پر سے گزرنے کی فکر میں ہوں گے اور ہمارے آقا شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل کے کنارے کھڑے ہو کر اپنی عاصی اُمت کی نجات کیلئے ربّ تعالیٰ سے دعا فرمارہے ہوں گے، رَبِّ سَلِّمْ الٰہی! ان گناہگاروں کو بچالے بچالے، آپ صرف اسی جگہ نہیں گناہگاروں کا سہارا بنیں گے بلکہ کبھی میزان پر گناہگاروں کا پلہ بھاری بناتے ہونگے اور کبھی حوضِ کوثر پر پیاسوں کو سیراب فرمائیں گے، ہر شخص انہی کو پکارے گا اور انہی سے فریاد کرے گا کیونکہ باقی سب تو اپنی اپنی فکر میں ہوں گے اور آقا علیہ السلام کو دوسروں کی فکر ہوگی۔

اللھم نجنا من احوال الحشر بجاہ ھذا النبی الکریم

علیہ و علیٰ الہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم آمین

جنت کا بیان

عقیدہ ...... اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کیلئے جنت بنائی ہے اور اس میں وہ نعمتیں رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں ان کا خیال آیا۔ (بخاری و مسلم)

جنت کے آٹھ طبقے ہیں: جنت الفردوس، جنت عدن، جنت ماویٰ، دار الخلد، دار السلام، دار المقامہ، علیین، جنت نعیم (تفسیر عزیزی)

جنت میں ہر مومن اپنے اعمال کے لحاظ سے مرتبہ پائے گا۔

جہنم کا بیان

عقیدہ ...... جہنم اللہ عزّ وجل کے قہر و جلال کا مظہر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ، ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، تیار رکھی ہے کافروں کیلئے۔ (البقرہ:۲۴) قرآن کریم میں اس کے مختلف طبقات کا ذکر کیا گیا ہے:

(۱) جہنم (البقرہ:۲۰۶) (۲) جحیم (المائدہ:۱۰) (۳) سعیر (فاطر:۶) (٤) لظیٰ (المعارج:۱۵) (٥) سقر (المدثر:۲۶)

(٦) حاویہ (القارعہ:۹) (۷) حطمہ (الھمزۃ:5)

جہنم میں مختلف وادیاں اور کنویں بھی ہیں اور بعض وادیاں تو ایسی ہیں کہ ان سے جہنم بھی ہر روز ستر مرتبہ یا اس سے زیادہ بار پناہ مانگتا ہے۔ دنیا کی آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ (بخاری)

دنیا کی آگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ وہ اسے پھر جہنم میں نہ لے جائے تعجب ہے کہ انسان جہنم میں جانے کے کام کرتا ہے اور اس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی پناہ مانگتی ہے۔ جہنم کی چنگاریاں اونچے اونچے محلوں کے برابر اُڑتی ہیں جیسے بہت سارے زرد اونٹ ایک قطار کی صورت میں آ رہے ہوں۔

موت کو ذبح کر دیا جائے گا

عقیدہ ...... جب سب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جنہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو دُنبے کی صورت میں لایا جائے گا اور اہل جنت و اہل جہنم کو پکار کر پوچھا جائے گا، کیا اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے، ہاں یہ موت ہے، پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور اعلان ہوگا، اے اہل جنت! تم یہاں ہمیشہ رہو گے، اب موت نہ آئے گی، اور اہل دوزخ! تم بھی یہاں ہمیشہ رہو گے اب کسی کو موت نہ آئے گی۔ اس سے اہل جنت کی خوشی اور اہل جہنم کے غم میں شدید اضافہ ہو جائے گا۔

امامت کا بیان

امامت دو قسم کی ہے صغریٰ کبریٰ۔ امامت صغریٰ امامتِ نماز ہے اس کا بیان اِن شاءَ اللہ تعالیٰ کتاب الصلوٰۃ میں آئے گا۔ امامتِ کبریٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت مطلقہ کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام اُمور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو اس امام کیلئے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی، علوی، معصوم ہونا اس کی شرط نہیں ان کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے جس سے ان کا یہ مقصد ہے کہ برحق امرائے مومنین خلفائے ثلٰثہ ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کریں حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کی خلافتیں تسلیم کیں اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا مولیٰ علی علوی کیسے ہو سکتے ہیں رہی عصمت یہ انبیاء و ملائکہ کا خاصہ ہے جس کو ہم پہلے بیان کر آئے امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے۔

مسئلہ...... محض مستحق امامت ہونا امام ہونے کیلئے کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اہل دل وعقد نے اسے امام مقرر کیا ہو یا امام سابق نے۔

مسئلہ...... امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے جبکہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو خلاف شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں۔

مسئلہ...... امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع اور عالم ہو یا علماء کی مدد سے کام کرے۔

مسئلہ...... عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں اگر نابالغ کو امام سابق نے امام مقرر کر دیا ہو تو اس کے بلوغ تک کیلئے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے اور یہ نابالغ صرف رسمی امام ہوگا اور حقیقۃً اس وقت تک وہ والی امام ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ اوّل)

عقیدہ...... نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پھر چھ مہینے کیلئے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔

عقیدہ...... بعدِ انبیاء و مرسلین تمام مخلوقاتِ الٰہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق سے افضل بتائے گمراہ بد مذہب ہے۔

عقیدہ......افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزّ وجل کے یہاں زیادہ عزت ومنزلت والا ہو۔اسی کثرت ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں نہ کہ کثرت اجر کہ بارہا مفضول کیلئے ہوتی ہے۔حدیث میں ہمراہیان سیّدنا امام مہدی کی نسبت آیا کہ ان میں ایک کیلئے پچاس کا اجر ہے صحابہ نے عرض کی ان میں کے پچاس کا یا ہم میں کے۔فرمایا بلکہ تم میں کے۔تو اجر ان کا زائد ہوا مگر افضیلت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہوسکتے زیادت درکنار کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابیت۔ اس کی نظیر بلا شبہ یوں سمجھئے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا۔اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے اور وزیر کو خالی پروانہ خوشنودی مزاج دیا تو انعام انہیں کو زیادہ ملا مگر کہاں وہ اور کہاں وزیر اعظم کا اعزاز۔

عقیدہ...... ان کی خلافت بر ترتیب فضیلت ہے یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ و اکرام تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا نہ کہ افضلیت بر ترتیب خلافت یعنی افضل یہ کہ ملک داری ملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا آج کل سنی بننے والے تفضیلئے کہتے ہیں یوں ہوتا تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل ہوتے کہ ان کی خلافت کو فرمایا: لم ار عبقریا یفری کفریه حتی ضرب الناس بعطن اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو فرمایا: فی نزعه ضعف والله یغفر له۔

عقیدہ...... خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و حضرات حسنین و اصحابِ بدر و اصحاب بیعت الرضوان کیلئے افضلیت ہے اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔

عقیدہ......تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر وصلاح ہیں اور عادل۔ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔

عقیدہ......کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے مسلمان۔

عقیدہ...... اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایان اہل سنت ہیں جو ان سے محبت نہ رکھے مردود و ملعون خارجی ہے۔ اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ و اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ و حضرت سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں اور انہیں اور بقیہ بنات مکرمات و ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔

عقیدہ......ان کی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی۔ (بہار شریعت، حصہ اوّل)

ولایت کا بیان

ولایت ایک قربِ خاص ہے کہ مولیٰ عزّ وجل اپنے برگزیدہ کو محض اپنے فضل کرم سے عطا فرماتا ہے۔

مسئلہ...... ولایت وہبی شے ہے نہ یہ کہ اعمال شاقہ سے آدمی خود حاصل کرلے البتہ غالباً اعمالِ حسنہ اس عطیہ الٰہی کیلئے ذریعہ ہوتے ہیں اور بعضوں کو ابتداً مل جاتی ہے۔

مسئلہ...... ولایت بے علم کو نہیں ملتی خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عزّ وجل نے اس پر علوم منکشف کردیئے ہوں۔

عقیدہ...... تمام اولیائے اوّلین و آخرین سے اولیائے محمدیین یعنی اس امت کے اولیاء افضل ہیں اور تمام محمدیین میں سب سے زیادہ معرفت و قرب الٰہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور ان میں ترتیب افضلیت ہے سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر کو ہے پھر فاروق اعظم پھر ذوالنورین پھر مولیٰ مرتضیٰ کو (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)۔ ہاں مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانب کمالات نبوت حضرات شیخین کو قائم فرما دیا اور جانب کمالات ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا کو تو جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی اور انہیں کے دست نگر تھے اور ہیں اور رہیں گے۔

عقیدہ...... طریقت منافی شریعت نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے بعض جاہل متصوف نے جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے شریعت اور محض گمراہی ہے اور اس زعم باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر و الحاد۔

مسئلہ...... احکامِ شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہوسکتا بعض جہال جو یہ بک دیتے ہیں شریعت راستہ ہے راستہ کی حاجت ان کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچ گئے۔ سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا: صدقوا لقد وصلوا ولٰکن الیٰ این الی النار وہ سچ کہتے ہیں بے شک پہنچے مگر کہاں جہنم کو۔ البتہ اگر مجذوبیت سے عقل تکلیفی زائل ہوگئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلمِ شریعت اُٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہوگا اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی شریعت کا مقابلہ نہ کرے گا۔

مسئلہ...... اولیاء کرام کو اللہ عزّ وجل نے بہت بڑی طاقت دی ہے ان میں جو اصحاب خدمت ہیں ان کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے سیاہ سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں ان کو اختیارات و تصرفات حضور کی نیابت میں ملتے ہیں علومِ غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں ان میں بہت کو ما کان و ما یکون اور تمام لوح محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں مگر یہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ و عطاء سے بے وساطت رسول کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ...... کرامتِ اولیاء حق ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔

مسئلہ...... مردہ زندہ کرنا، مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا غرض تمام خوارق عادات اولیاء سے ممکن ہیں سوا اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کیلئے ممانعت ثابت ہوچکی ہے جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دُنیا میں بیداری میں اللہ عزّ وجل کے دیدار یا کلام حقیقی سے مشرف ہونا اس کا جو اپنے یا کسی ولی کیلئے دعویٰ کرے کفر ہے۔

مسئلہ...... ان سے استمداد و استعانت محبوب ہے یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو۔ رہا ان کو فاعل مستقل جاننا یہ وہابیہ کا فریب ہے۔ مسلمان کبھی ایسا خیال نہیں کرتا مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا وہابیت کا خاصہ ہے۔

مسئلہ...... ان کے مزارات پر حاضری مسلمان کیلئے سعادت و باعثِ برکت ہے۔

مسئلہ...... ان کو دور و نزدیک سے پکارنا صالح کا طریقہ ہے۔

مسئلہ...... اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیاتِ ابدی کے ساتھ زندہ ہیں ان کے علم و ادراک وسمع و بصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں۔

مسئلہ...... انہیں ایصالِ ثواب نہایت موجب برکات امر مستحب ہے اسے عرفاً برائے ادب و نذر و نیاز کہتے ہیں یہ نذر شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا ان میں خصوصاً گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے۔

مسئلہ...... عرس اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ و ایصال ثواب اچھی چیز ہے رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔ ﴿**تنبیہ**﴾ چونکہ عموماً مسلمانوں کو بحمدہٖ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیاز مندی اور مشائخ کے ساتھ انہیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے ان کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لئے فلاح دارین تصور کرتے ہیں اس وجہ سے زمانہ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری مریدی بھی شروع کر دی حالانکہ اولیاء کے یہ منکر ہیں لہٰذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کر لیں ورنہ اگر بد مذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست   پس بہر دستے نباید داد دست

پیر کیلئے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے۔ اوّل سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ سوم فاسق معلن نہ ہو۔ چہارم اس کا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو۔

وہ عقائد جن کا مسلک اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں

سب سے پہلے مولوی طالب الرحمٰن کی کتاب 'بریلوی، دیوبندی اصل میں دونوں ایک ہیں'۔ اس کتاب میں عقائدِ اہلسنّت پر اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں گے۔

الزامی اعتراض......اُٹھادو پردہ دکھادو جلوہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے۔

عقیدہ......وحدت الوجود یعنی اللہ خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شکل میں دنیا میں آیا۔

جواب...... یہ اعتراض بالکل بے وقوفوں جیسا ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس شعر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! رخ مبارک سے پردہ اُٹھادو کہ اللہ تعالیٰ کا نور (کیونکہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے فیض سے پیدا فرمایا ہے) پردہ میں ہے۔

الزامی اعتراض......احمد رضا بریلوی نے اپنا نام عبدالمصطفیٰ رکھ لیا۔

جواب......عبدالمصطفیٰ کا مطلب غلامِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور بندہ کے بھی ہے جیسا کہ آج کل لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا بندہ تمہارے پاس فلاں چیز لینے آئے گا تو کیا وہ بندہ سیٹھ کا ہوگیا۔ نہیں بلکہ بندہ خدا تعالیٰ کا ہی ہے سیٹھ کا آدمی اور نوکر ہے اسی طرح عبدالمصطفیٰ یا عبدالعلی نام رکھنا اس معنی میں ہے کہ غلام مصطفیٰ، غلام علی جو کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

الزامی اعتراض......خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں کہ ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں فرمایا کہہ 'لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور چشتی اللہ کا رسول ہے۔ (معاذ اللہ) (فوائد فریدیہ، صفحہ ۸۳)

جواب......سب سے پہلے یہ کتاب جس کا نام فوائد فریدیہ ہے اسے کسی سنّی ادارے نے شائع نہیں کیا ہے لہٰذا یہ کتاب بھی من گھڑت ہے اور یہ عبارت بھی من گھڑت ہے کوئی بھی اس کتاب کو مستند ثابت نہیں کرسکتا۔

الزامی اعتراض...... احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں کہ دردِ سر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ہوتے تھے (آگے چل کر احمد رضا لکھتے ہیں) الحمد للہ کہ مجھے حرارت اور دردِ سر رہتا ہے۔ (ملفوظات)

عقیدہ......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فخر فرماتے ہیں کہ دردِ سر اور بخار انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی ہوتے تھے پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے بھی سر درد رہتا ہے اور حرارت ہے جس سے انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت مبارک ادا ہوجاتی ہے اور ثواب ملتا ہے۔

یہ اعتراضات طالب الرحمٰن (غیر مقلد) کے تھے جن کے جوابات دیئے گئے۔

ان عقائد کا تذکرہ جن کا مسلک اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں

۱......مزارات پر سجدہ کرنے والے اور طواف کرنے والوں کا اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چنانچہ ہمارے امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب 'الزبدۃ الزکیہ فی التحریم السجود و التحیہ' میں متعدد آیات اور چالیس احادیث سے غیر خدا کو سجدۂ عبادت کفر مبین اور سجدۂ تعظیم حرام و گناہ لکھتے ہیں۔

۲......مزارات پر اُلٹی سیدھی حرکتیں، ناچ، گانا، چرس پینا، جگہ جگہ عاملوں اور جعلی پیروں کے بورڈ ہوتے ہیں ان کاموں کو اہلسنّت و جماعت پر ڈال کر بدنام کرتے ہیں ان سب کام کا مسلکِ اہلسنّت سنّی حنفی بریلوی سے کوئی تعلق نہیں۔

۳......عوام میں رائج غلط رسم و رواج تعزیہ بنانا، ناریل توڑنا، ڈھول بجانا، دس محرم کو ڈھول بجا کر گلیوں میں گھومنا ان سب غلط کاموں کا مسلکِ اہلسنّت و جماعت سنّی حنفی بریلوی سے کوئی تعلق نہیں۔

ہمارے امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس پر پورا رسالہ لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ تعزیہ بنانا حرام ہے۔

٤......ربیع الاوّل شریف میں بعض لوگ بینڈ باجے بجاتے ہوئے جلوس نکالتے ہیں یہ گناہ ہے اہلسنّت کا عقیدہ یہ نہیں ہے بلکہ اہلسنّت کا عقیدہ یہ ہے کہ نعت شریف پڑھتے ہوئے ادب سے جلوس نکالا جائے۔

۵......عورتوں کو بے پردہ مزارات پر جانے کی اہلسنّت و جماعت میں بالکل اجازت نہیں ہے۔

٦......سوئم میں دعوتیں کرنا بھی مسلک اہلسنّت و جماعت میں منع ہے۔

ہمارے امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب دعوتِ میت میں لکھتے ہیں کہ سوئم کا کھانا غریبوں اور محتاجوں کا حق ہے ان کو کھانا چاہیے۔

۷......محرم الحرام میں اماموں کا فقیر بننا، ہرے کپڑے باندھنا منع ہے اس کے علاوہ اُلٹی سیدھی ناجائز منتیں ماننا بھی منع ہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے خلیفہ حضرت امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب 'بہارِ شریعت' میں ان تمام کاموں کو گناہ لکھا ہے۔

۸......دف اور میوزک کے ساتھ نعتیں پڑھنا اور سننا بھی علمائے اہلسنّت نے منع لکھا ہے یہ کام نعت کو بدنام کرنے کیلئے کئے جاتے ہیں۔

۹......صفر کے مہینے کو منحوس کہنا، تیرہ تیجی کو چنے اور گندم پکانا اور آخری بدھ کو سیر کیلئے نکلنا یہ بھی عقائدِ اہلسنّت کے خلاف ہے علمائے اہلسنّت اس کا مکمل ردّ فرماتے ہیں۔

۱۰......لفظ 'بریلوی' کیا ہے؟

ہندوستان کے ایک شہر کا نام بریلی ہے۔ چودہ سو سالہ عقائد جس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل رہا ان اسلامی عقائد کا تحفظ بریلی کی سرزمین سے ہوا۔ اسی لئے اہل حق کو اہلسنّت و جماعت سنّی حنفی بریلوی کہا جاتا ہے۔

☆ .... ☆

عالمی حالات پر وہ بصیرت پیدا کریں جو ہم کو نیند سے جگادے اس وقت ہمیں بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ جوہرِ ایمان کو سنبھالنے کی ضرورت ہے، صدیوں سے ہمارے اکابر جس صراطِ مستقیم پر چلتے رہے اس صراطِ مستقیم پر چلنے کی ضرورت ہے، ہر ہاتھ جھٹک کر دامن مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھامنے کی ضرورت ہے۔

مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہم اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

اس کا حل یہی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل کریں۔

الحدیث...... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔ (بحوالہ مشکوٰۃ، ص ۳۰۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن باب سوادِ اعظم، ص ۳۰۳)

جتنے فرقوں کا اس کتاب میں آگے ذکر کیا جائے گا سارے قرآن و اسلام کی باتیں کرتے ہیں مگر اپنے کفریہ عقائد سے توبہ نہیں کرتے اور کفریہ عقائد رکھنے والوں کو اپنا پیشوا اور امام مانتے ہیں ان کی برسیاں مناتے ہیں ان کی شان میں کالم لکھتے ہیں۔

اس وقت دنیا میں واحد مسلک اہلسنّت و جماعت سنی حنفی بریلوی ہے جو کسی بھی نیک ہستی کی شان میں بکواس نہیں کرتا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ہر نیک ہستی کا ادب و احترام کرتا ہے ورنہ دیگر فرقوں نے تو حد کردی آگے ان کے کفریہ عقائد پڑھیں آپ کا دل کانپ اُٹھے گا، میرا بھی قلم آگے نہیں بڑھ رہا، ہاتھ کانپ رہے ہیں مگر اس اُمت پر یہ واضح کرنا ہے کہ قرآن وحدیث کی باتوں کے پیچھے، اسلام کی محبت کی باتوں کے پیچھے، تبلیغوں اور ڈالر اور ریال کی یلغار کے پیچھے کیا عزائم ہیں یہ لوگ شہد دکھا کر زہر کھلا رہے ہیں قوم کو فتنوں کے دلدل میں دھکیل رہے ہیں۔

اس اُمت میں تہتر فرقے ہونا برحق ہیں کیونکہ مخبرِ صادق شہنشاہِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا وہ کیسے نہیں ہوسکتا۔

اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی جن میں صرف ایک مذہب جنتی ہوگا۔

حدیث شریف...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر (72) مذہبوں میں بٹ گئے اور میری اُمت تہتر (73) مذہبوں میں بٹ جائے گی ان میں ایک مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذاہب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ ایک مذہب والے کون ہیں؟ (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ اسی مذہب پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) ہیں۔ (بحوالہ ترمذی، ص ۸۹۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۳۰)

فائدہ......اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ اُمت تہتر مذہبوں میں بٹے گی لیکن ان میں صرف ایک مذہب والے جنتی ہوں گے باقی سب جہنمی ہوں گے اور جنتی مذہب والوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے عقیدے پر قائم رہیں گے۔

بہتّر فرقے جہنمی اور صرف ایک جنّتی کیوں؟

جنتی فرقہ جو کہ فرقہ نہیں مسلک ہوگا ان لوگوں پر مشتمل ہوگا جو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چلیں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک جنتی ہوگا اور بقیہ بہتر فرقے جہنمی ہوں گے تو کیا وہ کلمہ نہیں پڑھتے ہوں گے، کیا وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود حقیقی نہیں مانتے ہوں گے، کیا وہ اسلام کو اپنا دین نہیں مانتے ہوں گے، کیا وہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا رسول برحق نہیں مانتے ہوں گے؟

آیئے ہم بدمذہبوں (جو بظاہر کلمہ پڑھتے ہیں، تبلیغیں کرتے ہیں، قرآن کی بات کرتے ہیں) کی مستند کتابوں سے حوالوں کے ساتھ ثابت کریں گے کہ اسلام کا نام لے کر قرآن ہاتھ میں لے کر پس پردہ ان کے کیا عزائم چھپے ہوئے ہیں ان بد مذہبوں کی ان کتب کے حوالے پیش کئے جائیں گے جواب تک شائع ہورہی ہیں جس سے رجوع نہیں کیا گیا اور موجودہ ان کے پیروکار بھی ان کفریہ عبارات سے بیزاری کا اعلان نہیں کرتے بلکہ تاویلیں نکالتے ہیں یاد رہے کہ کفر کی کوئی تاویل نہیں ہوتی کفر جو ہے وہ کفر ہی رہتا ہے۔ اب ان بدمذہبوں کے باطل عقائد کے نمونے ملاحظہ ہوں۔

ایک فرقہ جو کسی فرقے میں نہیں

آج کل کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں ہیں صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہیں ایسے لوگ نہ تین میں ہیں نہ تیرہ میں ہیں۔ ایسے لوگ سب کے مزے لیتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں اُن لوگوں کا بھی ایک فرقہ ہے وہ تمام افراد جو یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں ہیں وہ مل کر ایک فرقہ معرضِ وجود میں لاتے ہیں۔ لہٰذا مسلکِ حق اہلسنّت و جماعت سنی حنفی بریلوی میں شامل ہو جائیں جو صحیح العقیدہ ہیں۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اتبعوا السواد الاعظم سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔ سوادِ اعظم سے مراد مسلکِ حق اہلسنّت و جماعت ہیں۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تجمع امتی علی الضلالۃ میری اُمت گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علیکم بالجماعۃ جماعت لازم پکڑو۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جماعت سے الگ ہوا جہنم میں گیا۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایاکم و ایاھم بدمذہبوں سے بچو۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ید اللہ علی الجماعۃ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت ہے۔

معلوم ہوا کہ مسلکِ حق کو لازم پکڑا جائے اور بدمذہبوں اور برے لوگوں کی صحبت سے بچا جائے۔

دیوبندی فرقے کے عقائد و نظریات

عقیدہ......دیوبندی پیشوا اشرف علی تھانوی اپنی کتاب **حفظ الایمان** میں لکھتا ہے کہ پھر یہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔

مطلب یہ کہ (معاذ اللہ) سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کو پاگل، جانوروں اور بچوں سے ملایا۔

(بحوالہ کتاب حفظ الایمان، صفحہ نمبر ۸ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند۔ مصنف: اشرف علی تھانوی)

عقیدہ......دیوبندی پیشوا قاسم نانوتوی اپنی کتاب **تحذیر الناس** میں لکھتا ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

مطلب یہ کہ قاسم نانوتوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے سے انکار کیا۔

(بحوالہ کتاب تحذیر الناس، صفحہ نمبر ۳۴ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔ مصنف: قاسم نانوتوی)

عقیدہ......دیوبندی پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

مطلب یہ کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ پاک سے شیطان و ملک الموت کے علم کو زیادہ بتایا گیا۔ مولوی خلیل احمد کی اس کتاب کی دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے تصدیق بھی کی۔

(بحوالہ کتاب براہین قاطعہ، صفحہ نمبر ۵۱ مطبوعہ بلال ڈھورا۔ مصنف: مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی)

عقیدہ......یہ عقیدہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۱۰۔ مولوی رشید احمد گنگوہی)

عقیدہ......نبی کو جو حاضر و ناظر کہے۔ بلاشک شرع اس کو کافر کہے۔ (جواہر القرآن، صفحہ ۶۔ مولوی غلام اللہ خان دیوبندی پنڈی والا)

عقیدہ......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا ایسا ہے جیسے ہندو کنہیا کے پیدائش کو ہر سال مناتے ہیں۔ (براہین قاطعہ، ص ۱۴۸)

عقیدہ......جس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہو اس کو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور اگلے مشرکوں کی ہے (یعنی پیغمبر کیلئے معجزہ ضروری نہیں)۔ (کتاب تقویۃ الایمان، صفحہ نمبر ۱۶، ۱۷۔ مصنف: مولوی اسماعیل)

عقیدہ......جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے کرے گا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت وحشر اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں معلوم نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال معلوم نہ دوسروں کا۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ نمبر ۳۲۔ مصنف: مولوی اسماعیل دہلوی دیوبندی)

عقیدہ......یوں کہنا کہ نبی یا رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جاوے گا شرک ہے۔ (بہشتی زیور، حصہ اوّل ص ۴۵۔ اشرف علی تھانوی)

عقیدہ......سہرا باندھنا شرک ہے۔ (بہشتی زیور، حصہ اوّل صفحہ ۳۲۔ مصنف: اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عقیدہ......علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا شرک ہے۔ (بہشتی زیور، حصہ اوّل، صفحہ نمبر ۳۲۔ اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عقیدہ......چالیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی۔ (بہشتی زیور، حصہ آٹھواں، صفحہ نمبر ۴۰۲۔ اشرف علی تھانوی دیوبندی)

عقیدہ......قبلہ وکعبہ کسی کو لکھنا ناجائز نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۶۵)

عقیدہ......عیدین میں (عیدالفطر و عیدالاضحیٰ) کو معانقہ کرنا (گلے ملنا) بدعت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۴۳)

عقیدہ......مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنی فتاویٰ کی کتاب امداد الفتاویٰ جلد دوم صفحہ ۲۸، ۲۹ میں لکھتا ہے کہ شیعہ سنّی کا نکاح ہو سکتا ہے لہٰذا سب اولاد ثابت النسب ہے اور محبت حلال ہے۔

عقیدہ......مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کتاب الافاضات الیومیہ جلد چہارم صفحہ ۱۳۹ پر لکھتا ہے کہ شیعوں اور ہندوؤں کی لڑائی اسلام اور کفر کی لڑائی ہے شیعہ صاحبان کی شکست اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے اسلئے اہل تعزیہ کی نصرت (مدد) کرنی چاہیے۔

عقیدہ......مولوی اسمٰعیل دہلوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء باندھا کہ گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (بحوالہ کتاب تقویۃ الایمان، صفحہ نمبر ۵۳)

عقیدہ......مولوی خلیل دیوبندی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ نمبر ۵۲ پر لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یومِ ولادت منانا کنہیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ......مولوی خلیل دیوبندی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ نمبر ۳۰ پر لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُردو زبان علمائے دیوبند سے سیکھی۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ......مولوی اشرف علی تھانوی مولوی فضل الرحمٰن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خواب میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹایا۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب افاضات الیومیہ، ص ۳۷/ ۶۲ از مولوی اشرف علی تھانوی)

عقیدہ......انبیائے کرام اپنی اُمت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر اُمتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

مطلب یہ کہ عمل اگر امتی زیادہ کرلے تو نبی سے بڑھ جاتا ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب تحذیر الناس، ص ۵ از مولوی قاسم نانوتوی)

عقیدہ......لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں ہے اگر (کسی) دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ (بحوالہ فتاویٰ رشیدیہ، جلد دوم صفحہ ۹۔ مولوی رشید گنگوہی دیوبندی)

عقیدہ......محرم میں ذکرِ شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ناجائز اور حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۴۳۵۔ مصنف: رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

عقیدہ...... دیوبندی پیشوا حسین احمد مدنی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک خاص علم کی وسعت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔ (الشہاب ثاقب، ص ۹۱۔ مصنف: مولوی حسین احمد مدنی)

عقیدہ...... دیوبندی پیشوا بانیٔ دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب تصفیۃ العقائد صفحہ نمبر ۲۵ پر لکھتا ہے کہ دروغ صریح بھی کئی طرح کا ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافیٔ شان نبوت بایں معنیٰ سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔

(تصفیۃ العقائد، ص ۲۵/ ۲۸۔ مصنف: قاسم نانوتوی)

عقیدہ...... زِنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے آپ کو بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق کرنے سے زیادہ برا ہے۔

مطلب یہ کہ دیوبندی اکابر اسمٰعیل دہلوی نے نماز میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال مبارک کے آنے کو جانوروں کے خیالات میں ڈوبنے سے بدتر کہا۔

(بحوالہ کتاب صراطِ مستقیم، صفحہ نمبر ۱۶۹ اسلام اکاڈمی اُردو بازار لاہور۔ مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ...... دیوبندی پیشوا اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے اپنے پیر اشرف علی تھانوی کو اپنے خواب اور بیداری کا واقعہ لکھا کہ وہ خواب میں کلمہ شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی اسمِ گرامی کی جگہ اپنے پیر اشرف علی تھانوی کا نام لیتا ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جگہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذ اللہ) پڑھتا ہے اور اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اپنے پیر سے معلوم کرتا ہے تو جواب میں اشرف علی تھانوی توبہ و استغفار کا حکم دینے کے بجائے کہتا ہے 'اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے'۔

مطلب یہ کہ کلمہ کفر کو اشرف علی تھانوی صاحب نے عین اتباع سنت کہا۔

(بحوالہ کتاب الامداد، صفحہ نمبر ۳۵ مطبع امداد المطابع تھانہ بھون انڈیا۔ مصنف: اشرف علی تھانوی)

عقیدہ...... دیوبندی مولوی حسین علی دیوبندی نے اپنی کتاب **بلغۃ الحیران** میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل صراط سے گر رہے تھے میں نے انہیں بچایا۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ...... دیوبندی پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتا ہے کہ رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ کتاب براہین قاطعہ، صفحہ نمبر ۵۵۔ مصنف: خلیل احمد انبیٹھوی)

عقیدہ...... دیوبندی مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

(بحوالہ کتاب تقویۃ الایمان تذکیر الاخوان، صفحہ نمبر ۴۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی۔ مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہیے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ کتاب تقویۃ الایمان، صفحہ نمبر ۸۸۔ مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

عقیدہ...... ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ کتاب تقویۃ الایمان، صفحہ نمبر ۱۳۔ مصنف: مولوی اسمٰعیل دہلوی)

آپ نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں ملاحظہ کیں اس کتاب کے متعلق دیوبندی اکابرین کیا لکھتے ہیں ملاحظہ کریں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنی فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں تقویۃ الایمان کے بارے میں لکھتا ہے:۔

☆ کتاب تقویۃ الایمان نہایت ہی عمدہ کتاب ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۳۵۱)

☆ جو تقویۃ الایمان کو کفر اور مولوی اسمٰعیل کو کافر کہے وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۵۲، ۳۵۶)

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی قطعی جنتی ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۵۲)

عقیدہ......نذر و نیاز حرام ہے۔

عقیدہ......پیر یا استاد کی برسی کرنا خلافِ سنت و بدعت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۴۶۱)

عقیدہ......بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۴۶۰)

عقیدہ......اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہئے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۵۵)

عقیدہ......اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسانی نقص وعیب اس کیلئے ممکن ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

عقیدہ......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد دیوبندیوں کے نزدیک مشرک ہیں۔

عقیدہ......دیوبندیوں کے نزدیک یزید (امیر المؤمنین جنتی اور بے قصور) ہے۔ (رشید ابن رشید)

اکابر دیوبند کے تراجمِ قرآن ملاحظہ ہوں

خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں!

۱......اللہ تعالیٰ کے علیم وخبیر ہونے کا انکار

ولما یعلم اللّٰہ الذین وامنکم (پ۴۔سورۂ آل عمران:۱۴۲)

(ترجمہ) حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

(ترجمہ) حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم سے جہاد کیا ہو۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ کو (معاذ اللہ) بے خبر لکھا ہے جو کفر ہے۔

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اپنے ترجمہ قرآن کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں:

(ترجمہ) اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ (امام اہلسنّت)

۲......اللہ تعالیٰ کو مکروفریب کرنے والا لکھا ہے

ویمکرون ویمکر اللّٰہ واللّٰہ خیر المکرین (پ۹۔سورۃ انفال)

(ترجمہ) وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

(ترجمہ) اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔ (شاہ عبدالقادر)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کو مکروفریب کرنے والا لکھا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کیلئے ایسے الفاظ کا استعمال کفر نہیں ہے؟

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اپنے ترجمہ قرآن کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں:

(ترجمہ) اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔ (امام اہلسنّت)

۳......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے خبر اور بھٹکا ہوا لکھا

ووجدك ضالا فهدى (سورۃ والضحیٰ:۷)

(ترجمہ) اور آپ کو بے خبر پایا سو رستہ بتایا۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا رستہ بتلا دیا۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے خبر بھٹکا ہوا لکھا ہے اگر نبی بھولا بھٹکا اور بے خبر ہوگا تو پھر وہ اُمت کو کیا راستہ دکھائے گا نبی تو پیدائشی نبی اور ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں:

(ترجمہ) اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (امام اہلسنّت)

٤......بھول جیسے عیب کی نسبت ربّ تعالیٰ کی طرف کی

نسوا الله فنسيهم (پ۱۰۔سورۃ توبہ:۶۷)

(ترجمہ) یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے ان کو بھلا دیا۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی۔ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

(ترجمہ) وہ اللہ کو بھول گئے اللہ ان کو بھول گیا۔ (شاہ عبدالقادر۔شاہ رفیع الدین۔مولوی محمود الحسن دیوبندی)

ان تمام دیوبندی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کی جانب بھول کی نسبت کی بھولنا ایک عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب ونقص سے پاک ہے۔

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اپنے ترجمۂ قرآن کنزالایمان میں یوں کرتے ہیں:

(ترجمہ) وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔ (امام اہلسنّت)

۵......اللہ تعالیٰ ہنستی کرتا ہے

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ (پ ۱۔ سورۂ بقرہ: ۱۵)

(ترجمہ) اللہ ہنستی کرتا ہے ان سے۔ (شاہ عبدالقادر)

(ترجمہ) اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ان سے۔ (شاہ رفیع الدین)

(ترجمہ) ان منافقوں سے اللہ ہنسی کرتا ہے۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

(ترجمہ) اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب **فاضل بریلوی** علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

(ترجمہ) اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے۔ (امام اہلسنّت)

آپ حضرات نے دیوبندیوں کے تراجم کی جھلک ملاحظہ فرمائی آپ حضرات فیصلہ کریں کیا ان لوگوں نے قرآن مجید کے تراجم میں خیانت نہیں کی؟ کیا ایسے لوگ اسلام کے چہرے کو مسخ نہیں کر رہے؟ کیا ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہو سکتی ہے؟ کیا ان لوگوں کے تراجم ہمیں پڑھنے چاہئیں؟ کیا ہم ان لوگوں سے اصلاحی کوششوں کی اُمید رکھیں؟

اصل اختلاف

اہلسنّت وجماعت سنّی حنفی بریلوی مسلک اور دیوبندیوں کا اصل اختلاف یہ نہیں ہے کہ اہلسنّت کھڑے ہوکر درودوسلام پڑھتے ، نذر و نیاز کرتے ہیں، وسیلے کے قائل ہیں، مزارات پر حاضری دیتے ہیں اور دیوبندی اس تمام کارِ خیر سے محروم ہیں بلکہ اصل اختلاف جس نے اُمتِ مسلمہ کو دو دھڑوں میں بانٹ دیا وہ اکابر دیوبند یعنی دیوبندی پیشواؤں کی وہ کفریہ عبارات ہیں جو ہم نے پیچھے تحریر کیں جن میں کھلم کھلا سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کرکے اسلام کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں۔ دیوبندی ادارے آج بھی ان کفریہ عبارات کو کتابوں میں شائع کرتے ہیں اس کی تردید بھی نہیں کرتے، اس کے خلاف بھی کچھ نہیں کہتے۔ اسلامی جمعیت طلباء، جمعیت تعلیم القرآن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، وفاق المدارس، سواد اعظم، تبلیغی جماعت، جمعیت علماء اسلام، جماعتِ اسلامی، سپاہ صحابہ، جمعیت علماء ہند، تنظیم اسلام جیش محمد، حزب المجاہدین وغیرہ تمام دیوبندی تنظیمیں ان باطل عقائد پر مشتمل ہیں جو اپنے آپ کو آج کل اہلسنّت و جماعت سنی حنفی دیوبندی مکتبہ فکر کا لیبل لگا کر پیش کرتے ہیں ان کے علماء کفریہ عبارات سے توبہ کرتے ہیں نہ یہ کہتے ہیں کہ ان عبارات کو لکھنے والے ہمارے اکابرین نہیں ہیں بلکہ ان سب کو اپنا امام، مجدد اور حکیم الامت کہتے ہیں اور مانتے بھی ہیں۔

اختلاف کا حل

اگر آج بھی دیوبندی اپنے ان بڑوں کی کفریہ عبارات سے توبہ کرکے ان تمام کفر آمیز کتب سے بیزاری کا اظہار کرکے انہیں دریا برد کردیں تو اہلسنّت کا اعلان ہے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔

دیوبندی شاطروں کی چال

علماء دیوبند یا عوام دیوبند کبھی بھی اپنے ان عقائد کو آپ پر ظاہر نہیں کریں گے بلکہ ان عبارات کا زبان سے انکار بھی کریں گے تاکہ بھولی بھالی عوام کو دھوکہ دے سکیں یاد رکھئے زہر کھلانے والا کبھی بھی سامنے زہر نہیں دے گا ورنہ کوئی اسے نہیں کھائے گا اس کی چال یہ ہوتی ہے کہ مٹھائی کے اندر ڈال کردے اور کہے گا کہ کھاؤ یہ مٹھائی ہے اس مٹھائی کو دیکھ کر قوم اسے کھائے گی۔

آج دیوبندی یہ چال چل کر لاکھوں لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں نماز نماز کہہ کر لوگوں کو لے کر جاتے ہیں اس طرح انہوں نے لاکھوں لوگوں کو بدمذہب کردیا، لاکھوں نوجوانوں کو مفتی بنا دیا کہ وہ مسلمانوں پر بدعتی اور مشرک کے فتوے لگائیں یہی وجہ ہے کہ آج گھر میں یہ مار دھاڑ ہے اولاد والدین پر بدعتی اور مشرک کے فتوے لگاتی ہے۔ خدارا! اپنی نوجوان نسل کا خیال رکھو ان کی تربیت کرو، انہیں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مائل کرو یہی فلاح وکامرانی کا راستہ ہے۔

'مودودی' جماعتِ اسلامی گروپ کے عقائد و نظریات

مودودی اور ان کی جماعت اسلامی کا شمار دیوبندی فرقے میں ہوتا ہے یہ لوگ دیوبندیوں سے بھی دو ہاتھ بدعقیدگی میں آگے ہیں یہ بھی دیوبندی ہی کہلاتے ہیں مگر دیوبندی بھی اندرونی طور پر ان سے بیزار ہیں لیکن بدعقیدگی میں سب ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہیں۔

مودودی کی نگاہِ بصیرت ایسی ہے کہ ہر طرف اس کو کمزوریاں ہی کمزوریاں نظر آتی ہیں اللہ تعالیٰ سے لے کر ہر نبی صحابی اور ولی اللہ کی شان میں نکتہ چینی کی ہے۔

مودودی عقائد

عقیدہ...... نبی ہونے سے پہلے موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔
(بحوالہ: رسائل و مسائل، ص ۳۱)

عقیدہ...... نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مودودی لکھتا ہے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین دورِ جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر رہے۔ (بحوالہ: فہیمات، ص ۲۱۰)

عقیدہ...... ہر فرد کی نماز انفرادی حیثیت ہی سے خدا کے حضور پیش ہوتی ہے اور اگر وہ مقبول ہونے کے قابل ہو تو بہر حال ہو کر رہتی ہے۔ خواہ امام کی نماز مقبول ہو یا نہ ہو۔ (بحوالہ: رسائل و مسائل، ص ۲۸۲)

عقیدہ...... خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بناء پر اہل حدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، سنی وغیرہ الگ الگ اُمتیں بن سکیں یہ امتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ (بحوالہ خطبات، ص ۸۲)

عقیدہ...... اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی زہرنی کے خطرے پیش آئے۔ (بحوالہ: تفہیمات، ص ۱۶۳)

عقیدہ...... ابو نعیم اور احمد، نسائی اور حاکم نے نقل کیا ہے کہ چالیس مرد جن کی قوت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عنایت کی گئی تھی دنیا کے نہیں بلکہ جنت کے مرد ہیں اور جنت کے ہر مرد کو دنیا کے سو مردوں کے برابر قوت حاصل ہو گی۔ یہ سب باتیں خوش عقیدگی پر مبنی ہیں اللہ کے نبی کی قوتِ باہ کا حساب لگانا مذاقِ سلیم پر بار ہے الخ۔ (بحوالہ: تفہیمات، ص ۲۳۴)

عقیدہ...... قرآن مجید نجات کیلئے نہیں بلکہ ہدایت کیلئے کافی ہے۔ (بحوالہ: تفہیمات، ص ۳۲۱)

عقیدہ...... میں نہ مسلک اہل حدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت کا یا شافعیت کا پابند ہوں۔
(رسائل و مسائل، ص ۲۳۵)

عقیدہ...... 23 سالہ زمانہ اعلانِ نبوت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرائض میں خامیاں اور کوتاہیاں سرزد ہوئیں۔
(قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں)

عقیدہ...... جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کیلئے خواجہ اجمیر یا مسعود سالار کی قبر پر یا ایسے دوسرے مقامات پر جاتے ہیں زِنا اور قتل کا گناہ کم ہے، یہ گناہ اس سے بھی بڑا ہے۔ (تجدید و احیاء دین، ص ۶۲)

عقیدہ...... اصول فقہ، احکام فقہ، اسلامی معاشیات، اسلام کے اصول عمرانیات اور حکمت قرآنیہ پر جدید کتابیں لکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ قدیم کتابیں اب درس و تدریس کیلئے کارآمد نہیں ہیں۔ (تفہیمات، ص ۲۱۴)

مودودی کی چند گستاخیاں اور بیباکیاں

خدا کی چال......ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے۔ (تفہیم القرآن پارہ نمبر ۱۱ رکوع ۸)

نبی اور شیطان......شیطان کی شرارتوں کا ایسا کامل سدّ باب ہے کہ اسے کس طرح گھس آنے کا موقع نہ ملے۔ انبیاء علیہم السلام بھی نہ کر سکے تو ہم کیا چیز ہیں کہ اس میں پوری طرح کامیاب ہونے کا دعویٰ کر سکیں۔ (ترجمان القرآن: جون ۱۹۴۶ء ص ۵۷)

ہر شخص خدا کا عبد ہے......مومن بھی اور کافر بھی۔ حتیٰ کہ جس طرح ایک نبی اس طرح شیطان رجیم بھی۔ (ترجمان القرآن: جلد ۲۵ عدد ۱، ۲، ۳، ۴ ص ۶۵)

نبی اور معیار مومن......انبیاء بھی انسان ہوتے ہیں اور کوئی انسان بھی اس پر قادر نہیں ہو سکتا کہ ہر وقت اس بلند ترین معیار کمال پر رہے جو مومن کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ و اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کیلئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ (ترجمان القرآن)

ایلچی...... **محمد** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی وہ ایلچی ہیں جن کے ذریعہ خدا نے اپنا قانون بھیجا۔ (بحوالہ: کلمہ طیبہ کا معنی، صفحہ نمبر ۹)

منکرات پر خاموش......مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے منکرات (برائیوں) کا ارتکاب ہوتا تھا مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو مٹانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اس لئے خاموش رہتے تھے۔ (ترجمان القرآن ۶۵ ص ۱۰)

مودودی صاحب کی شانِ ازواجِ مطہرات میں گستاخیاں

مودودی صاحب نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں پانچ صفحات پر پھیلے تفسیری مواد میں ازواجِ رسول کی سیرت کا جو خاکہ پیش کیا ہے اس میں ازواجِ مطہرات پر حسبِ ذیل الزامات لگائے گئے ہیں:۔

☆ ازواجِ مطہرات زبان دراز تھیں۔

☆ اس میں شک نہیں کہ ازواجِ مطہرات کا رویہ قابل اعتراض ہوگیا تھا۔

☆ ازواجِ مطہرات کے اندر اپنے اس مقام اور مرتبے کی ذِمہ داریوں کا احساس موجود نہیں تھا جو اللہ کے آخری رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفیق زندگی ہونے کی حیثیت سے ان کو نصیب تھا۔

☆ ازواجِ مطہرات کیلئے مسلسل عسرت (تنگدستی) کی زندگی بسر کرنا دُشوار ہوگیا تھا اور وہ بے صبر ہوکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نفقہ کا مطالبہ کرنے لگتیں۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیویوں نے آپس کے رشک ورقابت سے مل جل کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تنگ کردیا تھا۔

☆ ازواجِ مطہرات اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان ناچاقی ہوگئی تھی۔

☆ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تنگ کرنے سے باز نہیں آتی تھیں۔

☆ ازواجِ مطہرات کی ان باتوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خانگی زندگی تلخ ہوگئی تھی۔

مودودی کی تفسیر بالرائے

مودودی صاحب اپنی تفسیر کی ابتداء میں لکھتے ہیں کہ اس میں جس چیز کی کوشش میں نے کی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن مجید پڑھ کر جو مفہوم میری سمجھ میں آتا ہے اور جو اثر میرے قلب پر پڑتا ہے حتی الامکان جوں کا توں اپنی زبان میں منتقل کردوں۔ (ترجمان محرم صفحہ نمبر۲ - ۱۳۶۱ھ)

محمدی مسلک...... ہم اپنے مسلک اور نظام کو کسی خاص شخص کی طرف منسوب کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں مودودی تو درکنار ہم اس مسلک کو محمدی کہنے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں۔ (رسائل ومسائل، جلد ۲ صفحہ ۴۳۷)

محترم حضرات! آپ نے مودودی کے عقائد پڑھے یہی عقائد ان کی جماعت اسلامی کے بھی ہیں مودودی کے بارے میں دیوبندی مولوی محمد یوسف لدھیانوی اپنی کتاب **اختلافِ اُمت اور صراطِ مستقیم** میں لکھتا ہے کہ مودودی وہ آدمی ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ تک تمام عظیم ہستیوں کی ذات میں نکتہ چینی کی ہے۔

مودودی کی کتاب **تفہیمات** غلاظتوں سے بھری پڑی ہے۔ جس سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کے عقائد کیا تھے۔

اہل حدیث وہابی (غیر مقلدین) فرقے کے عقائد و نظریات

غیر مقلدین وہابی گروپ کو آج کل اہل حدیث کہا جاتا ہے اس نام سے وہ کام کر رہے ہیں۔ غیر مقلدین اس لئے کہا جاتا ہے کہ اہل حدیث وہابی ائمہ مجتہدین امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد، امام مالک علیہم الرضوان کی تقلید یعنی پیروی کو حرام کہتے ہیں۔

وہابی گروپ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اپنا پیشوا اور بانی کہتے ہیں وہ اپنے وقت کا مردود تھا جس کی کفریہ عبارات آگے بیان کی جائیں گی۔

اہلحدیث غیر مقلدین وہابی گروپ کا تاریخی پس منظر اور ان کے پوشیدہ راز انہی کی مستند کتابوں کے ثبوت سے بیان کئے جائینگے۔

مقلدین تاریخ کے آئینے میں

کسی بھی شخصیت یا تحریک کی کردار کشی مؤرخانہ دیانت کے خلاف ہے۔ ہر انسان اللہ کا بندہ، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ہے۔ ان تین رشتوں کا خیال رکھنا چاہئے اس لئے راقم کی یہ کوشش رہتی ہے کہ جس زمانے کی اللہ نے قسم یاد فرمائی اس کی تاریخ دیانت دارانہ، غیر جانبدارانہ، عادلانہ اور مومنانہ انداز میں قلم بند کی جانی چاہئے تا کہ پڑھنے والا تاریخ کے صحیح پس منظر کی روشنی میں صحیح فیصلہ کر سکے اور کھرا کھوٹا الگ کر سکے۔

اس وقت ہم اہلحدیث (غیر مقلدین) کے بارے میں تاریخ کی روشنی میں کچھ عرض کریں گے:۔

قرون اولیٰ میں 'اہل حدیث' یا 'صاحب الحدیث' ان تابعین کو کہتے تھے جن کو احادیث زبانی یاد ہوتیں اور احادیث سے مسائل نکالنے کی قدرت رکھتے تھے۔ پوری اسلامی تاریخ میں اہل حدیث کے نام سے کسی فرقہ کا وجود نہیں ملتا۔ اگر مسلک کے اعتبار سے اہل حدیث لقب اختیار کرنے کی گنجائش ہوتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیکم بسنّتی نہ فرماتے بلکہ علیکم بحدیثی فرماتے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثِ پاک سے 'اہل سنت' لقب اختیار کرنے کی تائید ہوتی ہے 'اہل حدیث' کی تائید نہیں ہوتی۔ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے پہلے علم حدیث کے ماہرین کو اہل حدیث کہتے تھے مگر اب ہر کس و ناکس کو کہنے لگے، صاحب طرز ادیبوں، مصنفوں کو اہل قلم کہتے ہیں۔ کیسی عجیب اور نا معقول بات ہوگی اگر ہر جاہل و غبی خود کو اہل قلم کہلوانے لگے؟

پاک و ہند میں لفظ 'اہل حدیث' کی ایک ایسی سیاسی تاریخ ہے جو نہایت ہی تعجب خیز اور حیران کن ہے۔ برصغیر میں اس فرقے کو پہلے وہابی کہتے تھے جو اصل میں غیر مقلد ہیں چونکہ انہوں نے انقلاب ۱۸۵۷ء سے پہلے انگریزوں کا ساتھ دیا اور برصغیر میں برطانوی اقتدار قائم کرنے اور تسلط جمانے میں انگریزوں کی مدد کی۔ انگریزوں نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد تو اہل سنت پر ظلم وستم ڈھائے لیکن ان حضرات کو امن و امان کی ضمانت دی۔

سرسید احمد خان (م۔۱۳۱۵ھ/۱۸۶۸ء) کے بیان سے جس کی تائید ہوتی ہے:۔

انگلش گورنمنٹ ہندوستان میں اس فرقے کیلئے جو وہابی کہلایا ایک رحمت ہے جو سلطنتیں اسلامی کہلاتی ہیں ان میں بھی وہابیوں کو ایسی آزادی مذہب ملنا دشوار ہے بلکہ ناممکن ہے سلطان کی عملداری میں وہابیوں کا رہنا مشکل ہے اور مکہ معظمہ میں تو اگر کوئی جھوٹ موٹ بھی وہاں کہہ دے تو اسی وقت جیل خانے یا حوالات میں بھیجا جاتا ہے۔ پس وہابی جس آزادی مذہب سے انگلش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں رہتے ہیں دوسری جگہ ان کو میسر نہیں۔ ہندوستان ان کیلئے دارالامن ہے۔۲۰۲

یہ اس شخص کے تاثرات ہیں جو ہندوستانی سیاست بلکہ عالمی سیاست پر گہری نظر رکھتا تھا۔

ہندوستان میں ان حضرات کو امن ملتا اور سلطنت عثمانیہ میں نہیں (جو مسلمانوں کی عظیم سلطنت تھی ایشیاء، یورپ، افریقہ تک پھیلی ہوئی) امن اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ ان حضرات کا تعلق انگریزوں سے رہا تھا۔ آل سعود کی تاریخ پر جن کی گہری نظر ہے ان کو معلوم ہے کہ انہی حضرات نے سلطنتِ اسلامیہ کے سقوط اور آل سعود کے اقتدار میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ کوئی الزام نہیں تاریخی حقیقت ہے جو ہمارے جوانوں کو معلوم نہیں ہے۔

خود اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی (جنہوں نے انگریزی اقتدار کے بعد برصغیر کے غیر مقلدوں کی وکالت کی) کی اس تحریر سے سرسید احمد خان کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے، وہ کہتا ہے:۔

اس گروہ اہل حدیث کے خیر خواہ وفاداری رعایا برٹش گورنمنٹ ہونے پر ایک بڑی اور روشن دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ برٹش گورنمنٹ کے زیر حمایت رہنے کو اسلامی سلطنتوں کے ماتحت رہنے سے بہتر سمجھتے ہیں۔۲۰۳

آخر کیا بات ہے کہ اسلام کے دعویدار ایک فرقے کو خود مسلمانوں کی سلطنت میں وہ امن نہیں مل رہا ہے جو اسلام کے دشمنوں کی سلطنت میں مل رہا ہے۔ ہر ذی عقل اس کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے اس کیلئے تفصیل کی ضرورت نہیں۔

ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو سپاس نامہ پیش کیا اس میں بھی یہ اعتراف موجود ہے۔ آپ نے فرمایا:

اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام واستحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارک باد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں۔۲۰۴

یہی آدمی ایک اور جگہ تحریر کرتا ہے:

جو 'اہل حدیث' کہلاتے ہیں وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات بار بار ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط وکتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے۔۲۰۵

یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کے جذبۂ جہاد سے ہمیشہ ڈر لگتا رہتا ہے۔ ۱۸۵۷ء کے فوراً بعد انگریزوں کے مفاد میں اس جذبے کو سرد کرنے کی ضرورت تھی چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جہاد کے خلاف ۱۲۹۲ھ / ۱۸۶۱ء میں ایک رسالہ 'الاقتصاد فی مسائل الجہاد' تحریر فرمایا جس پر بقول مسعود عالم ندوی حکومت برطانیہ نے مصنف کو انعام سے نوازا۔ ۲۰۶

آپ نے بار بار لفظ 'اہل حدیث' سنا جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اس فرقے کو پہلے 'وہابی' کہتے تھے انگریزوں کی اعانت اور عقائد میں سلف صالحین سے اختلاف کی بناء پر برصغیر کے لوگ جنگِ آزادی ۱۸۵۷ ء کے بعد ان سے نفرت کرنے لگے اس لئے وہابی نام بدلوا کر 'اہل حدیث' نام رکھنے کی درخواست کی گئی۔ یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:۔

بناء بریں اس فرقے کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ 'وہابی' کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں اور کمال ادب و انکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو 'اہل حدیث' کے نام سے مخاطب کیا جائے۔ ۲۰۷

حکومتِ برطانیہ کے نام مولوی حسین بٹالوی کی انگریزی درخواست کا اُردو ترجمہ جس میں حکومت برطانیہ سے وہابی کی جگہ اہل حدیث نام منظور کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

ترجمہ درخواست برائے الاٹمنٹ نام اہل حدیث و منسوخی لفظ وہابی

اشاعۃ السنہ آفس لاہور

از جانب ابوسعید محمد حسین لاہوری، ایڈیٹر اشاعۃ السنہ و وکیل اہل حدیث ہند بخدمت جناب سیکریٹری گورنمنٹ!

میں آپ کی خدمت میں سطورِ ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا درخواست گار ہوں۔ ۱۸۸۶ء میں مَیں نے ایک مضمون اپنے ماہواری رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کیا تھا جس میں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ لفظ وہابی جس کو عموماً باغی ونمک حرام کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے کا استعمال، مسلمانانِ ہندوستان کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز کے نمک حلال وخیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات (سرکار کی وفاداری ونمک حلالی) بارہا ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط و کتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے، مناسب نہیں۔ (خط کشیدہ جملہ خاص طور پر قابل غور ہیں)۔

بناء بریں اس فرقہ کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں اور کمال ادب وانکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ (ہماری وفاداری، جاں نثاری اور نمک حلالی کے پیش نظر) سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال کی ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے۔ اس مضمون کی ایک کاپی بذریعہ عرضداشت میں (محمد حسین بٹالوی) نے پنجاب گورنمنٹ کو بھی ارسال کی ہے تاکہ اس مضمون کی طرف توجہ دے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اس پر متوجہ فرمادے اور فرقہ کے حق میں استعمال لفظ وہابی سرکاری خط وکتابت میں موقوف کیا جاوے اور اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے۔ اس درخواست کی تائید کیلئے اور اس امر کی تصدیق کیلئے کہ یہ درخواست کل ممبران اہل حدیث پنجاب وہندوستان کی طرف سے ہے۔ (پنجاب وہندوستان کے تمام غیر مقلد علماء یہ درخواست پیش کرنے میں برابر کے شریک ہیں) اور ایڈیٹر اشاعت السنہ ان سب کی طرف سے وکیل ہے۔ میں (محمد حسین بٹالوی) نے چند قطعات محضر نامہ گورنمنٹ میں پیش کئے جن پر فرقہ اہل حدیث تمام صوبہ جات ہندوستان کے دستخط ثبت ہیں اور ان میں اس درخواست کی بڑے زور سے تائید پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آنریبل سر چارلس ایچی سن صاحب بہادر (جو اس وقت پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر تھے) نے گورنمنٹ ہند کو اس درخواست کی طرف توجہ دلا کر اس درخواست کو باجازت گورنمنٹ ہند منظور فرمایا اور اس استعمال لفظ وہابی کی مخالفت اور اجراء نام اہل حدیث کا حکم پنجاب میں نافذ فرمایا جائے۔

میں ہوں آپ کا نہایت ہی فرمانبردار خادم

ابوسعید محمد حسین

ایڈیٹر 'اشاعت السنہ'

(اشاعت السنہ ص ۲۴ تا ۲۶ شمارہ ۲ جلد نمبر ۱۱)

یہ درخواست گورنر سرچارلس ایچی سن کو دی گئی اور انہوں نے تائیدی نوٹ کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیجی اور وہاں سے منظوری آگئی اور ۱۸۸۸ء میں حکومت مدراس، حکومت بنگال، حکومت یوپی، حکومت سی پی، حکومت بمبئی وغیرہ نے مولوی محمد حسین کو اس کی اطلاع دی۔ سرسید احمد خان نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

جناب مولوی محمد حسین نے گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ اس فرقے کو جو درحقیقت اہل حدیث ہے' گورنمنٹ اس کو وہابی کے نام سے مخاطب نہ کرے۔ مولوی محمد حسین کی کوشش سے گورنمنٹ نے منظور کرلیا ہے کہ آئندہ گورنمنٹ کی تحریرات میں اس فرقے کو 'وہابی' کے نام سے تعبیر نہ کیا جاوے بلکہ 'اہل حدیث' کے نام سے موسوم کیا جاوے۔۲۰۸

اب آپ کو تاریخ کی روشنی میں فرقہ اہل حدیث (جو اصل میں غیر مقلد ہے) کی حقیقت معلوم ہوگئی۔ یہ فرقہ اہل سنت کا سخت مخالف ہے اور اجتہاد کا دعویٰ کرتا ہے۔ فلسطین کے مشہور عالم اور جامعہ ازہر مصر کے استاد علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (م۔ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء) جو نابلس کے قاضی اور محکمہ انصاف کے وزیر بھی رہ چکے ہیں فرماتے ہیں:۔

وہ مدعی اجتہاد ہیں مگر زمین میں درپے فساد ہیں، اہل سنت کے مذاہب میں کسی مذہب پر بھی گامزن نہیں ہوتے۔ شیطان ان میں سے نئی نئی جماعتیں تیار کرتا رہتا ہے جو اہل اسلام کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔۲۰۹

غیر مقلدین اہل حدیث وہابیوں کے پوشیدہ راز

عقیدہ......غیر مقلدین اہل حدیث وہابیوں کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔اس کا کھانا جائز ہے۔

(بحوالہ دلیل الطالب ص ۴۱۳۔ مصنف نواب صدیق حسن خان اہل حدیث) ☆ (بحوالہ عرف الجاری ص ۲۴۷ مصنف نور الحسن خاں اہل حدیث)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کیلئے سفر کرنا جائز نہیں۔

(بحوالہ: کتاب عرف الجاری، صفحہ ۲۵۷)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک لفظ **اللّٰہ** کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے۔ (بحوالہ: کتاب النبیان المرصوص، صفحہ ۱۷۳)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (بحوالہ: کتاب دستور المتقی)

عقیدہ...... اہل حدیث وہابیوں کا امام ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سو سے زیادہ مسئلوں میں غلطی کی ہے۔ (بحوالہ: کتاب فتاویٰ حدیثیہ، صفحہ ۸۷)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک خطبہ میں خلفائے راشدین کا ذکر کرنا بدعت ہے۔ (بحوالہ: کتاب ہدیۃ المہدی، صفحہ ۱۱۰)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک متعہ جائز ہے۔ (بحوالہ: کتاب ہدیۃ المہدی، صفحہ ۱۱۸)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اقوال حجت نہیں ہیں۔ (بحوالہ: کتاب ہدیۃ المہدی، صفحہ ۲۱۱)

عقیدہ......امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اپنی کتاب اوضح البراہین صفحہ نمبر ۱۰ پر لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار گرادینے کے لائق ہے اگر میں اس کے گرادینے پر قادر ہو گیا تو گرادوں گا۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ......بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی کا یہ عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانانِ دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ (ماخوذ حسین احمد مدنی، الشہاب الثاقب، صفحہ ۴۳)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک فجر کی نماز کے واسطے علاوہ تکبیر کے دو اذانیں دینی چاہئے۔ (بحوالہ: اسرار اللغت پارہ دہم ص ۱۱۹)

عقیدہ......اہل حدیث امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کھلے عام گالیاں دیتے ہیں۔

عقیدہ......اہل حدیث اپنے سوا تمام مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین سمجھتے ہیں۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک جمعہ کی دو اذانیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ بدعت ہے۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک چوتھے دن کی قربانی جائز ہے۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک تراویح بارہ رکعت ہیں، بیس رکعت پڑھنے والے گمراہ ہیں۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک فقہ بدعت ہے۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک حالتِ حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی ہے۔ (بحوالہ روضۂ ندیہ، صفحہ ۲۱۱)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک طلاق ہے۔

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہوں۔ (بحوالہ بدور الاہلہ، صفحہ ۳۴۱)

عقیدہ......اہل حدیث مذہب میں منی پاک ہے۔ (بحوالہ بدور الاہلہ، صفحہ ۱۵ دیگر کتب بالا)

عقیدہ......اہل حدیث مذہب میں مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کرسکتا ہے اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہو۔
(بحوالہ: ظفر اللہ رضی، صفحہ ۱۴۱، ۱۴۲ نواب صاحب)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک زوال ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (بحوالہ کتاب بدور الاہلہ، صفحہ ۷۱)

عقیدہ......اہل حدیث کے نزدیک اگر کوئی قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دے اور پھر اس کی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اس نماز کی قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہگار رہے گا۔ (بحوالہ دلیل الطالب، صفحہ ۲۵۰)

یہ نام نہاد اہل حدیث وہابی مذہب کے عقائد و نظریات ہیں۔ یہ قوم کو حدیث حدیث کی پٹی پڑھا کر ورغلاتے ہیں۔ ان کے چند اہم اصول ہیں وہ اصول ملاحظہ فرمائیں۔

اہل حدیث مذہب کے چند اہم اصول

اصول نمبر ۱......ان کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اگلے زمانے کے بزرگوں کی کوئی بات ہرگز نہ سنی جائے چاہے وہ ساری دنیا کے مانے ہوئے بزرگ کیوں نہ ہوں۔

اصول نمبر ۲......غیر مقلدین اہل حدیث مذہب کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن و حدیث سے مسائل نکالنے والے بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہدین کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جائے۔

اصول نمبر ۳......تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے (چاہے وہ دین کے منافی ہو) اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کا اسٹیمپ لگا کر ماننے سے انکار کر دیا جائے جو حدیثیں اپنے مطلب کی ہیں ان کو اپنا لیا جائے اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسانی پسند کرتا ہے۔تو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی سب ہمارے (نام نہاد اہل حدیث وہابی) مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا پرانا مذہب چھوڑ دیں گے اور غیر مقلد ہو کر ہمارا نیا مذہب قبول کر لیں گے۔ اس کے چند نمونے یہ ہیں۔

☆ تراویح لوگ زیادہ نہیں پڑھ سکتے تھک جاتے ہیں لہٰذا آٹھ پڑھا کر فارغ کر دیا جائے۔

☆ قربانی تین دن کی قصائی اور کام کاج کی مارا ماری کی وجہ سے چوتھے دن کی جائے یہ آسان ہے۔

☆ طلاق دیکر آدمی بے چارہ بدحواس پڑا رہتا ہے لہٰذا ایسی مشین تیار کی جائے کہ طلاقیں تین ڈالو باہر نکالو تو ایک طلاق نکلے۔

☆ بزرگوں کے معاملات قرآن کی تفسیریں ترقی یافتہ دور میں کون پڑھے بس اپنی من مانی کئے جاؤ قرآن تمہارے سامنے ہے۔

غیر مقلدین اہل حدیث کا امام ابن تیمیہ

ابنِ تیمیہ کون تھا؟

ابن تیمیہ ۶۶۱ھ میں پیدا ہوا اور ۷۲۸ھ میں مرا۔ ابن تیمیہ وہ شخص تھا جس کو غیر مقلدین اہل حدیث وہابی حضرات اپنا امام تسلیم کرتے ہیں مگر وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے اس نے بہت سے مسائل میں علماء حق کی مخالفت کی ہے یہاں تک کہ اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے مدینہ طیبہ کے سفر کو گناہ قرار دیا ہے اس کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں اور یہ بھی اس کا عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات میں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

☆ اس اُمت کے امام شیخ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر جلد اوّل کے صفحہ نمبر ۹۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ حنبلی کہلاتا تھا حالانکہ اس مذہب کے اماموں نے بھی اس کا رڈ کیا ہے یہاں تک علماء نے فرمایا کہ وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

☆ علامہ شہاب الدین بن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ اپنی فتاویٰ حدیثیہ کے صفحہ نمبر ۱۱۶ پر ابن تیمیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابن تیمیہ کہتا ہے کہ جہنم فنا ہو جائے گی اور یہ بھی کہتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام معصوم نہیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں ہے ان کو وسیلہ نہ بنایا جائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا گناہ ہے ایسے سفر میں نماز کی قصر جائز نہیں جو شخص ایسا کرے گا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

☆ آٹھویں صدی ہجری کے عظیم اندلسی مورخ ابو عبداللہ بطوطہ اپنے سفر نامہ میں ابن تیمیہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں، گو ابن تیمیہ کو بہت سے فنون میں قدرت تکلم تھی لیکن دماغ میں کسی قدر فتور آ گیا تھا۔ (رحلہ ابن بطوطہ مطبع دار الاحیاء التراث العربی بیروت صفحہ ۹۵ و مطبع خیریہ صفحہ ۶۸) ☆ (ترجمہ: رئیس احمد جعفری ندوی صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ ادارہ درس اسلام)

دماغ میں خرابی اور فتور کی وجہ سے جب ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں اجماع اُمت کی مخالفت کی یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اعتراض کا نشانہ بنایا تو اہلسنّت و جماعت حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے علماء نے ابن تیمیہ کا رڈ کیا اور اسے گمراہ قرار دیا۔ لیکن غیر مقلدین نام نہاد وہابی اہلحدیث کہ جن کے دلوں میں کھوٹ اور کجی پائی جاتی ہے انہوں نے دماغی خلل رکھنے والے ابن تیمیہ کی پیروی کر لی اور اسے اپنیا امام و پیشوا بنالیا۔

اہل حدیث مذہب والوں نے نیک اور قد آور شخصیات ائمہ اربعہ کو امام نہ مانا اور ان کی تقلید یعنی پیروی کو حرام لکھا تو ان کو سزا ملی کہ ابن تیمیہ جیسا ذلیل ان لوگوں کا امام بنا اور انہوں نے اسے تسلیم بھی کیا۔

غیر مقلدین کو وہابی کیوں کہا جاتا ہے ؟

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ وہابی تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے حالانکہ یاد رہے اللہ تعالیٰ کا نام وہابی نہیں ہے بلکہ وہاب ہے۔ غیر مقلدین اہل حدیث کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیروی ہی کے سبب وہابی کہا جاتا ہے لیکن اس نام کو پسند کرتے ہوئے مشہور مقلدین مولوی محمد حسین بٹالوی نے انگریز گورنمنٹ سے بڑی کوششوں کے بعد نام اہل حدیث منظور کرایا۔

سعودیہ عرب پر قابض نجدیوں کا کیا عقیدہ ہے ؟

سعودیہ عرب پر قابض نجدیوں کا انہی وہابی عقائد رکھنے والوں سے گہرا تعلق ہے سعودی بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیداوار ہیں اور اسے اپنا پیشوا مانتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں غیر مقلدین اہل حدیث پر وہ مکمل مہربان ہیں۔ کروڑوں، اربوں ریال ان کو امداد ملتی ہے جگہ جگہ مسجدیں ان کی کہاسے آئیں سارا سعودیہ کا چندہ ہے اب غیر مقلدین اہل حدیث فخر کے ساتھ اپنا تعلق وہابیت اور محمد بن عبدالوہاب نجدی سے جوڑتے ہیں اور ریالوں کی جھنکار سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ جماعۃ الدعوہ، الدعوہ والارشاد، لشکرِ طیبہ، جمعیت اہل حدیث، تحریکِ اہل حدیث، اہل حدیث یوتھ فورس، غرباء اہل حدیث سلفی تحریک (جتنے بھی سلفی لگاتے ہیں یہ تلفی ہیں سلفی نہیں ہیں۔ سلفی سے سلف وصالحین کے پیروکار مراد ہے مگر یہ کسی کے پیروکار نہیں) غرباء اہل حدیث یہ ساری تنظیمیں اہل حدیث وہابی گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک بھی اہل حدیث ہے

دورِ حاضرہ کا مشہور اسکالر، کوٹ ٹائی میں ملبوس ماڈرن اسلام کا شیدائی ڈاکٹر ذاکر نائیک بھی غیر مقلدین اہل حدیث فرقے سے تعلق رکھتا ہے کچھ عرصے سے قبل نجی ٹی وی چینل سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر شاہد مسعود کے ایک سوال کے جواب میں اس نے کہا کہ میرا تعلق اہل حدیث فرقے سے ہے اور میں ذاتی طور پر اہل حدیث ہوں۔ (جیو ٹی وی، انٹرویو ۲۰۰۸ء)

نتیجہ...... ڈاکٹر ذاکر نائیک کے جواب سے واضح ہوگیا کہ جو عقائد آپ نے پچھلے صفحے پر غیر مقلدین فرقے کے ملاحظہ کئے وہی عقائد ڈاکٹر ذاکر نائیک کے ہیں۔

☆ ذاکر نائیک سے اگر ہندو سوال کریگا تو جواب میں اس کو وہ میرے بھائی کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ (کتاب: خطباتِ ذاکر نائیک صفحہ نمبر ۲۵۹ مطبوعہ سٹی بک پوائنٹ اُردو بازار کراچی)

☆ قرآن وحدیث میں یہ ذکر کہیں بھی نہیں ہے کہ عورتیں مساجد میں نہیں جاسکتیں۔ (ایضاً ص ۲۷۲)

تبصرہ...... کیا ذاکر نائیک نے تمام حدیثیں پڑھ لیں؟

☆ اسلام میں فرقوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ (ایضاً ص ۳۱۶)

تبصرہ...... جب ڈاکٹر ذاکر نائیک کے نزدیک فرقوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے تو پھر ٹی وی چینلز پر اپنے آپ کو اہل حدیث فرقے کا مولوی کیوں کہلواتے ہیں؟

☆ جب کسی مسلمان سے پوچھا جاتا ہے کہ تم کون ہو تو عموماً جواب ملتا ہے کہ میں سنی ہوں یا میں شیعہ ہوں اسی طرح کچھ لوگ اپنے آپ کو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کہتے ہیں اور کوئی یہ کہتا ہے کہ میں دیوبندی ہوں یا بریلوی ہوں۔ ایسے لوگوں سے پوچھا جاسکتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا تھے؟ کیا وہ حنبلی، شافعی، حنفی یا مالکی تھے؟ بالکل نہیں۔ (ایضاً ص ۳۱۷)

تبصرہ...... جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنی، حنبلی، حنفی، شافعی اور مالکی نہ تھے تو کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل حدیث تھے؟ بالکل نہیں۔

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ (معاذ اللہ) (ایضاً ص ۵۷، ۵۸)

تبصرہ...... ڈاکٹر ذاکر نائیک اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان کی ہوئی حدیثیں پڑھ کر خود کو پڑھا لکھا ظاہر کرتا ہے اور جن کی حکمت و دانائی سے بھرپور حدیثیں بیان کرتا ہے اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہتا ہے کہ وہ (معاذ اللہ) پڑھے لکھے نہ تھے دوسری زبان میں یوں سمجھ لیں کہ نائیک نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پڑھ لکھا۔ کیا اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پڑھ کہنے والا خود پڑھا لکھا ہوسکتا ہے؟ یا جاہل؟

☆ تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک ہے۔ (طلاق کے عنوان سے سی ڈی میں بیان)

تبصرہ...... تین طلاق کے تین ہونے پر پوری اُمتِ مسلمہ کا اجماع ہے اور ڈاکٹر ذاکر نائیک کے نزدیک تین طلاقیں ایک ہیں لہٰذا اجماع اُمت کا انکار کرنے والا گمراہ ہے۔

☆ معرکۂ کربلا سیاسی جنگ تھی اور یزید پلید کو 'رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' کہا۔ (مشہور سی ڈی سوالات کے جوابات۔ سی ڈی ادارے کے پاس موجود ہے)

تبصرہ...... ڈاکٹر ذاکر نائیک نے معرکۂ کربلا کو سیاسی جنگ قرار دے کر گھرانۂ اہل بیت کی قربانیوں کا مذاق اُڑایا اور دشمن اسلام اور دشمن اہل بیت یزید پلید کو 'رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' کہہ کر یہ ثابت کردیا کہ میں یزید ہوں۔

☆ مزارات پر حاضری دینا، غیر اللہ کا وسیلہ پیش کرنا اور میلاد کی محافل کا انعقاد شرک ہے۔

تبصرہ...... ڈاکٹر ذاکر نائیک دراصل ہندوستان کے شہر مدراس کا رہنے والا ہے یعنی مدراسی ہے نہ وہ کسی دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہے یعنی وہ عالم دین نہیں ہے اپنی طرف سے جو جواب سمجھ میں آتا ہے وہ دینا شروع کردیتا ہے اگر وہ واقعی عالم دین ہوتا تو ایسے جوابات ہرگز نہ دیتا لہٰذا ذاکر نائیک سے ہماری گزارش ہے کہ وہ علم دین سیکھ لے تاکہ گمراہیت سے بچ جائے۔

☆ فجر کی سنتوں کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے مولویوں نے اسے اہمیت والا بنادیا ہے۔ (پروگرام پیس ٹی وی چینل ۲۰۰۷ء)

تبصرہ...... ڈاکٹر ذاکر نائیک اگر صحاح ستہ پڑھ لیتا یعنی بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف وغیرہ پڑھ لیتا تو کبھی اس طرح اہمیت والی عبادت کو غیر اہم قرار نہ دیتا مگر افسوس کہ اس نے کبھی علم سیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

☆ ذاکر نائیک سے کوئی بھی سوال کیا جائے تو فوراً جواب آتا ہے سورۂ انفال آیت ۷ حالانکہ کوئی شخص بھی اس طرح برجستہ جواب نہیں دے سکتا۔ میں ڈاکٹر ذاکر نائیک پر الزام نہیں لگاتا آپ خود ہی تحقیق کرلیں جو یہ آیت نمبر بتاتا ہے اس میں سوال کا جواب ہوتا ہی نہیں ہے یعنی اپنی طرف سے آیت نمبر کہہ کر قرآنی آیت کا مفہوم بتا کر آگے بڑھ جاتا ہے تحقیق ضرور کیجئے گا۔

محترم بھائیو! یہ چند جھلکیاں ڈاکٹر ذاکر نائیک کے علم کی تھیں اس کے علاوہ جتنے بھی اہل حدیث فرقے کے عقائد ونظریات ہیں یہ انہی عقائد و نظریات پر کار بند ہے لہٰذا عوام الناس کو چاہئے کہ وہ ایسے لوگوں کے خطبات سننے سے پرہیز کریں۔ یاد رکھئے تقابل ادیان کا علم رٹ لینے سے فقط کوئی عالمی مذہبی اسکالر نہیں بن جاتا بلکہ علم کے ساتھ ربّ کا فضل بھی ہونا چاہئے جو صرف سنی صحیح العقیدہ شخص کو ہی مل سکتا ہے۔

قادیانی فرقے کے عقائد و نظریات

قادیانی فرقے کے بانی کا تعارف

☆ مرزا غلام احمد قادیانی ' قادیانی مذہب ' کا بانی تھا۔

☆ مرزا ۱۸۳۹/۴۰ء میں قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب انڈیا میں پیدا ہوا۔

☆ ۱۸۶۴ء میں ضلع کچہری سیالکوٹ میں بحیثیت محرّر (منشی کلرک) ملازمت اختیار کی۔

☆ بعد میں مرزا نے مذاہب کا تقابلی مطالعہ شروع کیا نیز عیسائیوں اور آریوں سے مباحثے اور مناظرے شروع کئے۔ اس طرح مولوی، مبلغ ومناظر کہلایا اور یوں شہرت حاصل کی۔

☆ اس دوران میں ولی، ملہم صاحب وحی، محدثِ کلیم اللہ (اللہ سے ہم کلام ہونے والا)، صاحبِ کرامات، امام الزماں، مصلح امت، مہدی دوراں، مسیح زمان اور مثیل مسیح بن مریم ہونے کے دعوے کئے۔

☆ ۱۸۸۵ء کے آغاز میں مرزا نے ایک اشتہار کے ذریعے کھلم کھلا اعلان کردیا کہ وہ اللہ کی طرف سے مجدد مقرر کردیا گیا ہے تمام اہل اسلام پر اس کی اطاعت ضروری ہے۔

☆ ۱۸۸۸ء میں باقاعدہ بیعت لینے کا سلسلہ شروع کرکے مرید سازی کی گئی۔

☆ ۱۸۹۰ء میں پوری اُمت کے متفقہ عقیدہ 'حیات مسیح' کا کھلا انکار کیا اور 'وفات مسیح' کے موضوع پر ایک مستقل کتاب 'فتح اسلام' تصنیف کرڈالی۔

☆ ۱۸۹۱ء کے آغاز میں 'مہدی موعود اور مسیح موعودؑ ہونے کا اشتہار کیا۔

☆ ابھی تک مرزا قادیان 'ختمِ نبوت' کا قائل اور معتقد تھا۔ چنانچہ دور تک کی تصانیف میں صراحۃً یہ تحریر اور تسلیم کرتا رہا کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کافر ہے۔ (بعض قادیانیوں سے جب کوئی جواب نہ بن پڑتا تو منافقت سے کام لیتے ہوئے مرزا کی اس دور کی لکھی ہوئی کتابیں رکھ کر کہتے ہیں کہ ہم تو ختمِ نبوت کو مانتے ہیں)۔

☆ ۱۹۰۱ء میں مرزا نے اپنی زبان کھلم کھلا نبی اور رسول ہونے کا اعلان کردیا۔

☆ ۱۹۰۱ء میں ملتِ اسلامیہ سے جدا ہوکر ایک علیحدہ نام 'فرقہ احمدیہ' رکھا۔

☆ ۱۹۰۶ء میں آخر کار مرزا ۲۶ مئی کو صبح ساڑھے دس بجے ممتاز عالمِ دین پیر جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی پیشن گوئی کے مطابق ہیضے کی بیماری میں مبتلا ہوکر برانڈرتھ روڈ کی احمدیہ بلڈنگ میں بیت الخلاء کے اندر ہی مرا۔ قادیان میں دفن کردیا۔

مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ (بحوالہ کتاب البریہ، ص ۷۸،۷۹، آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۶۴،۵۶۵)

عقیدہ...... مرزا لکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا (اے مرزا) ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ (بحوالہ حقیقۃ الوحی، صفحہ ۹۵)

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں میکائیل کا لفظی معنی 'خدا کی مانند' کے ہیں۔ (بحوالہ اربعین ۳، صفحہ ۳۱)

عقیدہ......قرآن مجید خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (بحوالہ حقیقۃ الوحی، صفحہ ۸۴)

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ مجھے خدا نے کہا کہ (اے مرزا) اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ (ایضاً، صفحہ ۹۹)

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ مجھے اللہ نے وحی کی کہ ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۸۲)

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشن گوئیاں بھی غلط نکلیں اور مسیح ابن مریم پر دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج کی حقیقت بھی ظاہر نہ ہوئی۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا آسمان سے کئی تخت (نبوت کے) اُترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ (ص ۸۹)

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پرندوں کے زندہ ہونے کا معجزہ بھی دُرست نہیں، بلکہ وہ بھی مسمریزم کا عمل تھا۔ (ازالہٗ اوہام، صفحہ ۳۰۲/۶)

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح عیسیٰ کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو میرے ہاتھ سے جام پئے گا وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ (ازالہٗ اوہام، صفحہ ۱/۲)

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ ابن مریم کا ذکر چھوڑو اس سے بہتر ذکر 'غلام احمد قادیانی' ہے۔ (دافع البلاء، صفحہ ۲۰)

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔ (بحوالہ حقیقۃ الوحی، صفحہ ۱۶۳)

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا، سو سمجھا جائے گا اس کو ولد الحرام (زنا کی اولاد) بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ نور الاسلام، صفحہ ۳۰)

قارئین! یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی خود اپنی کتابوں سے حوالے جات پیش کئے گئے ہیں اس میں کچھ الفاظ یقیناً آپ کی طبیعت پر ناگوار گزرے ہوں گے لیکن قادیانیوں کے گندے خیالات اور عقائد آپ تک پہنچانے کیلئے ان کا لکھنا ضروری تھا ساری کی ساری عبارات کفر سے بھرپور ہیں ایسی کئی عبارات لکھنا باقی ہیں لیکن ہاتھ کانپ رہے ہیں کس طرح لکھوں جو لکھا عوام الناس کی اصلاح کیلئے تھا۔ کیا ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟

بالآخر علمائے اہلسنّت خصوصاً علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب علیہ الرحمۃ، علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمۃ، علامہ عبدالستار خاں نیازی علیہ الرحمۃ، علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی کی دن رات محنتوں سے حکومتِ پاکستان نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے مبارک دن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

علمائے اہلسنّت کی کوششوں سے پاکستان میں قادیانیت نے اتنا فروغ نہیں پایا مگر باہر ممالک میں یہود ونصاریٰ کی سرپرستی سے امریکہ، کینیڈا، بیلجیئم، سری لنکا، افریقہ، لندن، سوئزر لینڈ جیسے ممالک میں ان کے بڑے بڑے مراکز قائم ہیں۔ جو مسلمانوں کی طرح حلیہ بنا کر، زبان پر کلمہ بھی ہماری طرح پڑھتے ہیں، مسجدیں بھی مسلمانوں کی طرح بناتے ہیں، مال و دولت اور لڑکیوں کی لالچ دے کر مسلمانوں کا ایمان خرید لیتے ہیں۔

قادیانی 'احمدی گروپ' 'لاہوری گروپ' 'طاہری گروپ' 'فرقہ احمدیہ' 'احمدی' یہ سب کے سب قادیانی ہیں، ختمِ نبوت کے منکر ہیں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

چکڑالوی فرقہ (منکرینِ حدیث) کے عقائد و نظریات

منکرین حدیث کو چکڑالوی فرقہ اور پرویزی فرقہ بھی کہا جاتا ہے۔ چکڑالوی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس فرقے کا بانی عبداللہ چکڑالوی ہے۔

چکڑالوی پہلے غیر مقلد تھے

سر سید احمد خان، غیر مقلد مولوی چراغ اور عبداللہ چکڑالوی ہم خیال تھے۔ ان تینوں انسانوں نے اسلام میں تحریف کا سلسلہ شروع کیا اور اہل تجدد اور اہل قرآن کے نام سے موسوم ہونے لگے۔ غلام احمد پرویز جس کی وجہ سے پرویزی بھی کہا جاتا ہے پرویز بھی پہلے غیر مقلد تھا۔ بحر العلوم علامہ محمد زاہد الکوثری الترکی فرماتے ہیں کہ تعجب ہے کہ بہت سے چکڑالوی یعنی حدیث کے نہ ماننے والے غیر مقلد تھے پھر کوئی رافضی ہوگیا اور کوئی قادیانی ہوگیا۔ (بحوالہ: ترجمہ: مولانا محمد شہاب الدین نوری)

سب سے پہلے عبداللہ چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا مگر یہ فتنہ چند روز میں اپنی موت خود مر گیا۔ حافظ اسلم جیراج پوری نے دوبارہ اس فتنے کو ہوا دی اور بجھی ہوئی آگ کو دوبارہ سلگایا پھر اس کے بعد غلام احمد پرویز بٹالوی نگراں 'رسالہ طلوعِ اسلام' نے اس آتش کدہ کی تولیت قبول کر کے رسول دشمنی پر کمر باندھ لی۔

منکرین حدیث (اپنے آپ کو اہل قرآن کہلوانے والے)۔

منکرینِ حدیث فرقے کے چند باطل عقائد

پرویزی فرقے کا پیشوا غلام احمد پرویز اپنے رسالے 'طلوعِ اسلام' میں اپنے باطل نظریات یوں لکھتا ہے:۔

☆ منکرین حدیث ایک جدید اسلام کے بانی ہیں۔ (بحوالہ رسالہ طلوع اسلام، صفحہ ۱۶۔ اگست، ستمبر ۱۹۵۲ء)

☆ مرکز ملت کو ان میں (جزیات نماز میں) تغیر و تبدل کا حق ہوگا۔ (بحوالہ رسالہ طلوع اسلام، صفحہ ۴۶۔ جون ۱۹۵۰ء)

☆ میرا دعویٰ تو صرف اتنا ہے کہ فرض صرف دو نماز ہیں جن کے اوقات بھی دو ہیں باقی سب نوافل۔ (صفحہ ۵۸۔ اگست ۱۹۵۰ء)

☆ پھر آج کل مسلمان دو نمازیں پڑھ کر کیوں مسلمان نہیں ہو سکتا۔ (بحوالہ لاہوری طلوع اسلام، صفحہ ۶۱۔ اگست ۱۹۵۰ء)

☆ روایات (احادیثِ نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) محض تاریخ ہے۔ (بحوالہ طلوع اسلام، صفحہ ۴۹۔ جولائی ۱۹۵۰ء)

☆ پرویز کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت اور احادیثِ مبارکہ دین میں حجت نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال کو رواج دے کر جو دین میں حجت ٹھہرا گیا ہے یہ دراصل قرآن مجید کے خلاف عجمی سازش ہے۔

☆ حج ایک بین المِلّی کانفرنس ہے اور حج کی قربانی کا مقصد بین المِلی کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کیلئے خورد و نوش کا سامان فراہم کرنا ہے۔ مکہ معظمہ میں حج کی قربانی کے سوا اضحیہ (عید کی قربانی) کا کوئی ثبوت نہیں۔ (معاذ اللہ)
(بحوالہ رسالہ قربانی از ادارہ طلوع اسلام)

☆ بقر عید کی صبح بارہ بجے تک قوم کا کس قدر روپیہ نالیوں میں بہہ جاتا ہے۔ (ادارہ طلوع اسلام، صفحہ ا۔ ستمبر ۱۹۵۰ء)

☆ حدیث کا پورا سلسلہ ایک عجمی سازش تھی اور جس کو شریعت کہا جاتا ہے وہ بادشاہوں کی پیدا کردہ ہے۔ (معاذ اللہ)
(بحوالہ طلوع اسلام، صفحہ ۱۷۔ ماہِ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

قارئین! آپ نے منکرین حدیث جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں اُنکے باطل عقائد ملاحظہ کئے دشمنانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقصد انکار حدیث نہیں بلکہ یہ لوگ درحقیقت اسلام کے سارے نظام کو مخدوش ثابت کر کے ہر حکم سے آزاد رہنا چاہتے ہیں نمازوں کے اوقاتِ خمسہ، تعدادِ رکعات، فرائض و واجبات کی تفصیل، صوم و صلوٰۃ کے مفصل احکام، مناسک حج و قربانی، ازدواجی معاملات ان تمام اُمور کی تفصیل حدیث ہی سے ثابت ہے۔

یہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں آج کل ٹیلی ویژن پر 'نجم شیراز گروپ' جو کہ ساری رات کلبوں میں بینڈ باجے بجاتے ہیں گانے گاتے ہیں اور دن میں قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں کہ حدیث کی کیا ضرورت' صرف اور صرف قرآن کو تھام لو ان کی ایک ویب سائٹ بھی جو الرحمٰن الرحیم ڈاٹ کام کے نام سے ہے اس کے ذریعہ بھی یہ قوم کو برگشتہ کر رہے ہیں چہرے پر داڑھی ایسی جیسے داڑھی کا مذاق۔ جسم پر انگریزوں والا لباس پینٹ اور شرٹ، ہاتھوں میں بینڈ باجے، زبان پر گانا اور کہتے ہیں کہ ہم تو قرآن سکھائیں گے۔ پہلے اپنا حلیہ تو بدلو پھر مقدس قرآن کی بات کرنا۔

یہ چکڑالوی بھی کہلواتے ہیں، پرویزی بھی کہلواتے ہیں، منکرین حدیث بھی کہلاتے ہیں، نام نہاد اہل قرآن بھی کہلاتے ہیں۔ ان کے وہی عقائد ہیں جو پیچھے بیان کئے گئے ہیں لہٰذا قوم اس زہر آلود فتنے سے بچے اور اپنا ایمان خراب نہ کرے۔

نیچری فرقے کے عقائد و نظریات

نیچری وہ فرقہ ہے جس کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسی آدمی کی نیچر ہو ویسا دین ہونا چاہئے مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکامات و قوانین کا نام دین نہیں ہے بلکہ جو آدمی کی نیچر ہو ویسا دین ہونا چاہئے اس فرقے کو نیچری کہتے ہیں۔ نیچری فرقے کا بانی سرسید احمد خان ہے۔ سرسید احمد خان خود نیچری تھا اس کے نظریات باطل تھے۔

سرسید کے اسلام کے خلاف جرائم اور اس کے کفریہ عقائد

سرسید کے خاص اور چہیتے شاگرد اور پہنچے ہوئے پیروکار خالد نیچری کی خاص پسندیدہ شخصیت ضیاء الدین نیچری کی کتاب 'خود نوشت افکار سرسید' کی چند عبارتیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں:۔

عقیدہ......خدا نہ ہندو ہے نہ مسلمان، نہ مقلد نہ لامذہب نہ یہودی نہ عیسائی بلکہ وہ تو پکا چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (خودنوشت، صفحہ ۶۳)

عقیدہ......خدا نے اَن پڑھ بدوؤں کیلئے ان ہی کی زبان میں قرآن اُتارا یعنی سرسید کے خیال میں قرآن انگریزی جو اسکے نزدیک بہتر و اعلیٰ زبان ہے اس میں نازل ہونا چاہئے لیکن خدا نے اَن پڑھ بدوؤں کی زبان عربی میں قرآن نازل کیا۔ (کتاب خودنوشت)

عقیدہ......شیطان کے متعلق سرسید کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ خود ہی انسان میں ایک قوت ہے جو انسان کو سیدھے راستے سے پھیرتی ہے۔ شیطان کے وجود کو انسان کے اندر مانتا ہے انسان سے الگ نہیں مانتا۔ (بحوالہ کتاب خودنوشت، صفحہ ۷۵)

عقیدہ......حضرت آدم علیہ السلام کا جنت میں رہنا، فرشتوں کا سجدہ کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور، دجال کی آمد، فرشتے کا صور پھونکنا، روزِ جزا و میدانِ حشر و نشر، پل صراط، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت، اللہ تعالیٰ کا دیدار ان سب عقائد کا انکار کیا ہے جو کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ (بحوالہ کتاب خودنوشت، صفحہ ۲۴-۱۳۲)

عقیدہ......خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ خلافت کا ہر کسی کو استحقاق تھا جس کی چل گئی وہ خلیفہ ہو گیا۔ (بحوالہ کتاب خودنوشت، صفحہ ۲۳۳)

عقیدہ......حج میں قربانی کی کوئی مذہبی اصل قرآن سے نہیں پائی جاتی۔ آگے لکھتا ہے کہ اس کا کچھ بھی نشان مذہب اسلام میں نہیں ہے حج کی قربانیاں درحقیقت مذہبی قربانیاں نہیں ہیں۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب خودنوشت، صفحہ ۱۳۹)

عقیدہ...... الطاف حسین حالی حیاتِ جاوید میں لکھتا ہے کہ جب سہارن پور کی جامع مسجد کیلئے ان سے چندہ طلب کیا گیا تو انہوں نے (سرسید نے) چندہ دینے سے انکار کر دیا اور لکھ بھیجا کہ میں خدا کے زندہ گھروں (کالج) کی تعمیر کی فکر میں ہوں اور آپ لوگوں کو اینٹ مٹی کے گھر کی تعمیر کا خیال ہے۔ (معاذ اللہ) (صفحہ ۱۰۱)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس کے لٹریچر وغیرہ کے تجزیئے کے بعد یہ فتویٰ دیا ہے کہ سرسید احمد خان نیچری گمراہ آدمی تھا۔

دیوبندی فرقے کے مولوی یوسف بنوری نے اپنے بڑے مولوی انور شاہ کشمیری کی کتاب 'مشکلات القرآن' کے مقدمے تمۃ البیان، صفحہ ۳۰ پر سرسید کے کفریات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ سرسید زندیق، ملحد اور جاہل گمراہ تھا۔

محترم حضرات! سرسید احمد خان فرقہ وہابیت سے تعلق رکھتا تھا بعد میں اس نے نیچری فرقے کی بنیاد رکھی انگریزوں کا ایجنٹ، نام نہاد لمبی داڑھی والا مسٹر احمد خان بھی کچھ اس اس قسم کا آدمی تھا جس کی وجہ سے اس کے ایمان میں بگاڑ پیدا ہوا اور آہستہ آہستہ اس نے اسلامی حقائق وعقائد کا مذاق اُڑانا شروع کیا اور بے ایمان، مرتد اور گمراہ ہو گیا۔

دین اسلام میں نیچری سوچوں کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقرر اور بیان کردہ قوانین پر عمل کرنے کا نام اسلام ہے۔

سرسید احمد خان 'سید' نہ تھا بلکہ مسٹر احمد خان تھا اس کو اسلام کا خیر خواہ کہنے والے اس کے باطل عقائد پڑھ کر ہوش کے ناخن لیں اس کو اچھا آدمی کہہ کر یا لکھ کر اپنے ایمان کے دشمن نہ بنیں کیونکہ ہر مکتبہ فکر کا عالم مسٹر احمد خان (سرسید احمد خان) کو نیچری فرقہ کا بانی، گمراہ اور زندیق لکھتا ہے۔

فتنہ طاہریہ (طاہر القادری) کے عقائد و نظریات

موجودہ دور میں جہاں ہزاروں فتنے برپا ہوئے وہاں اہلسنّت و جماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کا لبادہ اوڑھ کر ایک نیا فتنہ طاہر القادری کی شکل میں نمودار ہوا۔ اپنے آپ کو سنی قادری اور حنفی کہلانے والا طاہر القادری پس پردہ کیا عقائد رکھتا ہے طاہر القادری نہ قادری ہے نہ حنفی ہے نہ سنی ہے بلکہ ایک نیا فتنہ ہے جسے فتنہ طاہریہ کہنا غلط نہ ہوگا۔

اپنے آپ کو امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مقلد کہتا ہے مگر امام اعظم کی بات کو نہیں مانتا اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے خلاف بات کرتا ہے۔

☆ طاہر القادری کہتا ہے کہ عورت کی دیت (گواہی) مرد کے برابر ہے۔ (نوائے وقت، اتوار ۵ اگست ۱۹۸۴ء۔ ۷ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ)

☆ میں حنفیت یا مسلکِ اہلسنّت و جماعت کی بالاتری کیلئے کام نہیں کر رہا ہوں۔ (نوائے وقت میگزین ص ۴ تا ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

☆ نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں اہم چیز قیام ہے قیام میں اقتداء کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے سجود کرے سلام پھیرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے یہاں یہ ضروری نہیں ہے کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر۔ (نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء۔ ماہ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

اپنے آپ کو اہلسنّت و جماعت کہتا ہے مگر پسِ پردہ

☆ میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں کسی فرقہ کا نہیں بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نمائندہ ہوں۔ (رسالہ دید شنید لاہور ۴ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء۔ بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

☆ میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے انکے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ (ایضاً)

☆ بحمد للہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی اُمور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات جزئیات میں اُلجھنا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسالک کو تنقید کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔ (بحوالہ کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے، صفحہ ۶۵)

☆ پروفیسر طاہر القادری نے اپنی تحریک کے بارے میں کہا کہ ہمارے ممبران میں دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ کی تعداد بیسیوں تک پہنچی ہے۔ میں حنفیت یا اہلسنّت کی بالاتری کیلئے کام نہیں کر رہا۔ (نوائے وقت میگزین لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء صفحہ نمبر ۴)

☆ میرے نزدیک شیعہ سنی میں کوئی امتیاز نہیں۔ (رسالہ چٹان لاہور ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء)

☆ ادارہ منہاج القرآن مسلکی وگروہی اور فرقہ وارانہ تعصبات سے بالاتر محبت واخوت کا پلیٹ فارم ہے۔ (رسالہ دید شنید لاہور ۶ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء)

☆ بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیثیت اور شیعت ایسے تمام عنوانات سے مجھے وحشت ہونے لگتی ہے۔ (بحوالہ کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ، صفحہ ۱۱۱)

☆ ادارہ منہاج القرآن نے اتحاد کا فارمولا تیار کرلیا ہے۔ اہلحدیث، شیعہ، دیوبندی اور بریلوی تمام مکاتبِ فکر کے اکابر علماء کو دعوت دے دی گئی ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۱ ستمبر ۱۹۸۸ء)

☆ خمینی کی یاد میں منعقدہ تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خمینی تاریخ اسلام کے شاعر اور جزدان مردان حق میں سے ہیں جن کا جینا مولیٰ علی اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ (نوائے وقت لاہور ۸ جون ۱۹۸۹ء)

☆ پروفیسر طاہر القادری نے اخبارات سے درخواست کی ہے کہ ان کے نام کے ساتھ لفظ مولانا لکھنے سے گریز کیا جائے۔

☆ مشہور وہابی پیشوا اور گستاخِ رسول مولوی احسان الٰہی ظہیر کے بم دھماکے میں زخمی و مرنے پر پروفیسر نے دعائے صحت و مغفرت کی۔ (نوائے وقت لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۰۷ء)

☆ ہم اپنی تحریک میں قادیانیوں کو بھی بطورِ اقلیت تحفظ اور نمائندگی دیں گے ہم غیر مسلموں کا دوسرے شہریوں کی طرح احترام کریں گے اور ان سے کسی قسم کا کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ قادیانی خود کو اقلیت تسلیم کریں یا نہ کریں بہرحال وہ آئین کی رو سے اقلیت ہیں اور ہم ان سے شہریوں کی طرح ہی سلوک کریں گے۔ (انٹرویو ہفت روزہ چٹان لاہور ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء)

اپنے آپ کو اسلام کا خیر خواہ کھتا ھے مگر نظریہ ۔۔۔

☆ روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۲۷ فروری تا ۵ مارچ ۱۹۸۷ء ایک انٹرویو میں کہتا ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں اگر تعلیمی اور دینی مقصد کیلئے آپس میں ملیں تو ٹھیک ہے۔

☆ داڑھی رکھنا میرے نزدیک کوئی ضروری نہیں ہے۔

☆ روزنامہ جنگ ۱۹ مئی ۱۹۸۷ء کے شائع کردہ ایک مضمون میں طاہر القادری کہتا ہے کہ تمام صحابہ کرام بھی اِکٹھے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی ثانی نہیں۔

☆ حسام الحرمین جو امام اہلسنّت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی کتاب ہے اس کے متعلق کہتا ہے کہ وہ اس زمانے میں قابل قبول نہیں بلکہ اس وقت تھی۔

اپنے منه میاں مٹھو بننا

☆ طاہر القادری لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (والد صاحب) کو طاہر کے تولد ہونے کی بشارت دی اور نام خود تجویز فرمایا۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود میرے والد کو خواب میں حکم دیا کہ طاہر کو ہمارے پاس لاؤ۔ پھر محمد طاہر کو دودھ کا بھرا ہوا مٹکا عطا کیا اور اسے ہر ایک میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا میں وہ دودھ لیکر تقسیم کرنے لگا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری پیشانی پر بوسہ دے کر مجھ پر اپنا کرم فرمایا۔ (کتاب نابغۂ عصر قومی ڈائجسٹ لاہور ۱۹۸۶ء)

☆ منہاج القرآن کے حوالے سے احیاء اعلام کیلئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا فرمایا میں یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں تم شروع کرو۔ منہاج القرآن کا ادارہ بناؤ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ لاہور میں تمہارے ادارہ منہاج القرآن میں خود آؤں گا۔ (ماہنامہ قومی ڈائجسٹ نومبر ۱۹۸۶ء۔ ص ۲۰، ۲۲، ۲۴)

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب میں مجھ سے پی آئی اے کا ٹکٹ مانگا اور مجھ سے کہا کہ میں سب علماء سے ناراض ہوں صرف تم سے راضی ہوں۔

محترم حضرات! اس کے علاوہ بھی پروفیسر کی باتیں موجود ہیں انہی عقائد کی بناء پر پروفیسر کو اہلسنّت و جماعت سنی حنفی بریلوی سے خارج کر دیا گیا۔ اس کا اہلسنّت سے کوئی تعلق نہیں ہے جو آدمی امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے فقہ پر اعتراض کرے۔ امام اہلسنّت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی کتاب حسام الحرمین کو تسلیم نہ کرے اور گمراہ کن عقائد رکھتا ہوا ایسا شخص گمراہ ہے اور ایسے شخص کی جماعت منہاج القرآن نہیں، منہاج الشیطان ہے۔

طاہر القادری کے متعلق علمائے اہلسنّت کے تاثرات

☆ طاہر القادری عورت کی نصف دیت کا انکاری ہے جبکہ عورت کی نصف دیت پر صحابہ کرام تابعین عظام کا اجماع سکوتی ہے صحابہ کے اجماعِ سکوتی کے انکار کرنے والے کو علماء نے فعال (یعنی گمراہ) قرار دیا ہے۔ (امیر اہلسنّت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ)

☆ طاہر القادری گمراہ ہے لہٰذا عوامِ اہلسنّت اس کی تقریر سننے سے اجتناب کریں۔ (مفتی محمد اعظم، بریلی شریف)

☆ طاہر القادری حسام الحرمین کو موجودہ دور میں قابل قبول نہیں مانتا لہٰذا ایسا شخص کبھی سنی صحیح العقیدہ نہیں ہوسکتا۔ (مفتی اختر رضا خان، بریلی شریف)

☆ طاہر القادری اجماعِ اُمت کا انکاری ہے لہٰذا وہ گمراہ ہے۔ (مفتی تقدس علی خان)

☆ بدمذہبوں کی حمایت کرنے والا کبھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے محبت رکھنے والا نہیں ہوسکتا جبکہ طاہر القادری صلح کلیت کا قائل ہے۔ (علامہ ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمۃ)

☆ پروفیسر طاہر القادری کا مسلک' مسلکِ اہلسنّت سے مختلف ہے۔ (کوکب نورانی اوکاڑوی)

☆ طاہر القادری کی تقاریر و تحریر میں مسلک اہلسنّت کے فیصلوں سے انحراف کی بو آتی ہے اور ان کی گفتگو سے تکبر ٹپکتا ہے۔ (علامہ محمد شریف ملتانی)

☆ طاہر القادری نے ایک فتنے کو جنم دیا ہے۔ (علامہ ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب)

☆ طاہر القادری توبہ کرے، وہ صحیح العقیدہ اہلسنّت نہیں۔ (علامہ عبدالرشید مدرسہ غوثیہ)

☆ اکابرین طاہر القادری کو گمراہ قرار دے چکے ہیں۔ اس لئے ہم پر ان کی کسی سیاسی و غیر سیاسی قلابازی کا کچھ اثر نہیں۔ (علامہ حامد سعید کاظمی، ملتان)

☆ طاہر القادری کی باتوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ وہ آئندہ کیا گل کھلائیں گے۔ (علامہ محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ، لاہور)

☆ طاہر القادری گوناگوں صفات کے حامل ہیں۔ پچھلے چند سالوں سے انہوں نے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے ہیں۔ (علامہ مولانا غلام رسول صاحب، فیصل آباد)

☆ طاہر القادری کے کئی کام شریعت کے خلاف ہیں لہٰذا وہ توبہ کرے۔ (مفتی محبوب رضا خان علیہ الرحمۃ)

☆ طاہر القادری نے خمینی کی زندگی کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اور اس کی موت کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح قرار دیا ہے جو کہ شیعت کو فائدہ پہنچانے کے مترادف ہے۔ (علامہ عبدالرشید جھنگوی علیہ الرحمۃ، استاد طاہر القادری)

☆ طاہر القادری فرقہ پرستی کا خاتمہ کرتے کرتے ایک اور فرقہ صلح کلیت کو جنم دے کر اس کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ (علامہ محمد الیاس قادری صاحب، امیر دعوتِ اسلامی)

ان تاثرات کو پڑھ کر عوامِ اہلسنّت خود فیصلہ کرے کہ کیا طاہر القادری جیسے گمراہ آدمی کی تقاریر کو سننا اور اس کی کتابوں کا مطالعہ کرنا دُرست ہے؟ کیا اجماعِ اُمت کا انکار کرنے والا سنّی ہوسکتا ہے؟

ذکری فرقے کے عقائد و نظریات

ذکری مذہب کو 'داعی' بھی کہا جاتا ہے اور عوامی زبان میں یہ لفظ بگڑ کر 'دین ڈاہی' بن گیا ہے۔ یہ مذہب صرف بلوچ قوم تک محدود ہے۔ ذکری تحریرات کے مطابق اس مذہب کے بانی ملا محمد اٹکی کا ظہور ۷۷۹ھ مطابق ۱۵۶۹ء میں ہوا۔ (قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی، صفحہ ۱۵۳ حصہ منظوم) ملا محمد اٹکی کا ظہور ابتداءً اٹک (کیمبل پور) میں ہوا۔ (حقیقت نور پاک وسفر نامۂ مہدی، صفحہ ۷)

ذکریوں کی مشہور قلمی کتاب 'سیر جہانی' کے بموجب محمد اٹکی نے دنیا کے اطراف و کناف میں کافی چکر لگایا مگر کہیں اس کی پذیرائی نہ ہوئی، کہیں ایک آدھ ہمنوا مل گیا، ورنہ کچھ نہیں۔

ملا محمد اٹکی نے اس عرصے میں پہلے مہدئ موعود ہونے کا دعویٰ کیا، پھر نبی اور رسول پھر خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ شریعتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم اب منسوخ ہو چکی ہے۔ چنانچہ نماز، روزۂ رمضان اور حج بیت اللہ کی فرضیت کے خاتمہ کا اعلان کر دیا۔ زکوٰۃ کو ایک ترمیم کے ساتھ بحال رکھا اور اس کا مصرف مذہبی پیشواؤں کو قرار دیا خواہ وہ کیسے ہی مالدار کیوں نہ ہوں۔ کوہِ مراد کو مقامِ محمود قرار دیا جس کی اب ہر سال حج و زیارت کی جاتی ہے۔ چنانچہ ہر سال ذکری لوگ حج کیلئے کوہِ مراد تربت چلے جاتے ہیں۔ آبِ زم زم کے نام سے ایک پانی کو متعارف کرایا۔ صفا، مروہ، عرفات، کوہِ امام، مسجد طوبیٰ اور اس قسم کی بہت سی چیزیں اپنے جاہل ماننے والوں میں رائج کر دیں جو تا حال قائم ہیں۔ جب سے اب تک اس مذہب نے عروج و زوال کے بہت سے اَدوار دیکھے ہیں۔

ذکری مذہب کے چند کفریہ عقائد

ذکری مذہب والوں کے عقائد و نظریات کا خلاصہ یہ ہے:۔

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے۔ وہ محمد اٹکی کو مہدی، رسول، نبی، خاتم المرسلین، خاتم النبیین اور اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا مانتے ہیں اور کلمہ بھی اس کے نام کا پڑھتے ہیں، مہدی اٹکی کے منکرین کو کافر سمجھتے ہیں، قرآن مجید کی تاویل و تشریح کیلئے مہدی اٹکی کے قول کو معتبر مانتے ہیں۔ قرآن کریم کی جن آیات میں لفظ 'محمد' آیا ہے یا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب کیا گیا ہے اس سے مراد 'محمد اٹکی' لیتے ہیں، دیگر انبیاء کی توہین کر کے محمد اٹکی کو سب سے افضل سمجھتے ہیں، کوہِ مراد (تربت) کو مقامِ محمود سمجھتے ہیں اور ہر سال اسی کا حج کرتے ہیں، تمام ارکانِ اسلام کے منکر ہیں بالخصوص نماز کو موجب کفر و گناہ سمجھتے ہیں وغیرہ۔

اس سلسلے میں بعض حوالہ جات ذکریوں کی اپنی کتاب سے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے جدا ہے۔وہ چند طریقوں سے کلمہ پڑھتے ہیں،ان کی قبروں پر جو کتبے لگے ہیں ان پر ان کا اپنا کلمہ لکھا ہوا ہے۔ان کے چند کلمے یوں ہیں:۔

لا اله الا الله نور پاك نور محمد مهدی رسول الله

عام طور پر ذکری اس طرح کلمہ پڑھتے ہیں لیکن سفرنامہ مہدی صفحہ ۵ میں اس کلمہ میں نور پاک کا لفظ نہیں لکھا ہے۔

لا اله الا الله الملك الحق المبين نور پاك نور محمد مهدی رسول الله صادق الوعد الامين

(ذکر وحدت صفحہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ وغیرہ۔ نور تجلی ،صفحہ ۱۱۸، ۱۲۲۔ ذکر الہٰی ،صفحہ ۱۰، ۱۱ وغیرہ)

ذکریوں کی کتاب ذکر توحید صفحہ ۴۷ میں ذکریوں کا کلمہ یوں درج کیا گیا ہے:

لا اله الا الله نور محمد مهدی رسول الله صادق الوعد الامين

سفرنامہ مہدی از شیخ عزیز لاری صفحہ ۴ میں اس کو کلمہ طیبہ کہا گیا ہے۔

ذکریوں کا ان تمام کلموں میں قدرِ مشترک نور محمد مہدی رسول اللہ ہے جس میں محمد مہدی کو رسول اللہ کہا گیا ہے جبکہ اسلام کے کلمہ میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کفر ہے۔

ملاحظہ...... واضح رہے کہ ذکری جہاں نور محمد یا محمد مہدی کا لفظ استعمال کرتے ہیں اس سے ان کی مراد محمد اٹکی ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ نور تجلی صفحہ ۵۹، ۶۰ میں لکھا ہے کہ جس کو ہم مہدی موعود یا مہدی آخر الزماں کہتے ہیں وہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے ایک ہزار سال بعد میں پیدا ہوگا نیز اسی کتاب کے صفحہ ۶۲ میں لکھا ہے کہ جس کو روحِ محمدی بولتے ہیں اس سے نور محمدی مراد ہیں نہ کہ کوئی اور۔

’ذکری‘ محمد اٹکی کو رسول، نبی، آخر الزماں، خاتم المرسلین اور خاتم النبیین مانتے ہیں

ذکری ملا محمد اٹکی کو مہدی، نبی آخرالزماں اور تمام انبیاء کا سردار مانتے ہیں۔ چنانچہ شیخ عزیز لاری لکھتے ہیں:

’ونعت درشان حضرت سید المرسلین محمد مہدی اوّل وآخرین، ہادیٔ برگزین نور رب العالمین‘ (سفرنامہ مہدی، صفحہ ۳)

حضرت سید المرسلین نور محمد مہدی کی شان کے بیان میں جو کہ اولین وآخرین ہے اور برگزیدہ ہادی ہے، رب العالمین کا نور ہے۔

قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی میں ہے:

’موسیٰ گفت یارب! بعد از مہدی رسولے دیگر پیدا کنی یانہ؟ حق تعالیٰ گفت
اے موسیٰ! بعد از مہدی پیغمبری دیگر نیافریدم، نور اولین وآخرین ہمیں است کہ پیدا خواہم کرد‘

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یاربّ! مہدی کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر پیدا کروگے یا نہیں؟ تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! مہدی کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر میں نے پیدا نہیں کیا، نور اولین وآخرین یہی ہے کہ میں پیدا کروں گا۔ (قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی، صفحہ ۱۱۷)

ذکری رہنما ملا محمد اسحاق دڑّارئی نے مہدی کے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

’تاویل قرآن، نبی تمام، سید امام، مرسل ختم، رفیع الاکرام، نور محمد مہدی اول آخرالزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام‘

قرآن کی تاویل کرنے والا ہے، آخری نبی ہے، اماموں کا سید ہے اور خاتم النبی ہے،
نور محمد مہدی اول آخرالزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام (ذکرِ الٰہی، صفحہ ۳۹۔ مطبوعہ ۱۹۵۶ء)

یہ ترجمہ خود مؤلفِ کتاب نے کیا ہے جس کی ذمہ داری خود مؤلف کتاب ذکری رہنما پر ہے۔

یہی الفاظ بغیر ترجمہ کے ذکر توحید، صفحہ ۴۶ میں بھی درج ہیں۔ نیز یہ عبارت نورِ تجلی، صفحہ ۱۲۱ میں بھی درج ہے۔

نورِ تجلی، صفحہ ۶۸ میں ہے ۔

رسولی کہ بر جملہ را سرور است   امین خدا تاج پیغمبر است

رسولِ خدا خواجۂ ہر چہ است   ز بہروی ایں جملہ رانقش بست

(ترجمہ) وہ رسول جو تمام رسولوں کا سردار ہے۔ خدا کا امین پیغمبروں کا تاج ہے۔

رسول خدا دو جہان کا آقا ہے۔ اسی کی خاطر ساری کائنات کا نقش قائم ہوا۔

آگے لکھتے ہیں کہ

توئی خاتم جملہ پیغمبراں   توئی تاجدار ہمہ سروراں

تو بودی پیغمبر بحق الیقین   کہ آدم نہاں بود در ماء وطین

(ترجمہ) تو ہی تمام پیغمبروں کا خاتم ہے اور تو ہی تمام سرداروں کا تاجدار ہے۔ بحق الیقین تم تو اس وقت سے پیغمبر تھے جبکہ آدم علیہ السلام بین الماء والطین تھے (یعنی ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے)۔ (نورِ تجلی، صفحہ ۶۹)

آگے مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ

ہمہ انبیاء را بتو افتخار   توئی بندۂ خاص پروردگار

(ترجمہ) تمام انبیاء کو تم پر فخر ہے کہ تو پروردگار کا خاص بندہ ہے۔ (نورِ تجلی، صفحہ ۱۷۱)

صاحب 'درصدف' کے اشعار 'نورِ ہدایت' میں زیرِ عنوان 'نعت درشانِ حضرت محمد مہدی علیہ السلام' یوں نقل کئے ہیں کہ

امام رسل پیشوائی سبل   ہمہ ہچو برگ است او ہچو گل

(ترجمہ) پیغمبروں کے امام اور راہِ راست کے پیشوا ہیں، دوسرے سب پتے کی مثل ہیں اور وہ پھول کی مانند ہیں۔

(نورِ ہدایت، صفحہ ۱۷۹)

ان کے علاوہ ذکریوں کی منجملہ دیگر کتب کے درج ذیل کتابوں میں بھی محمد اٹکی کی پیغمبری کا دعویٰ اور ان پر ختمِ نبوت اور ختمِ رسالت کا ادّعا درج ہے نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ختمِ نبوت کا ضمناً انکار بھی ہے جن میں سے بعض کتب یہ ہیں:۔

ثنائے مہدی، صفحہ ۷، ۹، ۱۰۔ قلمی سیر جہانی، صفحہ ۵۹، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۶۶، ۱۶۷۔ فرمودات مہدی، صفحہ ۲ وغیرہ۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ
جس مہدی کا انتظار تھا وہ وہی ہے جو آگیا ہے

ذکری کتاب ثنائے مہدی میں ان لوگوں کو منکرین کا نام دیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مہدی ابھی تک نہیں آیا۔ لکھتے ہیں ۔

چشمِ امید از عقب دارند اہلِ منکران　　　تاجداراں جملہ شاہان مہدیٔ صاحب زمان

(ترجمہ)　مہدی کے منکر ابھی اُمید رکھتے ہیں کہ مہدی آئے گا۔ حالانکہ تمام بادشاہوں کا سردار مہدی تو آگیا ہے۔

(ثنائے مہدی، صفحہ ۱۰)

قلمی ابیات شے محمد قصر قندی صفحہ ۱۵۶، ذکر وحدت صفحہ ۱۱، قلمی نسخہ سیر جہانی صفحہ ۴۴ اور دیگر کتب ذکریہ میں اس عقیدہ کا برملا اظہار کیا گیا ہے۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ
قرآن مجید کی تاویل و تفسیر کیلئے نور محمد مہدی کا قول معتبر ہے

ذکری عقیدہ کے مطابق قرآن مجید ان کے پیغمبر محمد مہدی اٹکی پر نازل ہوا ہے۔ وہ کبھی اس کا س نام 'برہان' بھی رکھتے ہیں۔ البتہ ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے نازل ہوا ہے جس کی تاویل وتشریح کیلئے مہدی اٹکی کا قول ہی معتبر ہے۔ وہ مہدی اٹکی کی صفات میں سے ایک صفات 'تاویل قرآن' بھی بیان کرتے ہیں۔

ذکریوں کی بعض مذہبی کتابوں میں اس کتاب کا نام 'کنز الاسرار' بھی آیا ہے۔ نیز ذکری رہنما یہ بھی لکھتے ہیں کہ فرقان (یعنی قرآن) چالیس اجزاء پر مشتمل تھا جن میں سے دس اجزاء مہدی نے منتخب کر لئے اور یہی اہل باطن کا دستور العمل ہے۔ باقی تیس اجزاء اہل ظاہر کیلئے چھوڑ دیئے گئے۔ چنانچہ مشہور ذکری رہنما ملا مرزا عومرانی نے سفر نامہ مہدی کے ترجمہ میں لکھا ہے:۔

فرقان حمید چالیس اجزاء پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ جس قدر آپ چاہیں فرقان حمید سے لے سکتے ہیں پس میں نے دس اجزاء جو کہ اسرار خداوندی تھے' نکالے۔ یہ دس اجزاء قرآن مجید کے مغز تھے۔ ۔

من ز قرآن مغز را برداشتم　　　استخوان پیش سگاں بگذاشتم

میں نے قرآن کا مغز نکال لیا اور ہڈیاں کتوں کے آگے چھوڑ دیں۔ (ترجمہ از ناقل)

بقایا تیس پارے اہل ظاہر کیلئے چھوڑ دیئے اور وہ دس پارے خاصانِ خدا کیلئے ہیں، جنہیں برہان کہا جاتا ہے۔ برہان کو کنز الاسرار بھی کہتے ہیں۔ تیس پاروں کی تحویل (تاویل) سید محمد جونپوری کی زبان سے ظاہر ہوئی ہے۔ کنز الاسرار میرے خاص امتیوں کے پاس ہوگی۔ (حقیقتِ نور پاک و سفر نامۂ مہدی، صفحہ ۴، ۵)

قلمی نسخہ شۂ محمد قصر قندی موسیٰ نامہ صفحہ ۱۱۷ میں ہے کہ مہدی کو 'برہان نامی' کتاب دی گئی ہے۔

ثنائے مہدی، صفحہ ۵ پر ہے ۔

بیانیکہ او کرد ز تاویل قرآن　　　باب گنج وعلم دریا مہدیؑ آخرالزمان

انہیں کا ایک دوسرا شعر اس طرح ہے ۔

فکا (پکا) است دل و جان و تن سر تا پا　　　فالق الاصباح تاویل قرآن مہدیؑ آخرالزمان

ذکریوں کی ایک مطبوعہ کتاب 'ذکر الٰہی' میں مہدی کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

بلبل شکر ستان ' تاویل قرآن نبی تمام الخ

میٹھے باغ کا بلبل ہے' قرآن کی تاویل کرنے والا ہے' آخری نبی ہے۔ (ترجمہ از مولف ذکر الٰہی) (ذکر الٰہی، صفحہ ۳۹)

ان کے علاوہ ذکرِ توحید، صفحہ ۳۱ میں مہدی انکی کو خلیفۂ رحمان اور تاویل قرآن کہا گیا ہے۔ ثنائے مہدی، صفحہ ۷ میں ایک شعر کے ضمن میں مہدی کو تاویل کہا گیا ہے۔ **قلمی نسخہ** شۂ محمد قصر قندی حصہ ابیات، صفحہ ۱۵۳ میں ہے ۔

بعدازاں تا سال عالم خلق را دعوت نمود　　　از حدیث لوح محفوظ ز تاویل قرآن

مہدی نے دنیا میں آ کر کئی سالوں تک لوگوں کو دعوت دی اور لوح محفوظ کے مطابق قرآن کی تاویل وتفسیر کر کے لوگوں کو نصیحت کی۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ
مقامِ محمود سے مراد 'کوہ مراد' ہے

قرآن کریم کی آیت 'عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا' سے مراد ذکریوں کے نزدیک تربت مکران کا وہ پہاڑ ہے جس کا ہر سال وہ طواف وحج کرتے ہیں جس کا نام کوہِ مراد ہے۔ اس کی تصریح ذکری رہنما جی ایس بجارانی نے اپنی کتاب 'نورتجلی' میں کی ہے۔ انہیں کے الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

زیارتِ کوہ مراد

یہ مقدس جگہ مقامِ محمود ہے۔ اس لئے ذکری عقائد کی بنیاد پر مقامِ محمود کی زیارت کرنا فرض اور لازمی ہے کیونکہ مقامِ محمود کبریٰ کی جگہ ہے۔ چند علمایانِ دین کا خیال ہے کہ مقامِ محمود چوتھے آسمان پر ہے۔ یہ مقام شفاعتِ کبریٰ کی جگہ ہے۔ بھلا کوئی بتائے کہ آسمان پر کون انسان جاسکتا ہے، اس لئے ہمارے عقائد کی رو سے مقامِ محمود یہی ہے۔ (نورِتجلی، صفحہ ۱۴)

واضح رہے کہ آیتِ مذکورہ میں واضح طور پر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہے مگر ذکری حضرات اس سے مراد محمد اٹکی اور مقامِ محمود سے مراد کوہِ مراد لے رہے ہیں۔

توہین انبیائے کرام و ملائکہ عظام

ذکریوں کی کتابوں میں نہ صرف مہدی اٹکی کو انبیائے کرام علیہم السلام سے افضل کہا گیا ہے بلکہ تمام انبیائے کرام اور ملائکہ عظام کی توہین بھی کی گئی ہے۔ معراج نامہ کے تیس صفحات کا حوالہ ہم پچھلے صفحات میں دے چلے ہیں نورِتجلی میں ہے ؎

خلیل از جواہر فروشان تو   کلیم اللہ از بادہ نوشان تو

حضرت ابراہیم خلیل اللہ تیرے جوہر فروشوں میں سے ہیں اور حضرت کلیم اللہ تیرے بادہ نوشوں میں سے ہیں۔

نورِتجلی کے اسی صفحہ پر بہت ساری دیگر خرافات بھی موجود ہیں۔ نورتجلی، صفحہ ۶۹ میں ہے ؎

ہمہ چاکر وخیل و احتشام تو   از جملہ را سکہ از نام تو

نبی تیری عزت وحشمت کے نوکر ہیں، سب کا سکہ تیرے نام سے چلتا ہے۔

نورِہدایت، صفحہ ۸۳، ۸۷ ودیگر صفحات میں بھی بہت کچھ انبیاء وملائکہ کی توہین آمیز اشعار موجود ہیں۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ

شریعت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منسوخ ہوچکی ہے

ذکریوں کی تمام کتابوں میں مہدی انکی کے ماننے والوں کو اُمتِ مہدی، امتانِ مہدی کہا گیا ہے۔ایسے ہی مہدی کے خود ساختہ مذہب کو مذہبِ مہدی، دینِ مہدی، شریعتِ مہدی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ظاہر ہے کہ شریعت اسلام کے مقابلے میں کسی دین وشریعت کا تصور اور کسی دیگر امت کا تصور جب ہی ہوسکتا ہے جبکہ شریعت اسلام کو منسوخ مانا جائے۔اس سلسلے میں شے محمد قصر قندی نے یہ وضاحت بھی کردی ہے کہ قولِ افعال مذاہب خط باطل کشید (موسیٰ نامہ، صفحہ ۱۵۳)

اس کی مزید وضاحت کیلئے کہ ذکری اپنے مذہب کو مستقل دین وشریعت مانتے ہیں اور اپنے کو الگ اُمت تصور کرتے ہیں ' ذیل کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں:۔

قلمی نسخہ قصص الغیبی، ص ۴، ۸، ۴۳، ۴۴ وغیرہ ہے۔معراج نامہ قلمی نسخہ، صفحہ ۳۴، ۳۵، ۴۴ وغیرہ۔

ذکری مذہب اور باقی ارکانِ اسلام

ذکری مذہب اور نماز

ذکری مذہب کے لوگ نماز کے منکر ہیں چنانچہ ایک بھی ذکری نماز نہیں پڑھتا۔ نماز پڑھنے والے کو وہ مرتد اور بد دین شمار کرتے ہیں۔

ملا نورالدین نے اپنے قلمی نسخہ، صفحہ ۱۲۱ پر نمازِ جمعہ وعیدین پڑھنے والوں کو کافر اور باقی نمازیں پڑھنے والوں کو گنہگار لکھا ہے۔

ذکری مذہب اور روزۂ رمضان المبارک

تمام ذکری بلا استثناء روزۂ رمضان المبارک کے منکر ہیں اور رمضان کے روزے نہیں رکھتے۔ البتہ مغالطہ کے طور پر کہتے کہ ہم ایام بیض، ہر پیر اور عشرۂ ذی الحجہ کے روزے رکھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو میں ذکری ہوں، صفحہ ۷، ۳۷ تا ۳۹)

ذکری مذہب اور زکوٰۃ

شرعی زکوٰۃ کے بھی ذکری منکر ہیں۔ انہوں نے اپنے مفاد کی خاطر زکوٰۃ کم از کم دسواں حصہ مقرر کر رکھا ہے اور زکوٰۃ کا مصرف صرف ان کا مذہبی پیشوا کر سکتا ہے اور کسی کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ گویا ذکریوں کی زکوٰۃ دس فیصد ٹیکس یا بھتہ ہے جو مذہبی پیشواؤں کو دیا جاتا ہے۔ (قصص الغیبی، ص ۴۸)

ذکری مذہب اور حج بیت اللہ

ذکری مذہب کے نزدیک حج بیت اللہ کی فرضیت منسوخ ہے اور اس کا قائم مقام اگرچہ ذکر اللہ ہے تاہم وہ اس کے بدلے ۲۷ رمضان اور ۹ ذی الحجہ کو ہر سال کوہِ مراد تربت میں جا کر حج کرتے ہیں۔ کوہِ مراد کے بارے میں ہم پیچھے ذکریوں کی عبارات نقل کر چکے ہیں انہیں دیکھ لیا جائے۔ قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی میں ہے کہ اگر ترا پرسند کہ چہ روز بود کہ حضرت مہدی از مدینہ روانہ شد بگو کہ آن روز عید بود کہ بر نمازیاں حج فرض شد و بر ذکریاں ذکر فرض آمد (موسیٰ نامہ، صفحہ ۱۳۴) (ترجمہ) اگر تم سے پوچھا جائے کہ وہ کون سا دن تھا کہ مہدی مدینہ سے روانہ ہوئے تو جواب میں کہہ دو کہ وہ عید کا دن تھا وہ دن جس میں نماز پڑھنے والوں پر حج فرض ہوا اور ہم ذکریوں پر ذکر فرض ہوا۔

اس میں صاف اقرار ہے کہ ذکریوں پر حج فرض نہیں ہے اور یہی حج کا انکار ہے۔

فتنۂ غامدیہ (جاوید احمد غامدی) کے عقائد و نظریات

موجودہ مادیت کے دور میں جہاں ہر طرف بے راہ روی اور گمراہیت کا بازار گرم ہے وہیں میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے بعض نام نہاد مذہبی اسکالرز مسلمانوں میں فتنہ فساد اور انتشار پھیلا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کوئی علمی مقام نہیں ہے۔ یہ لوگ چند قرآنی آیات اور احادیث یاد کر کے ایک دو گھنٹے اپنی طرف سے ایسی گفتگو کرتے ہیں کہ سامعین کو یوں لگے کہ جیسے ان سے بڑا عالم شاید ہی عالم اسلام میں کوئی ہوگا۔

ایسے لیکچر دینے والوں کا تکیہ کلام اکثر یہ ہوتا ہے کہ 'میں نہیں سمجھتا' 'میں نہیں سمجھتا' یعنی کہ حق اور سچ بیان کرنے کے بجائے اپنی ناقص عقل کے گھوڑے دوڑاتے نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات یہ اتنی تیز رفتاری کے ساتھ گفتگو کر رہے ہوتے ہیں کہ خود ان کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ لوگ کیا بول رہے ہیں، انہی اسکالروں میں سے ایک جاوید غامدی بھی ہے۔ جاوید غامدی میڈیا پر جس اسلام کو پیش کر رہے ہیں وہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسلام نہیں ہے بلکہ وہ نیچری اور پرویزی فکر کی ترجمانی کر رہا ہے جس کا صحابہ کرام و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور کے اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ذیل میں غامدی کے اس نئے اسلام کے شجر سے پھوٹنے والے برگ بار کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

غامدی کے عقائد و نظریات

☆ قرآن کی صرف ایک ہی قرأت دُرست ہے، باقی قرأتیں عجم کا فتنہ ہیں۔

☆ وسیلے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

☆ قرآن کے متشابہ آیات کا بھی ایک واضح اور قطعی مفہوم سمجھا جاسکتا ہے۔

☆ سورۂ نصر مکی ہے۔

☆ قرآن میں اصحاب الاخدود سے مراد دورِ نبوی کے قریش کے فراعنہ ہیں۔

☆ سورۂ لہب میں ابولہب سے مراد قریش کے سردار ہیں۔

☆ اصحاب الفیل قریش کے پتھراؤ اور آندھی سے ہلاک ہوئے تھے۔

☆ سنت قرآن سے مقدم ہے۔

☆ سنت کی ابتداء سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوتی ہے۔

☆ سنت صرف ستائیس اعمال کا نام ہے۔

☆ سنت کا ثبوت اجماع اور عملی تواتر سے ہوتا ہے۔

☆ حدیث سے کوئی اسلامی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا۔

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کیلئے بھی کوئی اہتمام نہیں کیا۔

☆ ابن شہاب زہری کی کوئی روایت بھی قبول نہیں کی جاسکتی، وہ ناقابل اعتبار راوی ہے۔

☆ دین کے مصادر میں دین فطرت کے حقائق، سنت ابراہیمی اور قدیم صحائف بھی شامل ہیں۔

☆ معروف اور منکر کا تعین انسانی فطرت کرتی ہے۔

☆ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی شخص کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔

☆ عورتیں بھی باجماعت نماز میں امام کی غلطی پر بلند آواز سے 'سبحان اللہ' کہہ سکتی ہیں۔

☆ زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر نہیں ہے۔

☆ ریاست کسی بھی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔

☆ بنوہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

☆ اسلام میں موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) پر دی جاسکتی ہے۔

☆ دیت کا قانون وقتی اور عارضی تھا۔

☆ قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل ہوسکتی ہے۔

☆ عورت اور مرد کی دیت برابر ہے۔

☆ اب مرتد کی سزائے قتل باقی نہیں ہے۔

☆ زانی کنوارا ہو یا شادی شدہ دونوں کی سزا صرف سو کوڑے ہے۔

☆ چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔

☆ شراب نوشی پر کوئی شرعی سزا نہیں ہے۔

☆ عورت کی گواہی حدود کے جرائم میں بھی معتبر ہے۔

☆ صرف عہدِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرب کے مشرکین اور یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے وارث نہیں ہوسکتے۔

☆ صرف بیٹیاں وارث ہوں تو ان کے بچے ہوئے ترکے کا دو تہائی حصہ ملے گا۔

☆ سور کی کھال اور چربی وغیرہ کی تجارت اور ان کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔

☆ عورت کیلئے دوپٹہ پہننے کا شرعی حکم نہیں ہے۔

☆ کھانے کی صرف چار چیزیں حرام ہیں۔ خون، مردار، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ۔

- ☆ کئی انبیائے کرام قتل ہوئے مگر کوئی رسول کبھی قتل نہیں ہوا۔
- ☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔
- ☆ یاجوج ماجوج اور دجّال سے مراد مغربی اقوام ہیں۔
- ☆ جہاد وقتال کے بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔
- ☆ جہاد وقتال کا حکم اب باقی نہیں رہا اور اب متفرح کافروں سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا۔
- ☆ عورت مردوں کی امامت کرا سکتی ہے۔
- ☆ عورت نکاح خواں بن سکتی ہے۔
- ☆ موسیقی جائز ہے۔
- ☆ جاندار چیزوں کی تصاویر بنانا جائز ہے۔
- ☆ مردوں کیلئے داڑھی رکھنا دین کی رو سے ضروری نہیں۔
- ☆ ہندو مشرک نہیں ہے۔
- ☆ مسلمان لڑکی کی شادی ہندو لڑکے سے جائز ہے۔
- ☆ ہم جنسی ایک فطری چیز ہے اس لئے جائز ہے۔
- ☆ اگر بغیر سود کے قرضہ نہ ملتا ہو تو سود پر قرضہ لے کر گھر بنانا جائز اور حلال ہے۔
- ☆ قیامت کے قریب کوئی امام مہدی نہیں آئے گا۔
- ☆ مسجد اقصیٰ پر مسلمانوں کا نہیں، یہودیوں کا حق ہے۔

متفقہ اسلامی عقائد و اعمال

☆ قرآن مجید کی سات یا دس (سبعہ یا عشرہ) قرأتیں متواتر اور صحیح ہیں۔

☆ قرآن وحدیث سے وسیلے کی اہمیت واضح ہے۔

☆ قرآن مجید کی متشابہ آیات کا واضح اور قطعی مفہوم متعین نہیں کیا جا سکتا۔

☆ سورۂ نصر مدنی ہے۔

☆ اصحاب الاخدود کا واقعہ بعثت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت پہلے زمانے کا ہے۔

☆ ابولہب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کافر چچا مراد ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل پر ایسے پرندے بھیجے جنہوں نے ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا۔

☆ قرآن مجید سنت پر مقدم ہے۔

☆ سنت حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شروع ہوتی ہے۔

☆ سنتیں سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔

☆ سنت کے ثبوت کیلئے اجماع شرط نہیں۔

☆ حدیث سے بھی اسلامی عقائد اور اعمال ثابت ہوتے ہیں۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کیلئے بہت اہتمام کیا تھا۔

☆ امام ابن شہاب زہری علیہ الرحمۃ فقہ اور معتبر ہیں اور ان کی روایات قابل قبول ہیں۔

☆ دین و شریعت کے مصادر و ماخذ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس (اجتہاد) ہیں۔

☆ معروف و منکر کا تعین وحی الٰہی سے ہوتا ہے۔

☆ جو شخص بھی ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے، اسے کافر قرار دیا جا سکتا ہے۔

☆ امام کی غلطی پر عورتوں کیلئے بلند آواز میں 'سبحان اللہ' کہنا جائز نہیں ہے۔

- ☆ زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر شدہ ہے۔
- ☆ اسلامی ریاست کسی چیز یا شخص کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں کر سکتی ہے۔
- ☆ بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔
- ☆ اسلامی شریعت میں موت کی سزا بہت سے جرائم پر دی جا سکتی ہے۔
- ☆ دیت کا حکم اور قانون ہمیشہ کیلئے ہے۔
- ☆ قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل نہیں ہو سکتی۔
- ☆ عورت کی دیت آدھی اور مرد کی مکمل ہے۔
- ☆ اسلام میں مرتد کیلئے قتل کی سزا ہمیشہ کیلئے ہے۔
- ☆ شادی شدہ زانی کی سزا از روئے سنت سنگساری ہے۔
- ☆ چور کا داہاں ہاتھ کاٹنا صرف سنت سے ثابت ہے۔
- ☆ شراب نوشی کی شرعی سزا ہے جو اجماع کی رو سے اسّی کوڑے مقرر ہیں۔
- ☆ حدود کے جرائم میں عورت کی شہادت معتبر نہیں۔
- ☆ کوئی کافر کسی مسلمان کا کبھی وارث نہیں ہو سکتا۔
- ☆ میت کی اولاد میں صرف بیٹیاں ہی ہوں تو ان کو کل ترکے کا دو تہائی حصہ دیا جائے گا۔
- ☆ سور نجس العین ہے لہٰذا اس کی کھال اور دوسرے اجزاء کا استعمال اور تجارت حرام ہے۔
- ☆ عورت کیلئے دوپٹہ اور اوڑھنی پہننے کا حکم قرآن مجید کی سورۂ نور کی اِکتیسویں آیت سے ثابت ہے۔
- ☆ کھانے کی اور بہت سی چیزیں بھی حرام ہیں جیسے کتے اور پالتو گدھے کا گوشت۔

☆ ازروئے قرآن بہت سے نبیوں اور رسولوں کو قتل کیا گیا۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اُٹھالئے گئے تھے۔ وہ قربِ قیامت میں آکر دجال کو قتل کریں گے۔

☆ یہ قربِ قیامت کی دو الگ الگ نشانیاں ہیں۔ دجال دائیں آنکھ سے کانا یہودی شخص ہوگا۔

☆ جہاد و قتال ایک شرعی فریضہ ہے۔

☆ کفار کے خلاف جہاد کا حکم ہمیشہ کیلئے ہے اور ذمیوں سے جزیہ لیا جا سکتا ہے۔

☆ عورت مردوں کی امامت نہیں کرسکتی۔

☆ عورت نکاح خواں نہیں بن سکتی ہے۔

☆ موسیقی ناجائز ہے۔ (سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں آلاتِ موسیقی کو مٹانے کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو، اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ جب تصویر رکھنا حرام تو بنانا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

☆ مردوں کا داڑھی رکھنا سنت ہے، داڑھی منڈوانا حرام ہے۔

☆ ہندو مشرک ہے۔

☆ مسلمان لڑکی کی شادی ہندو سے نہیں ہوسکتی۔

☆ ہم جنس پرستی سخت گناہ ہے۔

☆ سود لینا ہر حالت میں حرام ہے۔

☆ احادیث میں یہ بات موجود ہے کہ قربِ قیامت میں امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائیں گے۔

☆ مسجد اقصیٰ پر ہر دور میں حق اہل ایمان کا ہی رہا ہے۔

جاوید احمد غامدی کی تحریروں کے مستند حوالہ جات

☆ (الف) قرآن صرف وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے اور جسے مغرب کے چند علاقوں کو چھوڑ کر پوری دنیا میں اُمتِ مسلمہ کی عظیم اکثریت اس وقت تلاوت کر رہی ہے۔ یہ تلاوت جس قرأت کے مطابق کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی دوسری قرأت نہ قرآن ہے اور نہ اسے قرآن کی حیثیت سے پیش کیا جاسکتا ہے۔ (میزان صفحہ ۲۵، ۲۶، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

(ب) یہ بالکل قطعی ہے کہ قرآن ایک ہی قرأت ہے۔ اس کے علاوہ سب قرأتیں فتنۂ عجم کے باقیات ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۳۲)

☆ غیر اللہ کے وسیلے سے دعا کرنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

☆ یہ بات ہی صحیح نہیں ہے کہ محکم اور متشابہ کو ہم پورے یقین کے ساتھ ایک دوسرے سے ممیز نہیں کرسکتے یا متشابہات کا مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ متشابہات کا مفہوم سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۴، ۳۵)

☆ سورۂ کافرون کے بعد اور لہب سے پہلے اس سورہ (النصر) کے مقام سے واضح ہے کہ سورۂ کوثر کی طرح یہ بھی ام القری مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کے مرحلہ ہجرت و برأت میں آپ کیلئے ایک عظیم بشارت کی حیثیت سے نازل ہوئی ہے۔ (البیان، صفحہ ۲۵۲، مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆ قتل اصحٰب الاخدود ہ النار ذات الوقود (البروج: ۴، ۵) قریش کے ان فراعنہ کو جہنم کی وعید ہے جو مسلمانوں کو ایمان سے پھیرنے کیلئے ظلم و ستم کا بازار گرم کئے ہوئے تھے۔ انہیں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو دوزخ کی اس گھاٹی میں پھینک دیئے جائیں گے جو ایندھن سے بھری ہوئی ہے۔

☆ تبت یدا ابی لھب و تب

ترجمہ...... ابولہب کے بازو ٹوٹ گئے اور خود بھی ہلاک ہوا۔

تفسیر...... بازو ٹوٹ گئے یعنی اسکے اعوان و انصار ہلاک ہوئے اور اسکی سیاسی قوت ختم ہوگئی۔ (البیان، صفحہ ۲۶۰ مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆ اللہ تعالیٰ نے ساف و حاصب کے طوفان سے انہیں (اصحاب الفیل کو) اس طرح پامال کیا کہ کوئی ان کی لاشیں اُٹھانے والا نہ رہا۔ وہ میدان میں پڑی تھیں اور گوشت خور پرندے انہیں نوچنے اور کھانے کیلئے ان پر جھپٹ رہے تھے۔ آیت کا مدعا یہ ہے کہ تمہاری (قریش کی) مدافعت اگرچہ ایسی کمزور تھی کہ تم پہاڑوں میں چھپے ہوئے انہیں کنکر پتھر مار رہے تھے لیکن جب تم نے حوصلہ کیا اور جو کچھ تم کرسکتے تھے کر ڈالا تو اللہ نے اپنی سنت کے مطابق تمہاری مدد کی اور ساف و حاصب کا طوفان بھیج کر اپنی ایسی شان دکھائی کہ انہیں کھایا ہوا بھوسا بنادیا۔ (البیان، تفسیر سورۃ الفیل، صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱)

☆ سنت قرآن کے بعد نہیں بلکہ قرآن سے مقدم ہے۔ (میزان، صفحہ ۵۲، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ (الف) سنت کا تعلق تمام تر عملی زندگی سے ہے یعنی وہ چیزیں جو کرنے کی ہیں۔ علمی نوعیت کی کوئی چیز بھی سنت نہیں ہے اس کا دائرہ کرنے کے کام ہیں۔ (میزان، صفحہ ۶۵، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

(ب) سنت سے ہماری مراد دین ابراہیم کی وہ روایت ہے جسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تجدید و اصلاح کے بعد اس میں بعض اضافوں کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں دین کی حیثیت سے جاری فرمایا ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۱۰)

☆ اس (سنت) کے ذریعے سے جو دین ہمیں ملا ہے وہ یہ ہے:۔

(۱) اللہ کا نام لے کر اور دائیں ہاتھ سے کھانا پینا (۲) ملاقات کے موقع پر السلام علیکم اور اس کا جواب (۳) چھینک آنے پر الحمدللہ اور اسکے جواب میں یرحمک اللہ (٤) نومولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت (۵) مونچھیں پست رکھنا (٦) زیر ناف کے بال مونڈنا (۷) بغل کے بال صاف کرنا (۸) لڑکوں کا ختنہ کرنا (۹) بڑھے ہوئے ناخن کاٹنا (۱۰) ناک منہ اور دانتوں کی صفائی (۱۱) استنجاء (۱۲) حیض و نفاس میں زن و شوہر کے تعلق سے اجتناب (۱۳) حیض و نفاس کے بعد غسل (١٤) غسل جنابت (۱۵) میت کا غسل (١٦) تجہیز و تکفین (۱۷) عید الفطر (۱۸) عید الاضحیٰ (۱۹) اللہ کا نام لے کر جانوروں کا تذکیہ (۲۰) نکاح و طلاق اور اس کے متعلقات (۲۱) زکوۃ اور اس کے متعلقات (۲۲) نماز اور اس کے متعلقات (۲۳) روزہ اور صدقۂ فطر (٢٤) اعتکاف (۲۵) قربانی اور (٢٦) حج و عمرہ اور اس کے متعلقات۔ (میزان، صفحہ ۱۰، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

☆ سنت یہی ہے اور اس کے بارے میں یہ بالکل قطعی ہے کہ ثبوت کے اعتبار سے اس میں اور قرآن مجید میں کوئی فرق نہیں ہے وہ جس طرح صحابہ کے اجماع اور قولی تواتر سے ملا ہے، یہ اسی طرح ان کے اجماع اور عملی تواتر سے ملی ہے اور قرآن ہی کی طرح ہر دور میں اُمت کے اجماع سے ثابت قرار پائی ہے۔ (میزان، صفحہ ۱۰، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ اس (حدیث) سے دین میں کسی عقیدہ و عمل کا کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ (ایضاً، صفحہ ٦٤)

☆ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر و تصویب کی روایتیں جو زیادہ تر اخبار احاد کے طریقے پر نقل ہوئی ہیں اور جنہیں اصطلاح میں حدیث کہا جاتا ہے، ان کے بارے میں یہ دو باتیں ایسی واضح ہیں کہ کوئی صاحبِ علم انہیں ماننے سے انکار نہیں کرسکتا۔ ایک یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کیلئے کبھی کوئی اہتمام نہیں کیا۔ دوسری یہ کہ ان سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ کبھی علم یقین کے درجے تک نہیں پہنچتا۔ (ایضاً، صفحہ ٦٨)

☆ ان (امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی کوئی روایت بھی بالخصوص اس طرح کے اہم معاملات میں قابل قبول نہیں ہوسکتی۔ (ایضاً، صفحہ ۳۱)

☆ قرآن کی دعوت اس کے پیش نظر جن مقدمات سے شروع ہوتی ہے وہ یہ ہیں (۱) دین فطرت کے حقائق (۲) سنت ابراہیمی (۳) نبیوں کے صحائف۔ (میزان، صفحہ ۴۸، طبع دوم۔ مطبوعہ اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ معروف ومنکر، وہ باتیں (ہیں) جو انسانی فطرت میں خیر کی حیثیت سے پہچانی جاتی ہیں اور وہ جن سے فطرت ابا کرتی اور انہیں برا سمجھتی ہے۔ انسانی ابتداء ہی سے معروف ومنکر، دونوں کو پورے شعور کے ساتھ بالکل الگ الگ پہچانتا ہے۔ (ایضاً ص ۴۹)

☆ کسی کو کافر قرار دینا ایک قانونی معاملہ ہے۔ پیغمبر اپنے الہامی علم کی بنیاد پر کسی گروہ کی تکفیر کرتا ہے۔ یہ حیثیت اب کسی کو حاصل نہیں۔ (ماہنامہ اشراق۔ دسمبر ۲۰۰۲ء صفحہ ۵۴، ۵۵)

☆ امام غلطی کرے اور اس پر خود متنبہ نہ ہو تو مقتدی اسے متنبہ کر سکتے ہیں۔ اس کیلئے سنت یہ ہے کہ وہ 'سبحان اللہ' کہیں گے۔ عورتیں اپنی آواز بلند کرنا پسند نہ کریں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ ہاتھ مار کر متنبہ کر دیں۔ (قانون عبادات، صفحہ ۸۴ مطبوعہ اپریل ۲۰۰۵ء)

☆ ریاست اگر چاہے تو حالات کی رعایت سے کسی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے اور جن چیزوں سے زکوٰۃ وصول کرے ان کیلئے عام دستور کے مطابق کوئی نصاب بھی مقرر کر سکتی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۱۹)

☆ بنی ہاشم کے فقراء ومساکین کی ضرورتیں بھی زکوٰۃ کے اموال سے اب بغیر کسی تردد کے پوری کی جا سکتی ہیں۔ (ایضاً، صفحہ ۱۱۹)

☆ (الف) ان دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) کے سوا، فرد ہو یا حکومت یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کر ڈالے۔ (برہان، صفحہ ۱۴۳، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

(ب) اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ان دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) کو چھوڑ کر، فرد ہو یا حکومت یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کر ڈالے۔ (میزان، صفحہ ۲۸۳، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ چنانچہ اس (قرآن) نے اس (دیت) کے معاملہ میں 'معروف' کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ قرآن کے اس حکم کے مطابق ہر معاشرہ اپنے ہی معروف کا پابند ہے۔ ہمارے معاشرے میں دیت کا کوئی قانون چونکہ پہلے سے موجود نہیں ہے اس وجہ سے ہمارے ارباب حل وعقد کو اختیار ہے کہ چاہیں تو عرب کے اس دستور کو برقرار رکھیں اور چاہیں تو اس کی کوئی دوسری صورت تجویز کریں۔ وہ جو صورت بھی اختیار کریں گے معاشرہ اسے قبول کر لیتا ہے تو ہمارے لئے وہی معروف قرار پائے گی۔

(برہان، صفحہ ۱۸، ۱۹، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

☆ اسلام نے دیت کی کسی خاص مقدار کا ہمیشہ کیلئے تعین کیا ہے، نہ عورت اور مرد، غلام اور آزاد اور کافر اور مومن کی دیتوں میں کسی فرق کی پابندی ہمارے لئے لازم ٹھہرائی ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۱۸)

☆ (الف) اولاد میں دو یا دو سے زائد لڑکیاں ہی ہوں تو انہیں بچے ہوئے ترکے کا دو تہائی دیا جائیگا۔ (میزان، صفحہ ۷۰ طبع مئی ۱۹۵۸ء)

(ب) وہ سب (والدین اور زوجین کے حصے) لازماً پہلے دیئے جائیں گے اور اس کے بعد جو کچھ بچے گا صرف وہی اولاد میں تقسیم ہوگا۔ لڑکے اگر تنہا ہوں تو انہیں بھی یہی ملے گا اور لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوں تو ان کیلئے بھی یہی قاعدہ ہوگا۔ اسی طرح میت کی اولاد میں اگر تنہا لڑکیاں ہی ہوں تو انہیں بھی اس بچے ہوئے ترکے ہی کا دو تہائی یا آدھا دیا جائے گا۔ ان کے حصے پورے ترکے میں سے کسی حال میں ادا نہ ہوں گے۔ (میزان، صفحہ ۱۶۸، طبع اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ (الف) ان علاقوں میں جہاں سور کا گوشت بطور خوراک استعمال نہیں کیا جاتا، وہاں سور کی کھال اور دوسرے جسمانی اجزاء کو تجارت اور دوسرے مقاصد کیلئے استعمال کرنا ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا۔ (ماہنامہ اشراق، شمارہ اکتوبر ۱۹۹۸ء، صفحہ ۷۹)

(ب) یہ سب چیزیں (خون، مردار، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ) جس طرح کہ قرآن کی ان آیات سے واضح ہے، صرف خورد و نوش کیلئے حرام ہیں۔ رہے ان کے دوسرے استعمالات تو وہ بالکل جائز ہیں۔ (میزان، صفحہ ۳۲۰، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ دوپٹہ ہمارے ہاں مسلمانوں کی تہذیبی روایت ہے، اس بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے دوپٹے کو اس لحاظ سے پیش کرنا کہ یہ شرعی حکم ہے اس کا کوئی جواز نہیں۔ (ماہنامہ اشراق، صفحہ ۴۷۔ شمارہ مئی ۲۰۰۲ء)

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے ذریعے اسے (انسان کو) بتایا کہ سور، خون، مردار اور خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کئے گئے جانور بھی کھانے کیلئے پاک نہیں ہیں اور انسان کو ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس معاملے میں شریعت کا موضوع اصلاً یہ چار ہی چیزیں ہیں۔ قرآن نے بعض جگہ (قل لا احد فیما ارجی الی) اور بعض جگہ (انما) کے الفاظ میں پورے حصر کے ساتھ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف یہی چار چیزیں حرام قرار دی ہیں۔ (میزان، صفحہ ۳۱۱، اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ اللہ تعالیٰ ان رسولوں کو کسی حال میں ان کی تکذیب کرنے والوں کے حوالے نہیں کرتا۔ نبیوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی قوم ان کی تکذیب ہی نہیں کرتی، بارہا ان کے قتل کے درپے ہوجاتی ہے اور ایسا بھی ہوا ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہوجاتی ہے لیکن قرآن ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولوں کے معاملے میں اللہ کا قانون مختلف ہے۔ (میزان، حصہ اوّل صفحہ ۲۱، مطبوعہ ۱۹۸۵ء)

☆ (الف) حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود نے صلیب پر چڑھانے کا فیصلہ کرلیا تو فرشتوں نے ان کی روح ہی قبض نہیں کی، ان کا جسم بھی اُٹھا لے گئے کہ مبادا یہ سرپھری قوم ان کی توہین کرے۔ (ایضاً، صفحہ ۲۲)

(ب) مسیح علیہ السلام کو جسم و روح کے ساتھ قبض کر لینے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا، جب اللہ نے کہا، اے عیسیٰ! میں تجھے قبض کر لینے والا ہوں۔ (ایضاً، صفحہ ۲۳، ۲۴)

☆ ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کے قریب یاجوج ماجوج ہی کے خروج کو دجال سے تعبیر کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یاجوج ماجوج کی اولاد یہ مغربی اقوام، عظیم فریب پر مبنی فکر وفلسفہ کی علم بردار ہیں اور اسی سبب سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دجال (عظیم فریب کار) قرار دیا ہے۔ روایات میں دجّال کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ اس کی ایک آنکھ خراب ہوگی۔ یہ بھی درحقیقت مغربی اقوام کی انسان کی روحانی پہلو سے پہلوتہی اور صرف مادی پہلو کی جانب جھکاؤ کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا بھی غالباً مغربی اقوام کے سیاسی عروج ہی کیلئے کنایہ ہے۔ (ماہنامہ اشراق، صفحہ ۶۱۔ شمارہ جنوری ۱۹۹۶ء)

☆ انہیں (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو) قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون اتمام حجت سے ہے۔ (میزان، صفحہ ۲۶۴ طبع اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

☆ یہ بالکل قطعی ہے کہ منکرین حق (کافروں) کے خلاف جنگ اور اس کے نتیجے میں مفتوحین پر جزیہ عائد کر کے انہیں محکوم اور زبردست بنا کر رکھنے کا حق اب ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۲۷۰)

نوٹ...... یہ تقریباً حوالے جاوید احمد غامدی کی کتاب میزان سے نقل کئے گئے ہیں جن پر نشانات لگیں اصل کتب ادارے کے پاس موجود ہے۔

اسلام کے ماخذ دین چار ھیں

۱......قرآن مجید

۲......سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳......اجماعِ اُمت

٤......قیاس

غامدی کے ماخذ دین یہ ھیں

۱......دین فطرت کے بنیادی حقائق

۲......سنتِ ابراہیمی

۳......انبیائے کرام کے صحائف

٤......قرآن مجید

غامدی کے اصل اصول تو یہی چار ہیں جبکہ ان چار کے علاوہ بھی غامدی کے کچھ اصول ہیں جن سے ضرورت پڑنے پر استدلال کرتے ہیں لیکن ان کو مستقل ماخذ دین نہیں سمجھتے۔ یہ اصول درج ذیل ہیں:۔

٤......حدیث

۵......اجماع

٦......'امین احسن اصلاحی' جسے وہ امام کہتے ہیں۔

پشاور پریس کلب میں گفتگو کرتے ہوئے جاوید غامدی نے جو باتیں کہی تھیں اس کی رپورٹ اخبار میں چھپی، وہ اس طرح تھی:۔

☆ علمائے کرام خود سیاسی فریق بننے کے بجائے حکمرانوں اور سیاستدانوں کی اصلاح کریں تو بہتر ہوگا۔ مولوی کو سیاست دان بنانے کی بجائے سیاستدان کو مولوی بنانے کی کوشش کی جائے۔

☆ زکوٰۃ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ٹیکسیشن ممنوع قرار دے کر حکمرانوں سے ظلم کا ہتھیار چھین لیا ہے۔

☆ جہاد تبھی جہاد ہوتا ہے جب مسلمانوں کی حکومت اس کا اعلان کرے، مختلف مذہبی گروہوں اور جہتوں کے جہاد کو جہاد قرار نہیں دیا جاسکتا۔

☆ فتوؤں کا بعض اوقات انتہائی غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے فتویٰ بازی کو اسلام کی روشنی میں ریاستی قوانین کے تابع بنانا چاہئے اور مولویوں کے فتوؤں کے خلاف بنگلہ دیش میں فیصلہ صدی کا بہترین عدالتی فیصلہ ہے۔

محترم قارئین کرام! آپ نے دورِ حاضرہ کے خشخشی داڑھی والے ماڈرن عالم دین جاوید احمد غامدی کی گوہر افشانیاں ملاحظہ کیں موجودہ دور کے اس نام نہاد مذہبی اسکالر نے اپنی تیز رفتار زبان سے فائدہ اُٹھا کر میڈیا میں اپنی جگہ بنالی ہے، یہی وہ لوگ ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو گمراہیت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ جاوید احمد غامدی کی سوچ یہ ہے کہ ہم اسلام کے مطابق نہ چلیں بلکہ اسلام کو اپنے مطابق چلائیں۔ ماڈرن اسلام کا نفاذ کیا جائے، دین میں فساد پیدا کیا جائے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں چودہ سو سال قبل میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حدیث شریف...... حضرت زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کیلئے گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اُمت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ ایسا قرآن پڑھیں گے کہ انکے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔ نہ ان کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہوگی۔ وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ وہ ان کیلئے مفید ہوگا لیکن درحقیقت وہ ان کیلئے مضر ہوگا۔ نماز ان کے گلے کے نیچے سے نہیں اُتر سکے گی اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ (بحوالہ: مسلم شریف کتاب الزکوٰۃ، ابوداؤد: کتاب السنہ)

عوام الناس کو چاہئے کہ میڈیا پر ان کے لیکچر ہرگز نہ سنیں، ان کے پروگراموں میں شرکت نہ کریں۔ ان لوگوں کی کتابوں کو ہرگز نہ پڑھیں اور نہ ہی ان کے بحث و مباحثہ دیکھیں۔ کیونکہ شیطان مردود کو بہکاتے دیر نہیں لگتی۔ اگر بالفرض ایسے گمراہ لوگوں کی کوئی بات آپ کے کانوں تک پہنچ جائے تو بھی ان کی باتوں کو نظر انداز کردیں کیونکہ ایسے لوگوں کی باتوں پر غور کرنا بھی ایمان کو کمزور کرنے کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو موجودہ اُبھرنے والے فتنوں سے محفوظ رکھے اور مسلمانوں کی جان و مال بالخصوص عقیدے و ایمان کی حفاظت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆ لیکن فقہاء کی یہ رائے (کہ ہر مرتد کی سزا قتل ہے) محل نظر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم (کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کردو) تو بے شک ثابت ہے مگر ہمارے نزدیک یہ کوئی حکم عام نہ تھا، بلکہ صرف انہی لوگوں کے ساتھ خاص تھا جن میں آپ کی بعثت ہوئی اور جن کیلئے قرآن مجید میں امیین یا مشرکین کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ (برہان، صفحہ ۱۴۰، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

☆ سورۂ نور میں زِنا کے عام مرتکبین کیلئے ایک متعین سزا ہمیشہ کیلئے مقرر کردی گئی۔ زانی مرد ہو یا عورت اس کا جرم اگر ثابت ہوجائے تو اس کی پاداش میں اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔ (میزان، صفحہ ۲۹۹، ۳۰۰، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ قطع ید کی یہ سزا (جزاء بما کسبا نکالا من اللہ) ہے۔ لہٰذا مجرم کو دوسروں کیلئے عبرت بنا دینے میں عمل اور پاداش عمل کی مناسبت جس طرح یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ (ایضاً صفحہ ۳۰۶، ۳۰۷)

☆ (الف) یہ بالکل قطعی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر شراب نوشی کے مجرموں کو پٹوایا تو شارع کی حیثیت سے نہیں بلکہ مسلمانوں کے حکمرانوں کی حیثیت سے پٹوایا اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے بھی ان کیلئے چالیس کوڑے اور اسی کوڑے کی یہ سزائیں اسی حیثیت سے مقرر کی ہیں۔ چنانچہ ہم پورے اطمینان کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی حد نہیں بلکہ محض تعزیر ہے جسے مسلمانوں کا نظم اجتماعی اگر چاہے تو برقرار رکھ سکتا ہے اور چاہے تو اپنے حالات کے لحاظ سے اس میں تغیر و تبدیل کرسکتا ہے۔
(برہان، صفحہ ۱۳۹، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

(ب) یہ (شراب نوشی پر اسی کوڑوں کی سزا) شریعت ہرگز نہیں ہوسکتی۔ (ایضاً صفحہ ۱۳۸)

☆ حدود کے جرائم ہوں یا ان کے علاوہ کسی جرم کی شہادت، ہمارے نزدیک یہ قاضی کی صوابدید پر ہے کہ وہ کس کی گواہی قبول کرتا ہے اور کسی کی گواہی قبول نہیں کرتا۔ اس میں عورت اور مرد کی تخصیص نہیں ہے۔ (ایضاً صفحہ ۲۷)

☆ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی (قرابت نافعہ) کے پیش نظر جزیرہ نمائے عرب کے مشرکین اور یہودی نصاریٰ کے بارے میں فرمایا: لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم (بخاری رقم: ۶۷۶۴) نہ مسلمان ان میں سے کسی کافر کے وارث ہوں گے اور نہ یہ کافر کسی مسلمان کے۔ یعنی اتمام حجت کے بعد جب یہ منکرین حق خدا اور مسلمانوں کے کھلے دشمن بن کر سامنے آگئے ہیں تو اس کے لازمی نتیجے کے طور پر قرابت کی منفعت بھی ان کے اور مسلمانوں کے درمیان ہمیشہ کیلئے ختم ہوگئی۔ چنانچہ یہ اب آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوسکتے۔ (میزان، صفحہ ۱۷۱، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

الہدیٰ انٹرنیشنل فرحت ہاشمی کے عقائد و نظریات

الہدیٰ انٹرنیشنل کا نام اب ہمارے ملک میں غیر معروف نہیں رہا۔ یہ ادارہ درسِ قرآن کے حلقوں کے ذریعے بڑے بڑے ہوٹلز شیرٹن اور میرٹ میں جلسے منعقد کرتا ہے۔ اس ادارے کی بانی ڈاکٹر فرحت ہاشمی ہے۔ فرحت ہاشمی کے تعارف کے بارے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ انگلینڈ سے علوم اسلامیہ میں پی ایچ ڈی کر کے آئی ہے۔

فرحت ہاشمی کے باطل عقائد و نظریات

الہدیٰ انٹرنیشنل کی نگراں ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے نظریات کا نچوڑ پیش خدمت ہے:۔

۱......اجماع اُمت سے ہٹ کر ایک نئی راہ اختیار کرنا۔

۲......غیر مسلم اور اسلام بیزار طاقتوں کے نظریات کی ہمنوائی۔

۳......تلبیس حق و باطل۔

٤......فقہی اختلافات کے ذریعے دین میں شکوک وشبہات پیدا کرنا۔

۵......آسان دین۔

٦......آداب و مستحبات کو نظر انداز کرنا۔

اب ان بنیادی نقاط کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) اجماع اُمت سے ہٹ کر نئی راہ اختیار کرنا﴾

☆ قضائے عمری سنت سے ثابت نہیں۔ صرف توبہ کر لی جائے قضا ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ تین طلاقوں کو ایک طلاق شمار کرنا۔

(۲) غیر مسلم' اسلام بیزار طاقتوں کے خیالات کی ہمنوائی﴾

☆ مولوی (علماء) مدارس اور عربی زبان سے دور رہیں۔

☆ علماء' دین کو مشکل بناتے ہیں۔ آپس میں لڑاتے ہیں۔ عوام کو فقہی بحثوں میں اُلجھاتے ہیں بلکہ ایک موقع پر تو کہا کہ اگر کسی مسئلے میں صحیح حدیث نہ ملے تو ضعیف حدیث لے لیں لیکن علماء کی بات نہ مانیں۔

☆ مدارس میں گرائمر، زبان سکھانے، فقہی نظریات پڑھانے میں بہت وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ قوم کو عربی زبان سیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کو قرآن صرف ترجمے سے پڑھا دیا جائے۔

(۳) تلبیس حق و باطل﴾

☆ تقلید کو شرک کہتی ہے۔

(٤) فقہی اختلافات کے ذریعے دین میں شکوک وشبہات پیدا کرنا﴾

☆ اپنا پیغام، مقصد اور متفق علیہ باتوں سے زیادہ دوسرے مدارس اور علماء پر طعن و تشنیع۔

☆ ایمان، روزہ، نماز، زکوۃ، حج کے بنیادی فرائض، سنتیں، مستحبات، مکروہات سکھانے سے زیادہ اختلافی مسائل میں اُلجھا دیا گیا۔ (پروپیگنڈہ ہے کہ ہم کسی تعصب کا شکار نہیں اور صحیح حدیث کو پھیلا رہے ہیں)۔

☆ نماز کے اختلافی مسائل رفع یدین، فاتحہ خلف الامام، ایک وِتر، عورتوں کو مسجد جانے کی ترغیب، عورتوں کی جماعت ان سب پر زور دیا جاتا ہے۔

☆ زکوۃ میں غلط مسائل بتائے جاتے ہیں خواتین کو تملیک کا کچھ علم نہیں۔

(۵) آسان دین﴾

☆ روزانہ یٰسین شریف پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔نوافل میں اصل صرف چاشت اور تہجد ہے۔اشراق اور اوّابین کی کوئی حیثیت نہیں۔

☆ دین آسان ہے۔بال کٹوانے کی کوئی ممانعت نہیں۔اُمہات المومنین میں سے ایک کے بال کٹے ہوئے تھے۔

☆ حدیث میں آتا ہے کہ آسانی پیدا کرو تنگی نہ کرو۔لہٰذا جس امام کی رائے آسان معلوم ہو وہ لے لیں۔

☆ دین کی تعلیم کے ساتھ پکنک پارٹی، اچھا لباس، زیورات کا شوق اور محبت۔

☆ خواتین دین کو پھیلانے کیلئے گھر سے ضرور نکلیں۔

(٦) آداب و مستحبات کی رعایت نہیں﴾

☆ خواتین ناپاکی کی حالت میں بھی قرآن چھو سکتی ہیں اور آیات بھی پڑھ سکتی ہیں۔قرآن نیچے ہو ہم اوپر کی طرف ہوں اس میں کوئی حرج نہیں۔

☆ قرآن کا ترجمہ پڑھا کر ہر معاملے میں خود اجتہاد کی ترغیب دینا۔

☆ قرآن وحدیث کے فہم کیلئے جو اکابر علمائے کرام نے علوم سیکھنے کی شرائط رکھی ہیں وہ بے کار، جاہلانہ باتیں ہیں۔

ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے سارے نظریات باطل ہیں وہ ان عقائد کے ذریعے عورتوں کو بہکا رہی ہے عورت چھپی ہوئی چیز کا نام ہے اس طرح عورت کی آواز بھی عورت ہے جبکہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی ٹی وی چینلوں پر سرے عام اپنی آواز پوری دنیا کے غیر محرم لوگوں کو سناتی ہے۔

ایک مرتبہ اس عورت نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) ان پڑھ کہا اور نذر و نیاز کو حرام قرار دیا FM 100 پر یہ باتیں ریکارڈ ہیں۔ فرحت ہاشمی درسِ قرآن کے ذریعے لوگوں میں فتنہ وفساد پیدا کرتی ہے تا کہ لوگ قرآن کو دیکھ کر اس کے قریب آئیں اور پھر اس کے جال میں پھنس جائیں۔

مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ وہ اس فتنے سے بچیں اس کے عقائد باطل ہیں نہ تین میں ہیں نہ تیرہ میں ہیں۔ اس عورت کے پیچھے کن لوگوں کا ہاتھ ہے جو اس عورت پر کروڑوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں اس کو ڈالر اور ریال پال رہے ہیں۔

فرقۂ معتزلہ

یہ فرقہ واصل بن عطا کی پیداوار ہے یہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شاگرد تھا ایک مسئلہ خاص میں سرعام استاد کی مخالفت کی۔ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اعتزل عنا یعنی ہم سے دور ہو جا۔ چنانچہ اس نے علیحدگی اختیار کر لی اور فرقہ معتزلہ کا وجود ہو گیا۔

واقعہ یہ تھا کہ ایک شخص حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ ایک جماعت ظاہر ہوئی ہے جو گناہِ کبیرہ کرنے والے کو کافر کہتی ہے اور ایک دوسری جماعت ہے جو مرتکب کبیرہ کی نجات کا دعویٰ کرتی ہے ان کا کہنا ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے معصیت مضر نہیں جیسے کفر کے ہوتے ہوئے اطاعت مفید نہیں۔ تو ہمیں کون سا عقیدہ رکھنا چاہئے؟ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ سوچنے لگے کہ اتنے میں واصل بن عطا بول پڑا کہ گناہِ کبیرہ کرنے والا نہ مومن ہے نہ کافر۔ پھر اُٹھا اور مسجد کے ایک ستون سے ٹیک لگا کر تقریر کرنے لگا کہ مرتکب کیلئے منزلۃ بین المنزلتین یعنی (ایمان وکفر کے درمیان ایک درجہ) ہے۔ اس نے کہا کہ مومن قابل تعریف ہے اور فاسق قابل تعریف نہیں لہٰذا وہ مومن نہیں اور چونکہ شہادتین کا اقرار کرتا ہے اور دوسرے نیک کام بھی کرتا ہے اس لئے وہ کافر نہیں ہے۔ لہٰذا مرتکب کبیرہ اگر بغیر توبہ کئے مرجائے تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس لئے کہ آخرت میں دو ہی قسم کے لوگ ہوں گے ایک جنتی دوسرے جہنمی۔ فرق اتنا ہے کہ اہل کبائر کا عذاب کفار سے ہلکا ہوگا۔

جب اس کی تقریر ختم ہوئی تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ قد اعتزل عنا واصل یعنی واصل ہم سے الگ ہو گیا اسی دن سے وہ اور اس کی جماعت معتزلہ کے نام سے مشہور ہوگئی۔

معتزلہ کو قدریہ بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ بندوں کے تمام افعال بندوں کی قدرت اور تخلیق سے ہوتے ہیں اور ان افعال میں قضا اور قدر کا کوئی دخل نہیں۔ اسی لئے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قدریہ کہلانے کے ہم سے زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جو افعال خیر وشر کو تقدیر الٰہی سے مانتے ہیں کیونکہ جس نے قدر کو ثابت مانا وہی قدریہ ہوگا ہم تو قدر کے منکر ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح قدر کا ثابت ماننے والوں کو قدریہ کہنا صحیح ہے اسی طرح اس کے منکرین کو قدریہ کہنا درست ہے کیونکہ انہوں نے قدر کا انکار کرنے میں بڑا مبالغہ کیا ہے۔ نیز حدیث رسول سے اسی کی تائید ہوتی ہے القدریة مجوس هٰذه الامة 'قدریہ اس امت کے مجوس ہیں' کیونکہ قدری اور مجوس دونوں اس عقیدے میں باہم شریک ہیں کہ خالق متعدد ہیں فرق اتنا ہے کہ مجوسی دو ہی خالق مانتے ہیں خالق خیر کو یزداں اور خالق شر کو اَبْرَ مَنْ کا نام دیتے ہیں اور قدریہ ہر بندے کو اس کے افعال کا خالق مانتے ہیں اور معتزلہ اس خاص عقیدے میں قدریہ کے شریک ہیں۔

اور ایک دوسری حدیث جو قدریہ کے بارے میں ہے کہ هم خصماء الله فی القدر یعنی قدری مسئلہ قدر میں اللہ کے دشمن ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو سارے امور، جملہ افعال خیر و شر کو اللہ کی جانب منسوب کرے اور تقدیر الٰہی سے جانے وہ اللہ کا دشمن نہیں ہو سکتا بلکہ قدر کے منکر ہی اللہ کے دشمن ہوں گے۔ کیونکہ ان کا گمان یہ ہے کہ بندہ ان افعال کے کرنے پر قادر ہے جو مشیتِ الٰہی کے خلاف ہیں۔ معتزلہ نے اپنا نام اصحاب عدل و توحید رکھا ہے۔ اس نام کا انتخاب انہوں نے اپنے مندرجہ ذیل عقائد کی وجہ سے کیا ہے:۔

☆ اللہ تعالیٰ پر بندوں کی بھلائی مطیع و فرمانبردار کو ثواب دینا واجب ہے اور اللہ اس امر میں کوتاہی نہیں کرتا جو اس پر واجب ہے اسی کا نام عدل ہے۔

☆ قدیم صرف اللہ کی ذات ہے صفات مثلاً سمع، بصر، کلام، ارادہ وغیرہ قدیم نہیں ہیں ورنہ تعدد قدما کا ماننا لازم آئے گا یعنی قدیم ہونا اللہ کی ذات کے ساتھ خاص ہے یہ وصف کسی اور ذات یا کسی صفت یہاں تک کہ اللہ کی صفات کیلئے بھی ثابت نہیں اور یہی توحید خالص ہے۔

☆ کلام اللہ مخلوق، حادث اور حروف و آواز سے مرکب ہے۔

☆ آخرت میں اللہ تعالیٰ کو نگاہوں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔

☆ اشیا میں حسن قبح عقل سے ثابت ہے اور عقل جسے خوب کہے اسے کرنا اور جسے ناخوب کہے اسے چھوڑنا ضروری ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ پر اپنے افعال میں حکمت و مصلحت کی رعایت، مطیع اور توبہ کرنے والے کو ثواب دینا اور مرتکب کبیرہ کو عذاب دینا واجب ہے۔

معتزلہ میں کل بیس فرقے ہیں اور ہر فرقہ دوسرے کو کافر کہتا ہے ہم الگ الگ ان کے نام و عقائد تحریر کرتے ہیں:۔

(۱) واصلیہ

یہ ابوحذیفہ واصل بن عطا (۸۰ھ۔۱۳۱ھ) کی جماعت ہے۔

واصلیہ کے عقائد

☆ صفات باری تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں۔

شہرستانی نے کہا ہے کہ اس جماعت نے فلاسفہ کی کتابوں کے مطالعہ سے متاثر ہو کر یہ مسئلہ نکالا اور تمام صفات باری تعالیٰ کو اس کی دو صفتوں علم اور قدرت میں سمیٹ دیا پھر یہ کہا کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفتیں ہیں۔ جبائی نے بھی یہی کہا ہے اور ابو ہاشم نے کہا ہے کہ یہ دونوں صفتیں حال ہیں۔

☆ بندوں کے افعال بندوں کی قدرت سے وجود میں آتے ہیں۔ افعال شر کی نسبت اللہ کی طرف ممنوع ہے۔

☆ منزلة بین المنزلتین یعنی ایمان اور کفر کے درمیان ایک درجہ کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ مرتکب کبیرہ نہ مومن ہے نہ کافر۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قاتلینِ عثمان میں سے ایک خطا کار ہے۔ حضرت عثمان نہ مومن ہیں نہ کافر۔ وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ ایسا ہی عقیدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قاتلینِ علی کے بارے میں رکھتے ہیں۔

مزید براں یہ کہتے ہیں کہ علی، طلحہ اور زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) واقعہ جنگِ جمل کے بعد اگر خچر کی دم جیسی حقیر چیز پر شہادت دیں تو قبول نہ کی جائے گی۔ جیسے لعان کرنے والے مرد و عورت کی شہادت قبول نہیں کی جاتی کیونکہ ان دونوں میں سے ایک بہر حال فاسق ہے۔

(۲) عمریّہ

یہ فرقہ عمرو بن عبید (۸۰ھ۔۱۴۴ھ) کی جانب منسوب ہے۔ عمرو راویانِ حدیث میں شمار کیا جاتا ہے اس کا زہد مشہور تھا۔ عقائد میں واصل بن عطا کا پیرو تھا بلکہ اس سے بھی کچھ بڑھا ہوا کہ اس نے عثمان و علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے مسئلے میں دونوں کو فاسق کہا ہے۔ دیگر عقائد واصلیہ کے مثل ہیں۔

(۳) ہُذیلیہ

ابوہذیل علاف حمدان (یا محمد) بن ہذیل (۱۳۵ھ - ۲۳۵ھ) کے ماننے والے ہیں یہ شخص معتزلہ کا پیشوا اور ان کے طریقے کا پرزور حامی تھا۔ عثمان بن خالد طویل تلمیذ واصل بن عطا سے مذہب اعتزال اخذ کیا۔ اس کے اقوال یہ ہیں:۔

☆ اللہ کے مقدورات فانی ومتناہی ہیں۔ یہی جہم بن صفوان کے مذہب سے قریب ہے۔ اس لحاظ سے کہ جہمیہ جنت ودوزخ کے فنا ہونے کے قائل ہیں۔

☆ جنتیوں اور جہنمیوں کی حرکتیں ضروری اور اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں۔ کیونکہ اگر خود ان کی مخلوق ہوں گی تو وہ مکلف ہوں گے حالانکہ مکلف ہونا آخرت کے اُمور سے نہیں ہے۔ لہٰذا اہل جنت اور اہل دوزخ کی حرکات منقطع ہوجائیں گی اور ایک ایسا جمود پیدا ہوگا جس میں اہل جنت کیلئے لذتیں اور اہل دوزخ کیلئے مصیبتیں جمع ہوں گی۔

☆ کوئی شے دائمی اور ابدی نہیں، ہر شے فانی ہے۔ حرکتیں غیر متناہی نہیں ہیں بلکہ متناہی ہیں ان کا انجام سکون ہے اور یہ کہ جو چیز حرکت میں لازم ہے وہ سکون میں لازم نہیں۔ اس لئے معتزلہ نے ابوہذیل کا نام جہنمی الآخرہ رکھا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ قدری الاولیٰ اور جہنمی الاخریٰ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ عالم ہے اور اس کا علم اس کی ذات ہی ہے۔ قادر ہے اور اس کی قدرت اس کی ذات ہی ہے، حی ہے اور اس کی حیات اس کی ذات ہی ہے۔ یہ عقیدہ اس نے فلاسفہ سے اخذ کیا ہے جن کا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہتوں سے واحد ہے۔ اس میں کثرت کو بالکل دخل نہیں یعنی صفاتِ الٰہی ذاتِ الٰہی کے سوا کچھ نہیں جو اس کے ساتھ قائم ہو۔ جتنی صفات اس کی ثابت ہیں وہ یا تو سلوب (سلب) ہیں یا لوازم (لازم)۔

(سلوب ان صفات کو کہتے ہیں جو بغیر سلب کے اللہ کی صفت نہ بن سکیں جیسے جسم، جوہر، عرض وغیرہ مثلاً اللہ تعالیٰ نہ جسم ہے نہ جوہر ہے نہ عرض ہے۔ اور لوازم سے مراد یہ ہے کہ واجب الوجود کا وجود عین ماہیت ہے اور اس کی وحدت حقیقی ہے) (مذاہب الاسلام، صفحہ ۱۱۵)

☆ اللہ تعالیٰ ایک ایسے ارادے کے ساتھ ارادہ فرمانے والا ہے جو حادث ہے مگر کسی محل میں نہیں۔ اس کا سب سے پہلا قائل یعنی علاف ہے۔

☆ اللہ کے بعض کلام کیلئے محل نہیں جیسے لفظ کُن۔ اور بعض کیلئے محل ہے جیسے امر، نہی، خبر وغیرہ۔ کیونکہ اشیاء کا وجود کلمہ کُن کے بعد ہوا تو لفظ کُن سے پہلے محل متصور نہیں۔

☆ اللہ کے ارادہ اور مراد میں مغایرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کسی شے کی تخلیق کا ارادہ کرنا اور ہے اور شے کی تخلیق اور۔ بلکہ تخلیق ان کے نزدیک ایسا قول ہے جس کیلئے محل نہیں ہے یعنی لفظ کُن۔

☆ غائب پر تواتر سے حجت قائم نہیں ہوتی جب تک کہ بیس ایسے افراد خبر دینے والے نہ ہوں جن میں ایک یا زیادہ اہل جنت سے ہوں۔

☆ زمین اولیاء اللہ سے خالی نہیں۔ وہ معصوم ہیں نہ جھوٹ بولتے ہیں نہ معاصی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تو حجت انہیں کا قول ہے وہ تواتر نہیں جو اسے منکشف کرنے والا ہے۔ علاف نے ۲۳۵ھ میں وفات پائی۔ ابو یعقوب سحام اس کے اصحاب میں سے ہے۔

(٤) نظّامیہ

یہ ابراہیم بن سیار نظام (م ۲۳۱ھ) کی جماعت ہے وہ شیاطین القدریہ سے تھا فلاسفہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کا کلام معتزلہ کے کلام سے ملا دیا۔

نظامیہ کے عقائد

☆ اللہ دنیا میں بندوں کیلئے ایسے افعال پر قادر نہیں جن میں بندوں کیلئے بھلائی نہیں۔

☆ آخرت میں اہل جنت ودوزخ کے واسطے ثواب وعذاب میں کمی بیشی کرنا اللہ کی قدرت میں نہیں۔

☆ اس کے نزدیک برائیوں سے اللہ کی سب سے بڑی تنزیہ یہی ہے کہ اس کو ان کی تخلیق پر قادر نہ مانا جائے اس عقیدہ میں وہ ایسا ہی ہے کہ کہا جائے 'ھرب من المطر وقام تحت المیزاب' بارش سے بھاگ کر پرنالہ کے نیچے کھڑا ہو گیا۔

☆ اللہ کا ارادہ اپنے کاموں کیلئے یہ ہے کہ وہ ان کو اپنے علم کے موافق پیدا کرتا ہے اور بندوں کے افعال کیلئے ارادہ یہ ہے کہ وہ ان کے کاموں کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔

☆ انسان صرف روح کا نام ہے اور بدن ایک آلہ ہے۔ نظّام نے یہ عقیدہ فلاسفہ سے اخذ کیا ہے مگر یہ کہ وہ فلاسفہ طبیعیین کی طرف مائل ہے تو اس نے کہا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو بدن میں اسطرح سرایت کئے ہوئے ہے جیسے گلاب کا پانی گلاب میں، تیل تل میں اور گھی دودھ میں سرایت کئے ہوئے ہے۔

☆ اعراض جیسے رنگ، مزہ، بو وغیرہ جسم میں جیسا کہ ہشام بن حکم کا مذہب ہے تو کبھی یہ کہتا ہے کہ اعراض جسم میں ہیں اور کبھی کہتا ہے کہ جسم اعراض ہیں یعنی جسم طاہر، اعراض انسان سے مرکب ہے۔

☆ جوہر، اعراض مجتمعہ سے مرکب ہے۔

☆ تمام ماہیت میں علم جہل مرکب کے مثل اور ایمان کفر کے مثل ہے۔ یہ قول اس نے فلاسفہ سے لیا ہے کہ قوتِ عاقلہ میں کسی شے کے مفہوم کے حاصل ہونے کا نام علم وجہل ہے کہ یہی مفہوم انکشاف وادراک کا موجب ہوتا ہے یہاں تک تو دونوں شریک ہیں پھر علم وجہل میں فرق ایک امر خارجی کی وجہ سے ہے کہ علم وجہل میں وہ مفہوم جسے موجود ذہنی اور صورت بھی کہتے ہیں اپنی اصل کے مطابق ہوتا ہے اور جہل میں مطابقت نہیں ہوتی۔

☆ اللہ نے جملہ مخلوقات یعنی معدنیات، نباتات، حیوان وانسان وغیرہ کو یک بارگی اسی حالت پر پیدا کیا جس پر وہ اس وقت موجود ہیں۔ان میں تقدیم وتاخیر نہیں کہ آدم علیہ السلام اپنی اولاد سے پہلے پیدا کئے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض میں پوشیدہ رکھا تقدیم وتاخیر فقط پوشیدہ ہونے اور ظاہر ہونے کے اعتبار سے ہے یہ قول بھی فلسفیوں کی تقلید میں ہے۔

☆ قرآن کا اعجاز فقط اس اعتبار سے ہے کہ اس میں غیب کی خبریں ہیں یعنی گزشتہ اور آئندہ کی باتیں بتائی گئی ہیں۔ نظمِ قرآن معجزہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل عرب کو قرآن کا جواب لانے سے عاجز کردیا ورنہ ممکن تھا کہ وہ قرآن کا مثل بلکہ اس سے عمدہ کلام پیش کردیں۔

☆ متواتر کو محتمل کذب جانتا، اجماع اور قیاس کے حجت ہونے کا منکر تھا۔

☆ طفرہ کا قائل تھا (طفرہ کا لغوی معنی کودنا ہے اور اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ متحرک کسی مسافت کو اس طرح طے کرے کہ اس کے صرف بعض اجزا کے محاذی ہو بعض دیگر کے محاذی نہ ہو)۔

نظام کہتا ہے کہ جسم اجزائے غیر متناہیہ موجود بالفعل سے مرکب ہے تو اس پر اعتراض کیا گیا کہ اس قول سے لازم آتا ہے کہ کسی مسافت متناہی کو زمان متناہی میں طے کرنا محال ہے کیونکہ جب جسم اجزائے غیر متناہیہ سے مرکب ہے تو اس کو غیر متناہی زمانے ہی میں طے کیا جاسکتا ہے تو اس کے جواب میں اس نے کہا کہ متحرک طفرہ کرتا ہے۔

وہ تشیع کی طرف بھی مائل تھا اس کا قول ہے کہ امام کیلئے نص واجب ہے اور نبی کی طرف سے حضرت علی کے حق میں نص ثابت تھا مگر حضرت عمر نے اسے چھپالیا۔

☆ نصاب سے کم مال کی چوری سے آدمی فاسق نہیں ہوتا مثلاً ۱۹۹ دِرہم یا چار اونٹ چرائے تو فاسق نہ ہوگا۔ اسی طرح غصب اور ظلم کے طور پر دوسرے کا نصاب سے کم مال لے لیا تو بھی فاسق نہیں ہوگا۔

(۵) اسواریہ

(ابوعلی عمر بن قائد) اسواری کے متبع ہیں۔ان کے عقائد بعینہٖ نظامیہ کے عقائد ہیں۔مزید براں یہ کہ اللہ نے جس امر کے عدم کی خبر دی ہے یا جس کے عدم کو جانتا ہے اس کے کرنے پر قادر نہیں اور انسان اس پر قادر ہے اس لئے کہ بندے کی قدرت کسی چیز کے وجود اور عدم دونوں کی صلاحیت رکھتی ہے۔ بندہ جب ایک پر قادر ہوگا تو اس کی ضد پر بھی قادر ہوگا اور علمِ الٰہی یا خبر الٰہی کا کسی چیز کے وجود یا عدم سے متعلق ہونا اس کی ضد کے بندے کی قدرت میں ہونے سے مانع نہیں ہے۔

(٦) اسکافیہ

ابو جعفر (محمد بن عبداللہ) اسکاف (م ۱۴۰ھ) کے پیرو ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ ظلم جو عاقلوں سے صادر ہو اس کی تخلیق پر اللہ کو قدرت نہیں اور وہ ظلم جو بچوں اور پاگلوں سے سرزد ہو اس کی تخلیق پر اللہ قادر ہے۔

(۷) جعفریہ

جعفر بن جعد بن مبشر بن حرب جعفر بن ہمدانی (۱۷۷ھ۔۲۳٦ھ) کے متبع ہیں۔ ان کے عقائد اسکافیہ کے مثل ہیں۔ مزید براں ابن مبشر کی متابعت میں یہ بھی کہتے ہیں کہ اس امت کے فساق میں ایسے لوگ بھی ہیں جو زنادقہ اور مجوس سے بھی بدتر ہیں۔شراب نوشی کی حد پر امت کا اجماع خطا ہے اس لئے کہ حد میں صرف نص کا اعتبار ہے اجماع کا نہیں اور ایک حبہ کا چور بھی فاسق ہے اس کا ایمان جاتا رہتا ہے۔

(۸) بشریہ

بشر بن معتمر (م ۲۱۰ھ) کے پیرو ہیں یہ افاضل علمائے معتزلہ سے تھا یہی تولید کے قول کا موجد ہے ان کے عقائد مندرجہ ذیل ہیں:

☆ جسم میں اعراض رنگ، مزہ اور بو وغیرہ سمع و بصر کے ادراک کی طرح جائز ہے کہ بطور تولد غیر کے فعل سے حاصل ہوں جس طرح ان اعراض کے اسباب غیر کے فعل سے واقع ہوتے ہیں۔

☆ قدرت واستطاعت، آفات سے جسم واعضا کی سلامتی کا نام ہے۔

☆ اللہ تعالٰی تعذیبِ اطفال پر قادر ہے لیکن اگر انہیں عذاب دے تو ظالم ہوگا مگر اللہ کے حق میں ایسا اعتقاد دُرست نہیں ہے اس لئے یہ ماننا ضروری ہے کہ اگر وہ کسی بچے کو عذاب دے تو بچہ عاقل و بالغ ہو کر عذاب کا مستحق ہوگا حالانکہ اس میں تعارض ہے اس لئے کہ اس کا ماحصل یہ نکلتا ہے کہ اللہ ظلم پر قادر ہے لیکن جب ظلم کرے گا تو عادل ہوگا۔

(۹) مُزداریه

یہ جماعت ابو موسیٰ بن صبیح مزدار کی پیروی کرتی ہے۔ مزدار اس کا لقب تھا۔ (لفظ مزدار 'از دیار' مصدر سے اسم فاعل یا اسم مفعول ہے اس کا مجرد 'زیارۃ' آتا ہے۔ مزدار کا معنی زیارت کرنے والا یا وہ جس کی زیارت کی جائے) اس نے بشر سے علم حاصل کیا اور زہد کی وجہ سے راہب المعتزلہ کہلایا۔ اس کے عقائد یہ ہیں:۔

☆ اللہ تعالیٰ جھوٹ اور ظلم پر قادر ہے۔ اگر ایسا کرے گا ظالم اور کاذب معبود قرار پائے گا۔ (تعالیٰ عنہ علواً کبیراً)

☆ وہ فاعلوں سے ایک فعل کا صدور بطور تولید ممکن ہے نہ بطور مباشرت۔

☆ انسان قرآن کے مثل لانے پر قادر ہے بلکہ فصاحت وبلاغت میں اس سے عمدہ لا سکتا ہے (جیسا کہ نظام نے کہا ہے)

☆ وہ قرآن کو مخلوق ماننے پر مصر تھا اور قدیم ماننے والوں کو کافر کہتا تھا۔

☆ جو شخص سلطان سے میل جول رکھے وہ کافر ہے نہ وہ کسی مسلمان کا وارث ہوگا نہ کوئی مسلمان اس کا وارث ہوگا۔

☆ یوں ہی وہ شخص بھی کافر ہے جو افعال کو مخلوق الٰہی جانے اور بلا کیف رویت باری کا اعتقاد رکھے۔

(۱۰) ھشامیہ

ہشام بن عمر فوطی کے متبع ہیں۔ یہ شخص مسئلہ قدر میں تمام معتزلہ سے زیادہ متشدد تھا۔ اس کے عقائد یہ ہیں:۔

☆ اللہ تعالیٰ کو وکیل کہنا دُرست نہیں اس لئے کہ اسے وکیل کہنے کا مطلب یہ ہوگا کہ کسی مؤکل نے اسے وکیل بنایا ہے۔ حالانکہ ربّ تعالیٰ کیلئے اسم 'وکیل' خود قرآن میں موجود ہے۔ انہیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے 'وکیل' بہ معنی حفیظ (نگہبان) ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ما انت علیھم بوکیل تو ان کا نگہبان نہیں۔

☆ 'یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے دِلوں کے درمیان اُلفت پیدا کردی' ان کا یہ قول بھی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے منافی ہے قرآن میں ہے ما الفت بین قلوبھم و لٰکن اللہ الف بینھم یعنی 'تو نے ان کے قلوب کے درمیان الفت نہیں پیدا کی بلکہ اللہ نے پیدا کی'۔

☆ اعراض اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے پر دلالت نہیں کرتے اور نہ مدعی رسالت کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان اُمور پر صرف اجسام دلالت کرتے ہیں۔ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ سمندر کا پھٹ جانا، عصا کا سانپ بن جانا اور مُردوں کو زندہ کردینا ان کی رسالت کی دلیل نہیں جن کے ہاتھوں سے ان کا ظہور رہوا۔

☆ قرآن میں حلال وحرام کا ذکر نہیں۔

☆ امامت' اختلاف کی صورت میں منعقد نہیں ہوتی۔ بلکہ امامت کیلئے سب کا اتفاق ضروری ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس قول سے ان کا مقصود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کے بارے میں طعن کرنا ہے۔ کیونکہ ان کی بیعت میں تمام صحابہ کا اتفاق نہیں ہوا اس لئے کہ ان کے خلاف ہر جانب ایک جماعت موجود تھی۔

☆ جنت اور جہنم ابھی پیدا نہیں کئے گئے۔ اس لئے کہ ابھی ان کے وجود سے کوئی فائدہ نہیں۔

☆ جس نے نماز کو اس کی شرطوں کے ساتھ شروع کیا اور آخر میں فاسد کردیا تو اوّل نماز بھی اس کی گناہ اور ناجائز ہوئی (حالانکہ یہ قول اجماع کے خلاف ہے)۔

(۱۱) صالحیہ

صالح کی پیرو ہیں۔ان کا مذہب یہ ہے:۔

☆ مردوں کے ساتھ علم،قدرت،ارادہ،سمع اور بصر کا قیام ممکن ہے۔اس سے لازم آتا ہے کہ ممکن ہے کہ انسان ان صفات سے متصف ہونے کے باوجود بھی مردہ ہو۔اور ممکن ہے کہ باری تعالیٰ حی نہ ہو۔

☆ جوہر تمام اعراض سے خالی ہوسکتا ہے۔

(۱۲) حابطیہ

احمد بن حابط کی جماعت ہے۔احمد' نظام کے اصحاب میں سے تھا۔ان کے عقائد یہ ہیں:۔

☆ عالم کیلئے دو خدا ہیں ایک قدیم دوسرا حادث اور وہ مسیح ہیں۔مسیح دوسرے معبود ہیں جو آخرت میں لوگوں کا حساب کرینگے۔ اللہ تعالیٰ کا قول وجاء ربك والملك صفا صفا میں ربک سے وہی (مسیح) مراد ہے۔وہی ہیں جو ابر کے سائبانوں میں آئیں گے اور وہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے مراد ہیں: ان الله تعالیٰ خلق آدم علیٰ صورته 'بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا' اور اس ارشاد سے وہی مراد ہیں: یضع الجبار قدمه فی النار 'جبار اپنا قدم دوزخ میں رکھے گا'۔

☆ مسیح کو مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے اجسام کو پیدا کیا اور ان کی تخلیق فرمائی۔آمدی نے کہا یہ سب کافر ومشرک ہیں۔

(۱۳) حَدبیه

(شہرستانی نے الملل والنحل میں حدثیہ لکھا ہے) یہ فضل حدبی (حدثی) کی جماعت ہے۔ان کے عقائد حابطیہ کے عقائد کے مثل ہیں مگر یہ کہ انہوں نے تناسخ کا اضافہ کیا۔ نیز یہ کہا کہ حیوانات سب مکلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے جہاں کے علاوہ دوسرے جہاں میں اوّلاً حیوانات کو عاقل و بالغ پیدا کیا۔ ان میں اپنی معرفت رکھی، علم دیا اور انہیں بہت سی نعمتیں عطا کیں۔ پھران کی آزمائش کیلئے اپنے نعمتوں کے شکریے کا حکم دیا تو بعض نے اطاعت کی اور بعض نے نافرمانی کی۔ جس نے اطاعت کی اسے تو جنت میں برقرار رکھا اور جس نے نافرمانی کی اسے جنت سے نکال کر جہنم میں ڈال دیا اور بعض ایسے تھے کہ انہوں نے بعض احکامِ الٰہی کی تعمیل کی اور بعض میں نافرمانی تو اللہ نے ان کو اس جہان میں بھیج دیا اور جسموں کا کثیف لباس پہنا کر انسان یا دیگر حیوانات کی مختلف صورتیں عطا کر دیں۔ اور انہیں ان کے گناہوں کے مطابق خوشی اور غم، آرام اور تکلیف میں مبتلا کیا۔ جس کے گناہ کم اور اطاعت زیادہ تھی اسے اچھی صورت عطا کی اور مصیبت تھوڑی دی۔ اور جس کا معاملہ برعکس تھا اس کی سزا اور جزا بھی برعکس ہوئی اور جب تک حیوان اپنے گناہوں سے پورے طور سبکدوش نہیں ہو جاتا صورتیں بدل بدل کر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ یہ بعینہٖ تناسخ کا عقیدہ ہے۔

(۱٤) معمریه

یہ معمر ابن عباس سلمی (م۲۱۵ھ) کی جماعت ہے۔ان کے عقائد یہ ہیں:۔

☆ اللہ نے اجسام کے علاوہ کچھ نہیں پیدا کیا۔ رہے اعراض تو یہ جسموں کی پیداوار ہیں تو طبعاً پیدا ہوئے یا اختیار سے۔ طبعاً جیسے آگ سے سوزش (جلانے کی صفت) اور سورج سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور اختیار سے جیسے حیوان سے رنگ۔ حیرت کی بات ہے کہ معمر کے نزدیک اجسام کا پیدا ہونا اور فنا ہونا یہ سب اعراض سے ہیں پھر بھی کہتا ہے کہ اعراض جسموں کی پیداوار ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کو قدیم نہیں کہا جائے گا۔ اس لئے کہ لفظ قدیم تقدیم زمانی پر دلالت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ زمانی نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات زمانہ کی قید سے بری ہے۔

☆ اللہ کو اپنی ذات کا علم نہیں ورنہ عالم اور معلوم کا اتحاد لازم آئے گا اور یہ محال ہے۔

☆ انسان کا فعل سوائے ارادہ کے کچھ نہیں خواہ بطور تاثیر ہو یا بطور تولید۔ یہ قول حقیقتِ انسان سے متعلق فلاسفہ کے مذہب پر مبنی ہے۔

(۱۵) ثُمامیہ

یہ ثمامہ بن اشرس نمیری (م ۲۱۳ھ) کے متبعین ہیں۔ ان کے عقائد یہ ہیں:۔

☆ افعال بغیر فاعل کے متولد ہوتے ہیں کیونکہ افعال کی نسبت کسی سبب (فاعل) کی طرف ممکن نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ فعل کی نسبت میت کی طرف کی جائے۔ اس صورت میں کہ کسی نے کسی کی طرف تیر چلایا اور تیر پہنچنے سے پہلے ہی وہ (جس نے تیر چلایا تھا) مر گیا۔

اور انسانی افعال کی نسبت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف بھی نہیں کر سکتے ورنہ لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ سے قبیح کا صدور ہو۔

☆ معرفتِ الٰہی فکر ونظر سے پیدا ہوتی ہے اور یہ معرفت قبل ورودِ شرع بھی واجب ہے۔

☆ یہود ونصاریٰ، مجوس اور زنادقہ یہ سب بہائم کی طرح آخرت میں مٹی ہو جائیں گے۔ نہ جنت میں جائیں گے نہ جہنم میں۔ اطفال کے بارے میں بھی وہ یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔

☆ استطاعت سلامتی اعضاء کا نام ہے اور یہ فعل سے پہلے ہوتی ہے۔

☆ سارے علوم بدیہی ہیں۔

☆ سوائے ارادہ کے انسان کا کوئی فعل نہیں۔ ارادہ کے علاوہ ہر فعل بغیر محدث کے حادث ہے۔

☆ عالمٗ اللہ کا فعل ہے جو اس سے طبعاً صادر ہے۔ شاید اس سے ان کا مقصد وہ ہے جس کے قائل فلاسفہ ہیں کہ عالم واجب تعالیٰ سے ایجاب واضطرار کے طور پر وجود میں آیا ہے۔ اس قول پر لازم آتا ہے کہ عالم قدیم ہو۔ ثمامہ عہد مامون میں تھا اس کے دربار میں اس کی عزت تھی۔

(۱٦) خیّاطیّہ

ابوالحسین بن ابوعمرو خیاط کے پیرو ہیں۔ان کے عقائد یہ ہیں:۔

☆ یہ قدریہ کی طرح اس بات کے قائل ہیں کہ بندے خود اپنے افعال کے خالق ہیں۔

☆ معدوم شے ہے یعنی حالتِ عدم میں ثابت ومتقرر ہے خواہ جوہر ہوکر یا عرض ہوکر یعنی ذوات معدومہ ثابتہ، حالتِ عدم میں اجناس کی صفات کے ساتھ متصف ہیں۔

☆ ارادۂ الٰہی کا معنی اللہ کا قادر ہونا ہے بغیر اس کے کہ وہ جبراً کرے یا ناگواری سے۔

☆ جو خدا کے اپنے افعال ہیں ان سے متعلق ارادۂ الٰہی کا معنی یہ ہے کہ اللہ ان افعال کا خالق ہے اور بندوں کے افعال سے متعلق ارادۂ الٰہی کا معنی یہ ہے کہ وہ ان افعال کا حکم دینے والا ہے۔

☆ اللہ کے سمیع وبصیر ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ سمع وبصر کے متعلقات یعنی مسموعات ومبصرات کا عالم ہے۔

☆ خدا اپنی ذات کو یا کسی غیر کو دیکھتا ہے، اس کا بھی یہی معنی ہے کہ وہ انہیں جانتا ہے۔

(۱۷) جاحظیہ

عمر بن جاحظ (۱٦۳ھ-۲۵۵ھ) کے متبعین ہیں۔

جاحظ، معتصم اور متوکل کے زمانہ میں بڑا فصیح وبلیغ شخص تھا۔ فلاسفہ کی کتابوں کا خوب مطالعہ کیا اور ان کے بہت سے اقوال کو بلیغ عبارتوں کے ساتھ لطیف پیرایہ میں رائج کیا۔ جاحظیہ کے عقائد یہ ہیں:۔

☆ سارے علوم بدیہی ہیں۔

☆ اپنے فعل سے متعلق ارادۂ انسانی کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے فعل کو جانتا ہے اور اس سے سہو کی حالت میں نہیں ہے اور دوسروں کے فعل سے متعلق ارادۂ انسانی کا معنی یہ ہے کہ وہ اس فعل کو چاہتا ہے۔

☆ اجسام مختلف طبیعتوں والے ہیں، ان کیلئے مخصوص آثار ہیں جیسا کہ فلاسفہ طبیعین کا مذہب ہے۔

☆ جوہر کا معدوم ہونا محال ہے البتہ اعراض بدلتے رہتے ہیں اور جواہر اپنی حالت پر باقی رہتے ہیں جیسے ہیولیٰ کے بارے میں کہا گیا ہے۔

☆ جہنم، جہنمیوں کو اپنی طرف کھینچ لے گا، اللہ تعالیٰ کسی کو اس میں داخل نہیں کرے گا۔

☆ اپنے افعال خیر وشر کا خالق خود بندہ ہے۔

☆ قرآن منزّل اجسام کے قبیل سے ہے، ہوسکتا ہے کہ کبھی مرد ہوجائے کبھی عورت۔

(۱۸) کعبیہ

ابوالقاسم (عبداللہ بن احمد بن محمود بلخی) کعبی (م ۳۱۹ھ) کے پیرو ہیں۔ کعبی معتزلہ بغداد سے خیاط کا شاگرد تھا۔ انکے عقائد یہ ہیں:

☆ اللہ کا فعل بغیر ارادے کے واقع ہوتا ہے تو جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ اپنے افعال کا ارادہ کرنے والا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان کا خالق ہے اور جب یوں کہتے ہیں کہ وہ افعالِ غیر کا ارادہ کرنے والا ہے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ ان کا حکم دینے والا ہے۔

☆ نہ وہ اپنی ذات کو دیکھتا ہے اور نہ غیر کو (اس کے دیکھنے کا معنیٰ 'جاننا' ہے) جیسا کہ خیاطیہ کا مذہب ہے۔

(۱۹) جبّائیہ

ابو علی محمد بن عبدالوہاب جبائی کے متبعین ہیں۔ جبائی (۲۳۵ھ۔۳۰۳ھ) معتزلہ بصرہ سے تھا۔ جبائیہ کے عقائد یہ ہیں:

☆ اللہ تعالیٰ کا ارادہ حادث ہے مگر کسی محل میں نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اسی ارادہ کیساتھ ارادہ کرنے والا ہے اور وہ اس کا وصف ہے اور جب اللہ تعالیٰ فنائے عالم کا ارادہ فرمائے گا عالم ایسے فنا کے ساتھ فنا ہوگا جو کسی محل میں نہ ہوگا۔

☆ اللہ تعالیٰ ایسے کلام کے ساتھ متکلم ہے جسے وہ کسی جسم میں پیدا کر دیتا ہے، وہ کلام اصوات و حروف سے مرکب ہوتا ہے اور اس کلام کے ساتھ متکلم وہی رب ہے جس نے وہ کلام پیدا کیا، نہ کہ وہ جسم جس میں اس کلام کا قیام و حلول ہے۔

☆ آخرت میں اللہ کی رویت نہ ہوگی۔

☆ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔

☆ مرتکبِ کبیرہ نہ مومن ہے نہ کافر۔ مرتکب کبیرہ اگر بغیر توبہ کئے مرجائے تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

☆ اولیاء کیلئے کرامتیں ثابت نہیں ہیں۔

☆ اللہ پر واجب ہے کہ مکلّف پر لطف فرمائے اور جو چیز اس کے حق میں اصلح ہو اس کی رعایت کرے۔

عقائدِ مذکورہ میں ابو علی، ابو ہاشم کے موافق ہے۔ پھر ذیل کے عقیدہ میں اس سے الگ ہوگیا:

☆ اللہ تعالیٰ کو عالم لذاتہ مانتا ہے مگر وہ اس کیلئے علم نام کی کوئی صفت یا عالمیت کی موجب کوئی حالت تسلیم نہیں کرتا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سمیع و بصیر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ حی ہے اس میں کوئی آفت یا نقص نہیں۔

☆ ممکن ہے کہ وہ کسی کو اس طور سے الم پہنچائے کہ اس کا عوض دے دے۔

(۲۰) بھشمیّہ

ابو الہاشم عبدالسلام بن ابوعلی جبائی (۲۴۷ھ ۔ ۳۲۱ھ) کی جماعت ہے۔ ابو ہاشم چند عقائد میں اپنے باپ ابوعلی سے منفرد تھا جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆ بغیر گناہ کے استحقاقِ ذم وعذاب ممکن ہے باوجودیکہ یہ عقیدہ اجماع اور حکمت کے خلاف ہے۔

☆ کسی گناہِ کبیرہ سے توبہ صحیح نہیں ہوتی جب کسی گناہ غیر کبیرہ پر براجانتے ہوئے بھی مصر ہو۔ اس قول سے یہ لازم آتا ہے کہ کسی ادنیٰ گناہ پر مصر رہتے ہوئے اگر کوئی کافر اسلام لائے تو اس کا اسلام لانا صحیح نہ ہو۔

☆ جس آدمی کو فعل قبیح کرنے پر قدرت باقی نہ رہے اور پھر اس سے توبہ کرے تو اس کی توبہ صحیح نہیں ہوتی مثلاً دروغ گو گونگا ہوجائے پھر اپنے جھوٹ سے توبہ کرے تو اس کی توبہ صحیح نہیں اسی طرح زانی کی توبہ ضعیف وعاجز ہوجانے کے بعد صحیح نہیں۔

☆ ایک عالم دو معلوم سے بالتفصیل متعلق نہیں ہوتا۔

☆ اللہ کیلئے ایسے احوال ہیں جو نہ معلوم ہیں نہ مجہول۔ نہ حادث نہ قدیم۔

شیعہ فرقے کے عقائد و نظریات

شیعہ مذہب میں کئی فرقے ہیں انہیں رافضی بھی کہا جاتا ہے یہ اپنے آپ کو محبانِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محبانِ اہل بیت بھی کہتے ہیں۔
شیعہ کے تمام فرقے خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت کو نہ ماننے پر متفق ہیں۔
یہی نہیں بلکہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کھلے عام گالیاں دیتے ہیں اس کے علاوہ ان کی مستند کتب میں بھی کئی کفریہ کلمات موجود ہیں۔

ہم آپ کے سامنے ان کے کفریہ کلمات کی فہرست انہی کی مستند کتب سے پیش کرتے ہیں:۔

عقیدہ......اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بھی بولتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ اصول کافی جلد ا صفحہ ۳۲۸ یعقوب کلینی)

عقیدہ......موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے۔ (بحوالہ حیات القلوب، جلد ۳ صفحہ ۱۰۔ مصنف مرزا بشارت حسین)

عقیدہ......جمع قرآن جو بعد از رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا گیا اصولاً غلط ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ ہزار تمہاری دس ہماری، صفحہ ۵۶۰ عبدالکریم مشتاق کراچی)

عقیدہ......امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آئیں گے تو اصلی قرآن لے کر آئیں گے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ احسن المقال جلد ۲ صفحہ ۳۳۶ صفدر حسین نجفی)

عقیدہ......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالتِ حیض میں جماع کرتے تھے۔ (بحوالہ تحفۂ حنفیہ صفحہ ۲۷ غلام حسین نجفی جامع المنتظر)

عقیدہ......تمام پیغمبر زندہ ہو کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماتحت ہو کر جہاد کرینگے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ تفسیر عیاشی جلد اوّل صفحہ ۱۸۱)

عقیدہ......حضرت یونس علیہ السلام نے ولایتِ علی کو قبول نہ کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ حیات القلوب جلد اول صفحہ ۴۵۹۔ مصنف ملا باقر مجلسی مطبوعہ تہران)

عقیدہ......مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالا تر ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۲۔ ملا مجلسی مطبوعہ تہران)

عقیدہ......بارہ امام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ بقیہ تمام انبیاء کے استاد ہیں۔ (بحوالہ مجموعہ مجالس، ص ۲۹۔ صفدر رڈوگر اسر گودھا)

عقیدہ......حضرت ابوبکر وعمر وعثمان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت ترک کردینے کی وجہ سے مرتد ہوگئے۔ (معاذ اللہ)
(بحوالہ اصول کافی جلد اوّل صفحہ ۴۲۰ حدیث ۴۳۔ مطبوعہ تہران طبع جدید)

عقیدہ......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے بے حیا اور بے غیرت تھے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ نور الایمان صفحہ ۷۵۔ امامیہ کتب خانہ لاہور)

عقیدہ......حضرت ابوبکر وعمر وعثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ حقیقت فقہ حنفیہ صفحہ ۷۲۔ غلام حسین نجفی)

عقیدہ......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تین صحابہ کے علاوہ باقی سب مرتد ہوگئے۔ (بحوالہ روزۂ کافی ج ۸ ص ۲۴۵ حدیث ۳۴۱)

عقیدہ......حضرت عباس اور حضرت عقیل ذلیل النفس اور کمزور ایمان والے تھے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۱۸)

عقیدہ......معاویہ کی ماں کے چار یار تھے اس لئے سنی چار یار کا نعرہ لگاتے ہیں۔ (خصائص معاویہ صفحہ ۴۴۔ مصنف غلام حسین نجفی لاہور)

عقیدہ......عائشہ طلحہ وزبیر واجب القتل تھے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب بعاوب بنوامیہ ومعاویہ، صفحہ ۴۷۔ مصنف غلام حسینی نجفی)

عقیدہ......حضرت عائشہ کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ (معاذ اللہ) (شریعت وشیعیت، صفحہ ۴۵)

عقیدہ...... ہمارے مذہب کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے کہ ہمارے امام اس مقام و مرتبہ کے مالک ہیں جس تک کوئی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل نہیں پہنچ سکتا۔ (الحکومۃ الاسلامیہ، صفحہ ۵۲)

عقیدہ......جب امام مہدی ظاہر ہونگے تو خدا فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد کریگا اور سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونگے اور آپ کے بعد دوسرے نمبر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت کرینگے۔ (حق الیقین ص ۱۳۹ مطبوعہ ایران)

عقیدہ...... امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قرآن سے بہت ہی آیات گرادی گئیں مگر جو زیادہ کیا گیا ہے وہ کہیں کہیں حرف بڑھا دیا گیا۔ (تفسیر صافی، صفحہ ۱۱)

عقیدہ......ملا باقر مجلسی لکھتا ہے وہ دونوں (ابوبکر وعمر) اس دنیا سے چلے گئے اور توبہ نہ کی اور نہ اسکو یاد کیا جو انہوں نے امیر المؤمنین (حضرت علی) کے ساتھ کیا۔ ان پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ (فروغ کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۵ مطبوعہ لکھنو)

عقیدہ......شیعہ کے امام خمینی لکھتے ہیں عمر کافر و زندیق تھا۔ مزید لکھتے ہیں کہ عثمان غارت گر تھا اس کے دورِ خلافت میں فحاشی کا سلسلہ شروع ہوا۔ (کشف الاسرار، صفحہ ۱۰۷)

عقیدہ......محمد بن یعقوب کلینی امام باقر کے نام سے یہ عقیدہ لکھتے ہیں کہ شیعہ کے سوا سب لوگ حرام زادے ہیں۔ (فروغ کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ لکھنو)

عقیدہ......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہر و باطن میں تضاد تھا۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ تفسیر عیاشی جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ از محمد بن مسعود عیاشی)

عقیدہ......اللہ تعالیٰ نے پیغامِ رسالت دے کر جبرائیل کو بھیجا کہ علی کو پیغام رسالت دو لیکن جبرائیل بھول کر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو دے گئے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ انوار نعمانیہ صفحہ ۲۳۷ از نعمت اللہ جزائری)

عقیدہ......جس نے ایک دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر۔ جس نے دو دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر۔ جس نے تین دفعہ کیا اس کا درجہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر۔ جس نے چار دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر ہو جاتا ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ برہانِ متعہ ثواب متعہ صفحہ ۵۲)

عقیدہ......شیعہ مذہب کا کلمہ اسلامی کلمے کے خلاف ہے شیعہ مذہب کا کلمہ یہ ہے:۔

لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله وصی رسول الله و خلیفة بلا فصل

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول، یہی علی اللہ کے ولی اور رسول کے بلا فصل خلیفہ ہیں۔

یہ کفریات شیعہ مذہب کی کچھ کتابوں سے لئے ہیں ورنہ شیعہ مذہب کی کتب لاتعداد کفریات سے بھری ہوئی ہیں جن کو لکھتے ہوئے ہاتھ کانپتے ہیں۔

شیعوں کے سترہ فرقے

شیعوں کے بائیس فرقے ہیں ہر ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے۔ ان میں بنیادی فرقے تین ہیں: غلاۃ، زیدیہ اور امامیہ۔ غلاۃ سے اٹھارہ فرقے پیدا ہوئے۔

(۱) سبائیہ

کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن سبا (م تقریباً ۴۰ھ) ایک یہودی شخص تھا۔ اس نے اسلام ظاہر کیا اور حقیقۃً یہودی رہا۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کے وصی یوشع بن نون کے بارے میں ویسی بات کرتا تھا جیسی اس نے حضرت علی کے بارے میں کہی۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے علی کی امامت کے واجب ہونے کا قول کیا اس سے مختلف قسم کے غلاۃ پیدا ہوئے۔

اس نے حضرت علی سے کہا، آپ یقیناً معبود ہیں اور کہا کہ انہیں نہ موت آئی اور نہ انہیں قتل کیا گیا۔ ابن ملجم نے تو ایک شیطان کو قتل کیا جس نے حضرت علی کی شکل اختیار کر لی تھی علی بادل میں ہیں۔ رعد (گرج) ان کی آواز ہے، برق (بجلی کی چمک) ان کا کوڑا ہے۔ اس کے بعد وہ زمین پر اُتریں گے اور اس کو عدل سے بھر دیں گے یہ لوگ گرج کی آواز سننے کے وقت کہتے ہیں کہ 'اے امیر آپ پر سلام ہو' (علیک السلام یا امیر)۔

(۲) کاملیہ

یہ فرقہ ابو کامل کی طرف منسوب ہے۔ ابو کامل کے اقوال یہ ہیں:۔

☆ حضرت علی کی بیعت نہ کرنے کے سبب صحابہ کافر ہیں۔

☆ حق طلب نہ کرنے کے سبب حضرت علی کافر ہیں۔

☆ موت کے وقت روحوں میں تناسخ ہوتا ہے۔

☆ امامت ایک نور ہے جو ایک شخص سے دوسرے کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔

☆ کبھی یہ نور کسی شخص میں نبوت کے طور پر ہو جاتا ہے اس کے بعد کہ دوسرے شخص میں امامت کے طور پر۔

(۳) بنانیہ یا بیانیہ

بنان (یا بیان) بن سمعان تمیمی نہدی یمنی کی جانب منسوب ہے۔اس کے اقوال درج ذیل ہیں:۔

☆ اللہ انسان کی صورت پر ہے۔

☆ اس کا کل جسم ہلاک ہو جائے گا صرف چہرہ باقی رہے گا دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: کل شئ هالك الا وجهه ۔

☆ اللہ کی روح حضرت علی میں حلول کر گئی پھر ان کے بیٹے محمد بن حنیفہ میں پھر ان کے بیٹے ابو ہاشم میں پھر بنان میں۔

(٤) مغیریہ

مغیرہ بن سعید عجلی (م ۱۱۹ھ) کی جماعت ہے۔اس کے اقوال یہ ہیں:۔

☆ اللہ نور کے ایک مرد کی صورت میں جسم ہے۔اس کے سر پر نور کا ایک تاج ہے۔اس کا دل حکمت کا سرچشمہ ہے۔

☆ جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اسم اعظم کا تکلم فرمایا تو وہ اُڑا اور تاج بن کر اس کے سر پر واقع ہو گیا۔پھر اللہ نے اپنی ہتھیلی پر بندوں کے اعمال لکھے تو معاصی سے غضبناک ہوا اور پسینہ چھوٹا۔اس پسینے سے دو سمندر پیدا ہوئے ایک کھارا اور تاریک، دوسرا شیریں اور روشن۔پھر اللہ تعالیٰ نے روشن دریا میں دیکھا تو اس میں اپنا عکس پایا تو اس سے تھوڑا سا عکس نکال کر چاند اور سورج پیدا کیا اور باقی عکس کو فنا کر دیا اور فرمایا کہ مناسب نہیں کہ میرے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہو۔پھر دونوں سمندروں سے مخلوق کو پیدا کیا تو کفار تاریک سمندر سے ہیں اور مومن روشن سمندر سے ہیں۔پھر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو رسول بنا کر بھیجا جب لوگ گمراہیوں میں تھے۔

☆ ربّ نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو سب نے اسے اُٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے خوف کیا اور انسان نے اسے اٹھالیا وہ کہتا ہے کہ یہ امانت حضرت علی کو امامت سے باز رکھنے کا کام تھا۔جسے انسان یعنی ابو بکر نے اٹھالیا۔ابو بکر نے اسے عمر کے حکم سے اٹھایا جب عمر نے ذمہ لیا کہ وہ اس پر ابو بکر کی مدد کریں گے بشرطیکہ ابو بکر اپنے بعد عمر کو خلیفہ بنائیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کا قول کمثل الشيطان اذ قال للانسان اكفر فلما كفر قال انى برى منك یعنی 'شیطان کی طرح جب اس نے انسان سے کہا تو کفر کر تو جب اس نے کفر کر لیا تو کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں' ابو بکر و عمر کے حق میں نازل ہوا۔

☆ امام منتظر، زکریا بن محمد بن علی حسین بن علی ہیں اور وہ زندہ ہیں۔کوہِ حاجز میں مقیم ہیں جب اس سے نکلنے کا حکم ہوگا تو نکلیں گے۔

ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ امام منتظر وہ مغیرہ ہی ہے اس لئے جب وہ قتل ہوا تو اس کے مریدوں میں اختلاف رونما ہوا۔بعض نے کہا کہ وہی امام منتظر ہے اور بعض نے کہا کہ زکریا، جیسا کہ مغیرہ کہا کرتا تھا۔

(۵) جناحیہ

یہ عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوالجناحین (م۱۲۹ھ) کے متبعین ہیں۔اس کے عقائد واقوال یہ ہیں:۔

☆ روحوں میں تناسخ ہوتا ہے۔

☆ اللہ کی روح آدم میں آئی پھر شیث میں پھر انبیاء اور ائمہ میں یہاں تک کہ علی اور ان کے تینوں بیٹوں میں پہنچی پھر اس عبداللہ بن معاویہ میں آئی۔

☆ جناحیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ زندہ ہے۔اصفہان کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ میں مقیم ہے اور عنقریب نکلے گا۔

☆ وہ قیامت کے منکر ہیں۔

☆ شراب، مردار، زِنا وغیرہ محرمات کو حلال سمجھتے ہیں۔

(٦) منصوریہ

یہ ابومنصور عجلی کے متبع ہیں۔اس کے عقائد واقوال یہ ہیں:۔

☆ امامت ابوجعفر محمد باقر کیلئے ہوگئی۔پھر جب باقر اس سے علیحدہ ہوگئے تو وہ اپنے حق میں امامت کا مدعی ہوگیا۔

☆ منصوریہ کہتے ہیں ابومنصور آسمان پر گیا تو اللہ نے اسکے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا اے بیٹے جا اور میری طرف سے پیغام پہنچا پھر زمین پر اُترا۔

☆ اللہ تعالٰی کے قول ان یروا کسفا من السماء ساقطا یقولوا سحاب مرکوم یعنی 'اگر وہ لوگ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتے دیکھیں تو کہتے ہیں تہ بہ تہ بادل ہے' میں کسفِ مذکور یہی (ابومنصور) ہے۔

ابومنصور اپنے لئے امامت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کہتا تھا کہ ذُو الْکِسَفِ علی بن ابی طالب ہیں۔

☆ (رسول ہمیشہ مبعوث رہیں گے) رسالت کبھی منقطع نہ ہوگی۔

☆ جنت ایک مرد ہے جس سے دوستی کا ہمیں حکم دیا گیا۔جہنم بھی ایک مرد ہے جس سے دشمنی کا ہمیں حکم دیا گیا اور وہ امام کی ضد اور اس کا دشمن ہے جیسے ابوبکر اور عمر۔

☆ ایسے ہی فرائض کچھ ایسے مردوں کے نام ہیں جن سے دوستی کا ہمیں حکم دیا گیا اور محرمات بھی کچھ ایسے مردوں کے نام ہیں جن سے دشمنی کا ہمیں حکم دیا گیا۔اس عقیدے سے ان کا مقصد یہ ہے کہ جو ان میں سے اس مرد (یعنی امام) تک پہنچ جاتا ہے اس سے تکلیف شرعیہ اور خطاب اُٹھالیا جاتا ہے اس لئے کہ وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

(۷) خطائیہ

ابوالخطاب کی طرف منسوب ہے۔

ابوالخطاب (محمد بن ابوزینب اجدع) اسدی نے ابوعبداللہ جعفر صادق کیلئے امر (امامت) کا دعویٰ کیا۔ جب جعفر صادق کو اپنے حق میں اس کے غلو کا علم ہوا تو اس سے بیزاری کا اظہار کیا پھر اس نے خود اپنے لئے امامت کا دعویٰ کر دیا۔ خطابیہ گمان کرتے ہیں کہ

☆ ائمہ نبی ہیں اور ابوالخطاب نبی تھا اور انبیاء نے لوگوں پر اس کی اطاعت فرض کی ہے۔

☆ پھر اور آگے بڑھے اور گمان کیا کہ ائمہ خدا ہیں اور حسن و حسین کے بیٹے اللہ کے بیٹے اور دوست ہیں اور یہ کہ جعفر خدا ہیں اور ابوالخطاب، جعفر اور علی بن ابی طالب سے افضل ہے۔

☆ وہ اپنے ہم نواؤں کے حق میں مخالفین کے خلاف جھوٹی گواہی کو حلال سمجھتے ہیں۔ پھر ابو الخطاب کے قتل کے بعد فرقہ خطابیہ میں پھوٹ پڑ گئی۔

کسی نے کہا کہ ابوالخطاب کے بعد امام معمر بن خیثم ہے تو اس کی عبادت کی جیسے ابوالخطاب کی عبادت کرتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ جنت دنیا کی ان بھلائیوں اور آسائشوں کا نام ہے جو لوگوں کو میسر آتی ہیں اور جہنم دنیا کی ان مصیبتوں اور تکلیفوں کو کہتے ہیں جو لوگوں کو پیش آتی ہیں وہ محرمات اور ترک فرائض کو مباح سمجھتے تھے۔

بعض نے کہا کہ ابوالخطاب کے بعد بزیغ بن یونس امام ہیں اور یہ کہ ہر مومن کے پاس وحی آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کیا وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ یعنی 'کسی نفس کیلئے موت نہیں مگر اللہ کے اذن سے' یعنی اللہ کی وحی سے۔

ان کا گمان ہے کہ ان میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو جبریل اور میکائیل سے افضل ہیں اور انہیں موت نہ آئے گی۔ جب ان میں کوئی انتہا کو پہنچتا ہے تو اسے عالم ملکوت میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

بعض کا نظریہ یہ ہے کہ ابوالخطاب کے بعد امام عمرو بن بنان عجلی ہے مگر وہ لوگ مرتے ہیں۔

بعض نے ابوالخطاب کے بعد مفضل صیرفی کیلئے اور بعض نے سریغ کیلئے امامت کا دعویٰ کیا۔

(۸) غرابیہ اور ذبابیہ

غرابیہ کہتے ہیں کہ محمد اور علی کی صورت میں مشابہت تام تھی جیسے ایک کوّا دوسرے کوّے سے مشابہ بلکہ اس سے زیادہ۔ اللہ نے جبریل کو حضرت علی کے پاس بھیجا تو جبریل نے غلطی کی اور بجائے علی کے محمد کے پاس وحی (رسالت) پہنچادی۔ چنانچہ ان کا ایک شاعر کہتا ہے ؎

غلط الامین فجازها عن حیدره

یعنی جبرئیل نے غلطی کر کے نبوت حیدر کی بجائے دوسرے کے پاس پہنچادی۔

غرابیہ صاحب الریش پر لعنت کرتے ہیں اور صاحب الریش سے حضرت جرائیل امین کو مراد لیتے ہیں۔

ذبابیہ غرابیہ سے بھی آگے بڑھے اور کہا کہ علی خدا ہیں اور محمد نبی، اور ان دونوں خدا و نبی میں اس سے زیادہ مشابہت تھی جتنی ایک مکھی سے ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے)۔

(۹) ذمیہ

یہ لقب اس وجہ سے ہے کہ اس فرقے نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مذمت کی۔ ان کا گمان ہے کہ علی خدا ہیں انہوں نے محمد کو اسلئے بھیجا کہ لوگوں کو ان کی طرف بلائیں مگر انہوں نے اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرلیا (اس گروہ کا نام علیَایَۃ یا عَلیَاوِیَۃ ہے) بعض نے محمد اور علی دونوں کو الٰہ کہا ہے اس لئے اس گروہ کو اِثْنَیْنِیَہ کہا جاتا ہے۔ ان میں الٰہیت کی تقدیم کے سلسلے میں اختلاف ہے۔ بعض احکام الٰہیہ میں علی کو تقدیم و ترجیح دیتے ہیں اور بعض محمد کو۔

ان میں بعض کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا پانچ شخص ہیں اور وہ اصحاب عبا ہیں۔ یعنی محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین۔ ان کا قول ہے کہ یہ پانچوں تن درحقیقت شخص واحد ہیں کہ ایک روح پانچوں قالبوں میں سمائی ہے کسی کو کسی پر کچھ فضیلت نہیں۔ وہ لوگ تانیث کے عیب سے بچنے کیلئے فاطمہ نہیں بلکہ 'فاطم' کہتے ہیں۔ یہ جماعت خمسیہ یا خمسہ کے لقب سے مشہور ہے۔

(۱۰) ہشامیہ

(یا حکمیہ، سالمیہ، یا جوالیقیہ) ہشام بن حکم (م تقریباً ۱۹۰ھ) اور ہشام بن سالم جوالیقی کے تابعین ہیں۔ان کا قول ہے کہ اللہ جسم ہے اس پر ان فرقوں کا اتفاق ہے پھر اختلاف پیدا ہوا تو ابن حکم نے کہا کہ وہ طویل، عریض وعمیق ہے اور وہ صاف وشفاف جالی کی طرح ہے وہ ہر جانب سے چمکتا ہے اس کیلئے رنگ، بو اور ذائقہ ہے۔ان کا عقیدہ ہے کہ مذکورہ صفتیں ذاتِ باری تعالیٰ کا غیر نہیں ہیں۔اللہ اُٹھتا بیٹھتا ہے، حرکت وسکون کو اختیار کرتا ہے۔اس کو اجسام سے مشابہت ہے اگر ایسا نہ ہو تو وہ جانا نہ جائے۔ تحت الثریٰ میں ایک شعاع ہے جو اس سے جدا ہو کر اس کی طرف جاتی ہے۔ وہ اپنے بالشت سے سات بالشت ہے۔ وہ عرش سے مماس اور متصل ہے دونوں کے درمیان کوئی تفاوت نہیں۔اس کا ارادہ ایک ایسی حرکت ہے جو نہ اسکی عین ہے نہ غیر ہے اسما کو ان کے باوجود میں آنے کے بعد جانتا ہے اس سے پہلے نہیں۔اس کا جاننا ایسے علم کے ساتھ ہوتا ہے جو نہ قدیم ہے نہ حادث اس لئے کہ علم ایک صفت ہے اور صفت کی صفت نہیں ہوتی۔اس کا کلام صفت ہے نہ مخلوق ہے نہ غیر مخلوق اس کی دلیل بھی وہی ہے جو علم سے متعلق پیش کی۔ائمہ اس کا کلام صفت ہے نہ مخلوق ہے نہ غیر مخلوق اس کی دلیل بھی وہی ہے جو علم سے متعلق پیش کی۔ ائمہ معصوم ہیں اور انبیاء معصوم نہیں۔اس لئے کہ نبی کی طرف وحی آتی ہے تو وہ اس سے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے برخلاف امام کے کہ اس کے پاس وحی نہیں آتی تو اس کا معصوم ہونا ضروری ہے۔

ابن سالم نے کہا کہ اللہ انسان کی صورت پر ہے۔اس کیلئے ہاتھ پاؤں اور حواس خمسہ ناک، کان، آنکھ، منہ اور سیاہ زُلفیں ہیں۔ اس کا نصفِ اعلیٰ کھوکھلا اور نصفِ اسفل ٹھوس ہے مگر یہ کہ وہ گوشت وخون کا مجموعہ نہیں۔

(۱۱) زراریہ

زراریہ ابن اعین کوفی (م ۱۵۰ھ) کے متبعین ہیں۔ان کا عقیدہ یہ ہے کہ صفت حادث ہیں۔

(۱۲) یونسیہ

یونس بن عبدالرحمٰن قمی (م ۲۰۸ ھ) کے اصحاب ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عرش پر ہے جس کو فرشتے اُٹھاتے ہیں۔ اللہ ان سے قوی تر ہے اس کے باوجود فرشتوں نے اس کو اُٹھا رکھا ہے۔ جیسے سارس کہ اس کے قوی اور توانا جسم کا بوجھ اس کے کمزور اور ناتواں پیروں پر ہے۔

(۱۳) شیطانیہ

محمد بن نعمان صیرفی ملقب بہ شیطان الطاق کے پیرو ہیں۔اس نے کہا کہ اللہ غیر جسمانی نور ہے اس کے باوجود وہ انسان کی صورت پر ہے وہ چیزوں کو ان کے پیدا ہونے کے بعد جانتا ہے۔

(۱۴) رزامیہ

رزام کے اصحاب ہیں۔ان کا عقیدہ یہ ہے کہ

☆ امامت علی کے بعد محمد بن حنیفہ کیلئے، پھر ان کے بیٹے عبداللہ، پھر علی بن عبداللہ بن عباس پھر منصور تک ان کی اولاد کیلئے ہے۔

☆ خدا ابو مسلم میں حلول کر گیا انہیں قتل نہیں کیا گیا ہے۔

☆ وہ محارم اور ترک فرائض کو حلال جانتے ہیں۔

ان میں سے وہ بھی ہیں جو مقنع کے خدا ہونے کے مدعی ہیں۔

(۱۵) مفوّضہ

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ نے محمد کو پیدا کر کے دنیا کی تخلیق کا کام ان کے سپرد کر دیا اسلئے دنیا و مافیہا کے پیدا کرنے والے محمد ہیں۔ انہیں میں سے بعض کا خیال یہ ہے کہ تخلیق کا کام اللہ نے علی کے سپرد کر دیا ہے۔

(۱۶) بدئیہ

انہوں نے بداء کو جائز جانا یعنی اللہ تعالیٰ ایک چیز کا ارادہ فرماتا ہے پھر دوسری چیز کا خیال ظاہر ہوتا ہے جو پہلے اس پر ظاہر نہ تھا۔ اس سے لازم آتا ہے کہ اللہ اُمور کے انجام سے باخبر نہیں ہے۔

(۱۷) نُصَیرِیہ اور اسحاقیہ

ان کا قول ہے کہ اللہ نے علی میں حلول کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جسمانی بدن میں روحانی وجود کا ظہور نا قابل انکار ہے۔ جانب خیر میں اس کی مثال حضرت جبرئیل کا صورتِ انسانی میں ظہور اور جانب شر میں شیطان کا انسانی صورت میں ظہور ہے۔

انہوں نے کہا کہ جب علی اور ان کی اولاد غیر سے افضل ہیں اور ایسی تائیدات سے مؤید ہیں جن کا تعلق اسرارِ باطنی سے ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں میں ظاہر ہوا، ان کی زبان سے کلام فرمایا اور ان کے ہاتھ سے پکڑا۔اسی سبب سے ہم ائمہ پر لفظ الٰہ کا اطلاق کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی علیہ السلام نے مشرکین سے جنگ کی اور علی نے منافقین سے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام ظاہر پر حکم لگاتے ہیں اور اللہ باطن کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

بوھری فرقے کے عقائد و نظریات

بوہری فرقہ شیعہ فرقے سے ملتا جلتا ایک فرقہ ہے۔ شیعہ حضرات بارہ امام کو مانتے ہیں جبکہ بوہری فرقے کے لوگ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کسی بھی امام کو نہیں مانتے وہاں سے ان کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔

بوہری فرقے کے لوگ اپنے وقت کے پیر کو مانتے ہیں اُسی کا حکم مانتے ہیں پیر کا حکم ان کیلئے حجت ہے یہ لوگ تبلیغ نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی کوئی مستند کتاب ہے۔

ایک عرصہ قبل بوہریوں میں چھریوں اور زنجیریوں سے ماتم ہوتا تھا مگر بعد میں بوہریوں کے موجودہ پیر برہان الدین نے چھریوں اور زنجیروں سے ماتم کرنے سے منع کر دیا اس نے اپنے مریدین کو صرف ہاتھ سے ماتم کرنے کا حکم جاری کیا لہٰذا اب وہ ہاتھ سے ماتم کرتے ہیں۔

بوہری فرقہ بھی شیعوں کی طرح حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نہیں مانتا اور گستاخیاں بھی کرتا ہے۔ شیعوں کی طرح یہ لوگ بھی فجر، ظہرین اور مغربین پڑھتے ہیں۔ نماز شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر پڑھتے ہیں۔ سجدے میں ٹکلی نہیں رکھتے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ لوگ خلیفۃ الرسول مانتے ہیں اس کے علاوہ ان کا عقیدہ ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو Slow Poison یعنی زہر دیا گیا۔ بوہریوں کے نزدیک سیاہ لباس پہننے کی ممانعت ہے۔ لباس، داڑھی اور مخصوص ٹوپی پہننے کا شدید حکم ہے۔

بوہریوں کا ایک مخصوص مصری کلینڈر ہوتا ہے جس کے حساب سے وہ سارا سال گزارتے ہیں۔ دنیا میں ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں یہ مخصوص اور اقلیتی فرقہ ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے بوہرہ برہان الدین کے کچھ کفریہ کلمات پیش کرتے ہیں:۔

عبارت نمبر ۱...... گجراتی زبان میں شائع کردہ اپنے ایک کتابچے میں کہا ہے کہ سورۃ النجم میں والنجم اذا ھوی کہہ کر اللہ تعالیٰ نے داعی سیدنا نجم الدین کی بزرگی اور عظمت کی قسم کھائی اور انہیں نجم کا لقب دیا ہے۔ واضح رہے کہ نجم الدین موجودہ پیشوا برہان الدین کا دادا تھا۔ (معاذ اللہ)

مزید لکھا ہے کہ یہ آیت قد جاءکم برھان من ربکم و انزلنا الیکم نورا مبینا پیر برہان الدین کیلئے ہے۔ (معاذ اللہ)

عبارت نمبر ۲...... مجھے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات حاصل ہیں اور میں بھی شارع ہونے کے وہ جملہ اختیارات رکھتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل تھے۔ (معاذ اللہ)

عبارت نمبر ۳...... برہان الدین لکھتا ہے کہ میں اختیار کلی رکھتا ہوں کہ قرآن مجید کے احکام و تعلیمات اور شریعت کے اصول و قوانین میں جب اور جس وقت چاہوں ترمیم کرتا رہوں۔ (معاذ اللہ)

عبارت نمبر ۴...... میرے تمام ماننے والے میرے ادنیٰ غلام ہیں اور انکے جان و مال، ان کی پسند ناپسند اور ان کے جملہ مرضیات کا مالک میں اور صرف میں ہوں۔

عبارت نمبر ۵...... میں خیرات و صدقات کے نام سے وصول ہونے والی جملہ رقم کو خود اپنی ذات اور اپنے خاندان پر خرچ کرنے کا بلاشرکت غیر مجاز ہوں اور کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اس سلسلے میں مجھ سے کچھ پوچھے کوئی سوال کرے۔

عبارت نمبر ۶...... میں کسی بھی ملک میں حکومت کے اندر حکومت ہوں میرا حکم ہر ملک میں میرے ماننے والوں کیلئے اس ملک کے مروجہ قانون سے افضل ہے جس کی پابندی ضروری ہے خواہ وہ میرا حکم اس ملک کے آئین و قانون کے منافی ہی کیوں نہ ہو۔

عبارت نمبر ۷...... میں تمام مساجد، قبرستان خیرات و زکوٰۃ اور بیت المال کا مطلق مالک ہوں بلکہ نیکی بھی میری ملکیت ہے میری طاقت و قدرت عظیم اور مطلق ہے میری اجازت اور میرے آگے سر تسلیم خم کئے بغیر کسی کا بھی کوئی نیک عمل بارگاہِ خداوندی میں قابل قبول نہیں۔

عبارت نمبر ۸...... جس کسی کو میں مجاز نہیں ہوا اس کی نمازیں بھی فضول ہیں۔ میری اجازت کے بغیر حج دُرست نہیں۔

یہ تمام عبارات کتاب 'کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟' جسے اعیان جماعت کے ارکان نے مرتب کی ہے سے لی گئی ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کو مُسلّہ کہہ کر یاد کرتے اور پکارتے ہیں اور اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں۔

ہمیں بوہری فرقے سے متعلق مزید معلومات نہ مل سکیں جو کچھ ملی ہیں انہیں تحریر کردیا گیا ہے جسے پڑھ کر آپ با آسانی سمجھ گئے ہوں گے کہ ان کے عقائد و نظریات کیا ہیں۔

اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے!

اسماعیلی (آغا خانی) فرقے کے عقائد و نظریات

تعارف فرقہ آغا خانی

یہ بھی شیعہ فرقے کی ایک شاخ ہے۔ سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت تک یہ سب ایک تھے ان کے بعد اثنا عشریہ سے یہ فرقہ علیحدہ ہوگیا۔ یہ فرقہ سیّدنا حضرت اسماعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کے معتقد ہوئے۔ چنانچہ ابوزہرہ مصری المذاہب الاسلام لکھتا ہے کہ فرقہ اسماعیلیہ امامیہ کی ایک شاخ ہے۔ یہ مختلف اسلامی ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ اسماعیلیہ کسی حد تک جنوبی و وسطی فریقہ بلاد شام پاکستان اور زیادہ تر انڈیا میں آباد ہیں۔ کسی زمانہ میں یہ برسر اقتدار بھی تھے۔ فاطمیہ مصر وشام اسماعیلی تھے۔ قرامطہ جو تاریخ کے ایک دور میں متعدد ممالک پر قابض ہوگئے تھے اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اسماعیلیہ کا تعارف

یہ فرقہ اسماعیل بن جعفر کی طرف منسوب ہے۔ یہ ائمہ کے بارے میں امام جعفر صادق تک اثنا عشریہ کے ساتھ متفق ہیں۔ امام جعفر صادق کے بعد ان دونوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اثنا عشریہ کے نزدیک امام جعفر کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ کاظم امامت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس کے برعکس اسماعیلیہ امام جعفر صادق کے بیٹے اسماعیل کو امام برقرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک جعفر صادق کے بعد ان کے فرزند اسماعیل اپنے والد کی نص کی بناء پر امام ہوئے۔ اسماعیل گو اپنے والد سے قبل فوت ہوگئے مگر نص کا فائدہ یہ ہوا کہ امامت ان کے اخلاف میں موجود رہی۔ کیونکہ امام کی نص کو قابل عمل قرار دینا اس کو مہمل کر کے رکھ دینے سے بہتر ہے۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ اقوال امام امامیہ کے یہاں شرعی نصوص کی طرح واجب التعمیل ہیں۔ اسماعیل سے منتقل ہو کر خلافت محمد المکتوم کو ملی یہ مستور ائمہ میں سے اوّلین امام تھے امامیہ کے نزدیک امام مستور بھی ہو سکتا ہے اور اس کی اطاعت بھی ضروری ہوتی ہے محمد مکتوم کے بعد ان کے بیٹے جعفر مصدق پھر ان کے بیٹے محمد حبیب کو امام قرار دیا گیا۔ یہ آخری مستور امام تھے۔ ان کے بعد عبداللہ مہدی ہوئے جس کو ملک المغرب بھی کہا جاتا ہے اسکے بعد ان کی اولاد مصر کی بادشاہ ہوئی اور یہی فاطمی کہلائے۔

اسماعیلیہ کی مختصر تاریخ

دوسرے فرقوں کی طرح شیعہ کا یہ فرقہ بھی سرزمین عراق میں پروان چڑھا اور دیگر فرقوں کی طرح وہاں تختہ مشق ظلم وستم بنا انہیں فارس وخراسان اور دیگر اسلامی ممالک مثلاً ہندوترکستان کی طرف بھاگنا پڑا۔ وہاں جا کران کے عقائد میں قدیم فارسی افکار اور ہندی خیالات گڈمڈ ہوگئے اوران میں عجیب وغریب خیالات کے لوگ پیدا ہونے لگے جو دین کے نام سے اپنی مقصد برآری کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ متعدد فرقے اسماعیلیہ کے نام سے موسوم ہوگئے بعض اُمور کے اندر محدود رہے اور بعض اسلام کے اساسی اصولوں کو ترک کرکے اسلام سے باہر نکل گئے۔

اسماعیلیہ فرقہ کے افراد ہندو برہمنوں، اشراقی فلاسفہ اور بدھ والوں سے ملے جلے۔ ایرانیوں میں روحانیت اور کواکب ونجوم سے متعلق جوافکار پائے جاتے ہیں وہ بھی اخذ کیے پھر ان مختلف النوع افکار ونظریات کا ایک معجون مرکب تیار کیا۔ ایسے لوگ دائرہ اسلام سے بہت دور نکل گے۔ بعض اسماعیلیہ نے صرف واجبی حدتک ان افکار سے استفادہ کیا اور اسلامی حقائق سے وابستہ رہنے کی کوشش کی۔ ان کے سب سے بڑے داعی باطنیہ تھے جو جمہور امت سے کٹ گئے تھے اور اہل سنت کے نظریات سے انہیں کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ جس قدر حقائق کو چھپاتے تھے اسی قدر عام مسلمانوں سے دور نکلتے جاتے تھے۔ ان کے جذبۂ اخفاء کا یہ عالم تھا کہ خطوط لکھتے وقت اپنا نام نہیں لکھتے تھے۔ مثال کے طور پر رسائل اخوان الصفاء باطنیہ کی کاوش قلم کا نتیجہ ہے۔ یہ رسائل بڑے مفید علمی معلومات پر مشتمل ہیں اوران میں بڑے عمیق فلسفہ پرخیال آرائی کی گئی ہے۔ مگر یہ نہیں پتا چلا کہ کن علماء نے ان کی تسویدہ تحریر میں حصہ لیا۔ یہ فرقہ کئی فرقوں اور ناموں سے ہر دور میں موجزن رہا۔ ابوزہرہ مذکورہ بالا تقریر لکھ کر اسماعیلیہ کا باطنیہ کے نام کی وجہ تسمیہ لکھتے ہیں کہ

اسماعیلیہ کو باطنیہ کے نام سے موسوم کرنے کی وجوہات

اسماعیلیہ کو باطنیہ یا باطنین بھی کہتے ہیں۔ اسماعیلیہ کو یہ لقب اس لئے ملا کہ یہ اپنے معتقدات کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرتے تھے۔ اسماعیلیہ میں اخفاء کا رُجحان پہلے پہل جور و ستم کے ڈر سے پیدا ہوا اور پھر ان کی عادت ثانیہ بن گئی۔

اسماعیلیہ کے یک فرقہ کو حشاشین (بھانگ نوش) بھی کہتے ہیں جن کی کرتوتوں کا انکشاف صلیبی جنگوں اور حملہ تا تار کے آغاز میں ہوا اس فرقہ کے اعمال قبیحہ کی بدولت اس دور میں اسلام اور مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچا۔

ان کو باطنیہ کہنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ اکثر حالات میں امام کو مستور مانتے ہیں۔ ان کی رائے میں مغرب میں ان کی سلطنت کے قیام کے زمانہ تک امام مستور رہا۔ یہ حکومت پھر مصر منتقل ہوگئی۔

ان کو باطنیہ انکے اس قول کی وجہ سے بھی کہا جاتا ہے کہ شریعت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن لوگوں کو صرف ظواہر شریعت کا علم ہے باطن کا علم صرف امام کو معلوم ہوتا ہے۔ اسی عقیدہ کے تحت باطنیہ الفاظ قرآن کی بڑی دور از کار تاویلیں کرتے ہیں۔ بعض نے تو عربی الفاظ کو بھی عجیب وغریب تاویلات کا جامہ پہنا دیا۔ ان تاویلات بعیدہ اور اسرار امام کو وہ علم باطن کا نام دیتے ہیں۔ ظاہر و باطن کے اس چکر میں اثنا عشریہ بھی باطنیہ کو ہمنوا ہیں۔ بہت سے صوفیاء نے بھی باطنی علم کا عقیدہ اسماعیلیہ سے اخذ کیا۔

بہر کیف اسماعیلیہ اپنے عقائد کو پس پردہ رکھنے کی کوشش کرتے اور مصلحت وقت کے تحت بعض افکار کو منکشف کرتے۔ باطنیہ کے اخفاء عقائد کا یہ عالم تھا کہ مشرق و مغرب میں برسر اقتدار ہونے کے دوران بھی وہ اپنے افکار و آراء کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔

باطنیہ کے اصول اساسی

اعتدال پسند افکار و آراء در اصل تین اُمور پر مبنی تھے۔ ان سب میں اثنا عشریہ ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

☆ علم و معرفت کا وہ فیضان الٰہی جس کی بناء پر ائمہ فضیلت و عظمت اور علم و فضل میں دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ علم و معرفت کا یہ عطیہ ان کی عظیم خصوصیت ہے۔ جس میں کوئی دوسرا ان افراد کا سہیم و شریک نہیں۔ جو علم انہیں دیا جاتا ہے وہ عام انسانوں کے بالائے ادراک ہوتا ہے۔

☆ امام کا ظاہر ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ مستور بھی ہوتا ہے اور اس حالت میں بھی اس کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ امام ہی لوگوں کا ہادی اور پیشوا ہوتا ہے کسی زمانہ میں اگر وہ ظاہر نہ بھی ہو تو کسی نہ کسی وقت وہ ظاہر ہوگا۔ قیام قیامت سے قبل امام کا منظر عام پر آنا ان کے نقطۂ نگاہ کے مطابق ضروری ہے۔ امام جب ظاہر ہوگا تو کائنات عالم پر عدل وانصاف کا دور دورہ ہو جائیگا۔ جس طرح اس کی عدم موجودگی میں جو استبداد کا سکہ جاری رہتا تھا اب اسی طرح ہر طرف عدل و انصاف کی کارفرمائی ہوگی۔

☆ امام کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہوتا اور اس کے افعال کیسے بھی ہوں کسی کو ان پر انگشت نمائی کا حق حاصل نہیں ملخصاً۔

(اسلامی مذاہب صفحہ ۱۷۷ اُردو مطبوعہ لاہور پاکستان)

یہی باطنیہ آگے چل کر مختلف اسماء اور مختلف عقیدوں و طریقوں سے اُبھرا جس کی طویل داستان کو مولانا نجم الغنی مرحوم نے مذاہب الاسلام میں صفحہ ۵۔۲ سے صفحہ ۳۵ تک پھر اسی کتاب میں مختلف جگہوں میں تفصیل سے لکھا ہے۔

اسماعیلیہ اپنے اسماء تاریخ کے آئینے میں

بابکیہ...... بزمانہ معقم باللہ من ہارون الرشید ۲۲۰ھ

خرمیہ......خرم کی طرف منسوب ماں بہن سے جواز نکاح کے قائل۔

حرمیہ......تناسخ کے معتقد تھے۔

حمرمیہ...... یہ دونوں ابن بابک کے متعلق ہیں بابک ۲۲۳ھ میں مارا گیا حمرہ وحمیرا سرخ لباس پہنتے تھے۔

تعلمیہ......ان کا عقیدہ تھا کہ معرفت الٰہی امام کے بغیر ناممکن ہے نسیم الریاض۔

شرح شفاء میں ہے کہ اسماعیلیہ کے جملہ فرقے معطلہ میں سے ہیں۔

مبارکیہ......محمد بن اسماعیل بن جعفر کے پیروکار ۵۹ھ میں یہ مذہب شروع ہوا۔

اسی فرقہ سے واسطہ ہے۔

میمونیہ......یہ لوگ عبداللہ بن میمونی کے پیروکار ہیں۔

باطنیہ......اسی میمونیہ سے نام بدلا گیا اس لئے ان کے نزدیک قرآن وحدیث کے ظاہر پر نہیں باطن پر عمل فرض ہے۔

خلفیہ......یہ فرقہ خلف نامی کے متبع تھے یہ قیامت کے منکر تھے۔

قرامطہ......جس نام سے یہ فرقہ بہت مشہور ہوا۔

یہ فرقہ دہشت گردی اور اسلام کے مٹانے میں بہت مشہور ہے اس کی قابل نفرت حرکات سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ یہی قرامطہ ہیں جن کے ہاتھوں بیت اللہ شریف میں ہزاروں حجاج کرام نے جامِ شہادت نوش کیا۔ یہی قرامطہ ہیں جو کعبہ سے حجرِ اسود اُکھاڑ کر لے گئے جو ۲۳ سال بعد ٹکڑوں کی صورت میں واپس ہوا۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے شریعتِ محمدی کو چھوڑ کر ایک باطل اصول ایجاد کیا جس کی رو سے جملہ املاک بشمول خواتین مشترک قومی ملکیت قرار پائے۔ قرامطہ کے بعد حسن بن صباح یعنی ایران میں قلعہ الموت کے شیخ الجبال کا نمبر آتا ہے جس کے فدائیوں کی دہشت گردی اور قتل و غارت سے پورا مشرق وسطی حتی کہ یورپ بھی چیخ اُٹھا تھا۔ یہ فدائی وہی ہیں جن کو حشیش پلا کر فردوس بریں کے وعدہ پر ہر مذموم کام کرایا جاتا تھا حتی کہ صلیبی جنگوں میں کامیابی کا باعثِ افتخار جنرل صلاح الدین ایوبی کو بھی انہوں نے کئی بار قتل کی ناکام کوشش کی بلکہ صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے مقابلہ میں عیسائیوں کا ساتھ دیا۔

برقعیہ......یہ فرقہ محمد بن علی برقعی کے قائل ہیں۔ ۲۵۵ھ میں ظاہر ہوا۔

جنابیہ......ابوسعید بن حسن بن بہرام جنابی کے تابعدار ہیں۔

مہدویہ......عبداللہ مہدی کے پیروکار۔

دیبانیہ......دیبان کی طرف منسوب ہیں۔

نوٹ......یہ وہی عبداللہ مہدی کی پارٹی ہے اس فرقہ کو باطنیہ سے تعلق ہے۔ انکے عہد میں تمام مصر میں مذہب اسماعیلیہ کا رواج ہو گیا مفتی قاضی تمام کے تمام شیعہ ہوتے تھے کوئی ان کے خلاف کرتا تو قتل کر دیا جاتا۔

فائدہ......مہدویہ کی حکومت ۲۹۶ھ میں شروع ہوئی۔ ۲۶ برس عبدالسلام مہدی نے حکومت کی اس کے بعد یکے بعد دیگر مذہب کی ترقی سے امام بدلتے رہے۔ مصر میں اسماعیلیہ کی ابتداء ۲۹۶، ۲۹۷ھ میں ہوئی اور اس کا خاتمہ ۵۶۷ھ میں ہوا۔ دوسو ستر سال حکومت رہی۔

فائدہ......ابوعبداللہ سے آخری امام تک کل ائمہ ۱۱۴ ہوئے۔

مستعلویہ......مستنصر کے بعد مہدویہ میں اختلاف ہوا تو ایک گروہ نے بالا کو امام مانا۔

نزاریہ صاحبہ حمیریہ......یہ نزار اور اس کے چیلوں کی طرف منسوب ہیں۔

حشیشن......قرامطہ کے ایک گروہ کا نام۔

سبعیہ......سات اشخاص کی مناسبت سے۔

ان تمام فرقوں کی تفصیل اور ان کے علاوہ اور بھی مزید تحقیق مفتی فیض احمد اُویسی صاحب نے مذاہب الاسلام کی مدد سے تاریخ مذہب آغاخانی میں لکھی ہے۔

مختصر خاکہ تاریخ مذہب آغاخانی ناظرین نے ملاحظہ فرمایا۔ اب اہل اسلام اپنے اسلاف صالحین کی زبانی انکی کہانی ملاحظہ فرمالیں تاکہ اہل حق کو یقین ہو کہ یہ گروہ کتنا خطرناک ہے۔

اسماعیلی (آغا خانی) فرقے کے کفریات

جس فرقہ کا اعتقاد کفر تک پہنچے تو از روئے شریعت یہ فرقہ مرتد ہے۔ جیسا کہ شیعوں میں ایک فرقہ ہے جسے اسماعیلیہ کہا جاتا ہے۔ جس کا نام قرامطہ اور باطنیہ ہے ان کے عقائد یہ ہیں:۔

☆ ہمارا سلام: یا علی مدد ...... جوابِ سلام: مولا علی مدد۔ تو یہ سلام قرآن مقدس کے حکم کے خلاف ہے۔ قرآن مقدس میں سلام اور جوابِ سلام ثابت ہے اور وہ یہ ہے (و اذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا) جب سلام کیا جائے تو جوابِ سلام اچھے طریقے سے دیا جائے تو اس مشروعیت حکم سے انکار کفر ہے۔

☆ اسماعیلیہ فرقہ کا کلمہ شہادت:

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ و اشھد ان علی اللہ

اس کلمہ میں علی کو خدا کی نسبت کی گئی اور یہ کفر ہے۔

اسماعیلیہ فرقہ یہ کہتا ہے کہ وضو کی ضرورت نہیں دل کی صفائی چاہئے۔ حالانکہ حکم خداوندی ہے کہ نماز کیلئے وضو فرض ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم

و ایدیکم الی المرافق و امسحو برؤسکم وار جلکم الی الکعبین

اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کلائی تک دھولو،

اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھولو۔

پس قرآن سے ثابت ہوا کہ غسل اعضاء ثلاثہ اور مسح سر فرض ہے۔

☆ اسماعیلیہ فرقہ آغا خانی کے نام سے مشہور ہے کہتے ہیں ہماری نماز میں قبلہ رو کھڑا ہونا ضروری نہیں۔ حالانکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ

جس جگہ بھی ہو تو تم اپنے کو کعبہ شریف کی جانب کرو۔

☆ فرقہ آغا خانی کہتا ہے کہ ہمارے مذہب میں پانچ وقت نماز نہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (ترجمہ) تم نماز قائم کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ، تو فرض نماز سے انکار صراحتاً کفر ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد

فی السموت والارض وعشیا وحین تظھرون

پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کیلئے جب تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ اور ثناء ہے اللہ تعالیٰ کیلئے آسمانوں اور زمینوں میں

نیز پاکی بیان کرو جب تم رات کرو اور جب دن ڈھلے۔

☆ آغا خانی فرقہ کا عقیدہ ہے کہ روزہ اصل میں کان آنکھ اور زبان کا ہوتا ہے کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا بلکہ روزہ باقی رہتا ہے کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے جو صبح دس بجے کھولا جاتا ہے وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہے ورنہ ہمارا روزہ فرض نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام ط

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض ہے۔

اس آیتِ مبارکہ سے روزہ رکھنا ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے۔

ارشاد ربّ العزت ہے:

کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط

الاسود من الفجر ثم اتم الصیام الی اللیل ط

کھاؤ اور پیو اس وقت تک حتی کہ تمہیں نظر آ جائے دھاری سفید جدا دھاری سیاہ سے فجر کی پھر پورا کرو روزہ رات تک۔

☆ آغا خانی فرقہ کا ساتواں عقیدہ یہ ہے کہ حج ادا کرنے کی بجائے ہمارے امام کا دیدار کافی ہے۔ حج ہمارے لئے فرض نہیں اس لئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

اے لوگو! تم پر فرض ہے حج بیت اللہ شریف کا اپنی استطاعت کے مطابق۔

تو حج اللہ تعالیٰ کا فرض ہے۔ حج سے انکار کرنا کفر ہے۔

☆ عقیدہ آغا خانی فرقہ کا یہ ہے کہ زکوۃ کی بجائے ہم اپنی آمدنی میں دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے فرض سمجھ کر جماعت خانوں میں دے دیتے ہیں جس سے زکوۃ ہو جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وآتو الزکوٰۃ

زکوٰۃ دیتے رہو۔

بقولہ علیہ السلام ادو زکوٰۃ اموالکم (و علیہ الاجماع الامۃ)

حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اپنے مالوں سے زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔اور اس بات پر اجماع اُمت ہے۔

☆ عقیدہ آغا خانی فرقہ کا یہ ہے کہ گناہوں کی معافی امام کی طاقت میں ہے۔ یہ سراسر کفر ہے۔کیونکہ گناہوں کی معافی خداوند کریم کی طاقت میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔معافی مخلوق کے بس میں نہیں اور نہ ہی گھٹ پاٹ یعنی گندہ پانی چھڑکانے یا پینے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔اس لئے فرائض میں کسی ایک فرض کا انکار بھی کفر ہے۔

☆ آغا خانی کلمہ:

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمد رسول اللّٰہ و اشھد ان امیر المومنین علی اللّٰہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں یا (علی اللہ میں سے ہیں)۔

(بحوالہ: شکشھن مالا بال منکہ، منظور شدہ درسی کتاب۔مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوی ایشن برائے ہند بمبئی)

☆ یا علی مدد......آغا خانیوں کا سلام ہے۔ (بحوالہ: شکشھن مالا سبق نمبر ۲، ص ۶ درسی کتاب: نائب اسکولز۔مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوی ایشن)

☆ مولا علی مدد......آغا خانیوں کے سلام کا جواب ہے۔سلام کی جگہ یا علی مدد کہنا۔ (بحوالہ: سق نمبر ۲، ص ۷، کتاب شکشھن مالا
(درسی کتاب برائے فارسی نائب اسکولز، اسماعیلیہ ایسوی ایشن برائے انڈیا)

☆ **پیر شاہ**......پیر شاہ ہمارے گناہ بخش دیتے ہیں۔پیر شاہ ہم کو اچھی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔پیر ہماری دعا قبول کرتے ہیں۔ دعا پڑھنے سے حاضر امام خوش ہوتے ہیں۔حاضر امام کو پیر شاہ کہتے ہیں۔ (بحوالہ: شکشھن مالا سبق نمبر ۱۷، ص ۱۲، درسی کتاب: ریلیجنس نائٹ اسکول مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

☆ **پیر شاہ یعنی نبی اور علی**......ہمارے پہلے پیر حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ہمارے پہلے امام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ہمارا پچاسواں پیر حضرت شاہ کریم الحسنی ہے۔ ہمارا انچاسواں امام حضرت مولانا شاہ کریم الحسینی ہے۔ (بحوالہ: شکشھن مالا سبق نمبر ۱۷، ص ۱۱، درسی کتاب برائے ریلیجنس نائٹ اسکول مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

یہ تمام کفریہ عقائد مختصر کر کے پیش کئے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے موجودہ اسماعیلیہ آغا خانی فرقہ باطل عقائد پر مشتمل ہے جس کا اسلام سے دور دور تک کا بھی واسطہ نہیں۔

بہائی فرقے کے عقائد و نظریات

بہائی فرقہ کیونکر عالمِ وجود میں آیا؟

بہائی فرقہ نے شیعہ اثناعشریہ سے جنم لیا۔

بہائی فرقہ کا بانی مرزا علی محمد شیرازی ۱۲۵۲ھ مطابق ۱۸۲۰ء ایران میں پیدا ہوا۔ یہ اثنا عشری شیعہ سے تعلق رکھتا تھا مگر اثناعشریوں کی حدود سے تجاوز کر گیا۔ اس نے اسماعیل فرقہ کے عقائد باطلہ اور فرقہ سبائیہ کا ایک معجون مرکب تیار کیا جسے اسلامی عقائد سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔

یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ امام مستور کا عقیدہ اثنا عشری شیعہ کے اساسی عقائد میں سے ہے۔ ان کے عقیدے کے مطابق بارہواں امام 'سرمن رائی' کے شہر میں غائب ہو گیا تھا اور ابھی تک وہ اس کے منتظر ہیں۔ مرزا علی محمد بھی دیگر اثنا عشریہ کی طرح یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ اکثر اہل فارس جن میں یہ نوجوان (مرزا علی محمد) پروان چڑھا۔ اسی نظریہ کے حامل تھے اس نے اثنا عشری فرقہ کی حمایت میں بڑی غیرت کا ثبوت دیا۔ جس کے نتیجے میں یہ لوگوں کا توجہ کا مرکز بن گیا۔ فن نفسیات سے اسے گہرا لگاؤ تھا یہ فلسفیانہ نظریات کے درس و مطالعہ میں بھی لگا رہتا۔ لوگوں کی حوصلہ افزائی کے صلہ میں مرزا علی محمد نے یہ دعویٰ کر دیا کہ وہ امامِ مستور کے علوم وفنون کا واحد عالم بے بدل ہے اور اس کی طرف رخ کئے بغیر وہ علوم نہیں کئے جاسکتے اسلئے کہ شیعہ فرقہ کے قول کے مطابق دیگر ائمہ اثنا عشریہ کی طرح امام مستور ائمہ سابقین کی وصیت کی بناء پر قابل اتباع علوم کا جامع اور مصدر ہدایت و معرفت ہوتا ہے۔

اس مفروضہ کی بناء پر کہ مرزا علی ائمہ سابقین کے علوم کے حامل ہے اسے قابل محبت سمجھا جانے لگا اور بلا چون وچرا اس کی اطاعت کی جانے لگی۔ ایک کامل امام کی حیثیت حاصل ہونے پر مرزا علی محمد ایک متبوع عام قرار پائے اور بلا استثناء ان کے جملہ اقوال کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔

کچھ عرصہ گزارنے پر علی محمد غلو سے کام لینے لگا اور اس نظریہ کو مطلقاً نظر انداز کر دیا کہ وہ امام مستور کے علوم کا ناقل ہے۔ اس نے مستقل مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا جن کا ظہور غیوبت امام کے ایک ہزار سال بعد ہونے والا تھا۔ امام غائب ۲۶۰ھ میں نظروں سے اوجھل ہوئے تھے۔ مرزا نے اس سے بڑھ کر یہ دعویٰ بھی داغ دیا کہ ذاتِ خداوندی اس میں حلول کر آئی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے توسط سے مخلوقات کے سامنے جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ آخری زمانہ میں موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کا ظہور اس کے ذریعہ ہوگا۔ اس نے نزولِ عیسیٰ کے عام عقیدہ سے تجاوز کر کے اس رجوع موسیٰ کا اضافہ کیا اور کہنے لگا کہ ان دونوں انبیاء کا ظہور اس کے توسط سے ہوگا۔

مرزا علی محمد کی شخصیت میں اتنی جاذبیت پائی جاتی تھی کہ لوگ اس کے بلند بانگ دعوے کو بلا چون و چرا مان لیتے تھے۔ مگر علماء نے امامیہ ہوں یا غیر امامیہ یک زبان ہو کر اس کے خلاف آواز بلند کی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے مزعومات و دعوے قرآن کے پیش کردہ حقائق و عقائد کے سراسر منافی تھے۔ مرزا نے علماء کی مخالفت کی پرواہ نہ کی بلکہ انہیں منافق لالچی اور تملک پسند کہہ کر لوگوں کو ان سے متنفر کرنے لگا۔ بایں ہمہ لوگ اس کی باتوں کو سننے اور بلا حجت و برہان اس کی پیروی کا دم بھرتے رہے۔

بانی بہائیت کے عقائد و اعمال

ان دعویٰ باطلہ کے بعد مرزا علی محمد چند عقائد و اعمال کا اعلان کرنے لگا، ہم ذیل میں وہ اُمور ذکر کرتے ہیں، اعتقادی امور یہ تھے:

☆ مرزا علی محمد روزِ آخرت اور بعد از حساب دخول جنت و جہنم پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ روزِ آخرت سے ایک جدید روحانی زندگی کی جانب اشارہ کرنا مقصود ہے۔

☆ وہ بالفعل ذاتِ خداوندی کے اس میں حلول کر آنے پر اعتقاد رکھتا تھا۔

☆ رسالتِ محمدی اس کے نزدیک آخری رسالت نہ تھی۔ وہ کہتا تھا کہ ذاتِ باری مجھ میں حال ہے اور میرے بعد آنے والوں میں بھی حلول کرتی رہے گی۔ گویا حلول الوہیت کو وہ اپنے لئے مخصوص نہیں ٹھہراتا تھا۔

☆ وہ کچھ مرکب حروف ذکر کر کے ہر حرف کے عدد نکالتا اور اعداد کے مجموعہ سے عجیب و غریب نتائج اخذ کرتا تھا۔ وہ ہندسوں کی تاثیر کا قائل تھا۔ انیس کا ہندسہ اس کے نزدیک خصوصی مرتبہ کا حامل تھا۔

☆ اس کا دعویٰ تھا کہ وہ تمام انبیاء سابقین کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ مجموعہ رسالت ہے اور اس اعتبار سے مجموعہ ادیان بھی۔

بناء بریں بہائی فرقہ یہودیت نصرانیت اور اسلام کا معجونِ مرکب ہے اور ان میں کوئی حدِ فاصل نہیں پائی جاتی۔

مرزا نے اسلامی احکام میں تبدیلی پیدا کر کے عجیب و غریب قسم کے عملی اُمور مرتب کئے تھے۔ وہ عملی اُمور حسبِ ذیل ہیں:۔

☆ عورت میراث کے امور میں مرد کے برابر ہے۔ یہ آیتِ قرآنی کا صریح انکار ہے جو موجبِ کفر ہے۔

☆ وہ بنی نوع انسان کی مساوات مطلقہ کا قائل تھا۔ اس کی نگاہ میں جنس و نسل دین و مذہب اور جسمانی رنگت موجب امتیاز نہیں ہے۔ یہ بات اسلامی حقائق سے میل کھاتی ہے اور ان کے منافی نہیں۔

علی محمد باب کے اتباع و تلامذہ

یہ اذکار و آراء مرزا نے اپنی تحریر کردہ تصنیف میں جمع کر دیئے تھے۔ جس کا نام البیان ہے۔ بحیثیت مجموعی ان کے جملہ اذکار عقائد اسلام سے اعراض و انحراف بلکہ انکار پر مبنی تھے۔ اس نے حلول کے نظریہ کو از سرِ نو زندہ کیا۔ جسے عبداللہ سبا نے حضرت علی کیلئے گھڑا تھا اور جو صریح کفر ہے۔ انہی وجوہات کے پیشِ نظر حکومت اس کے خلاف ہوگئی اور مرزا علی محمد اور اس کے اتباع کو ادھر ادھر بھگا دیا۔ مرزا ۱۸۵۰ء میں صرف تیس سال کی عمر میں راہی ملک عدم ہوا۔

مرزا علی نے اپنی نیابت کیلئے اپنے دو مریدان باصفا کو منتخب کیا تھا۔ ایک صبح ازل نامی اور دوسرا بہاء اللہ۔ ان دونوں کو فارس سے نکال دیا گیا تھا۔ صبح ازل قبرص میں سکونت پذیر ہوا اور بہاء اللہ نے آدرنہ کو اپنا مسکن ٹھہرایا۔ صبح ازل کے پیرو بہت کم تھے۔ اس کے مقابلہ میں بہاء اللہ کا حلقہ ارادت خاصا وسیع تھا۔ بعد ازاں اس مذہب کو بہاء اللہ کی طرف منسوب کر کے بہائی کہنے لگے اس فرقہ کو بانی وموسس کی جانب کر کے بابی بھی کہا جاتا ہے۔ مرزا علی محمد نے اپنے لئے 'باب' کا لقب تجویز کیا تھا۔

صبح ازل اور بہاء اللہ میں نقطۂ اختلاف یہ تھا کہ اوّل الذکر بابی و بہا مذہب کو اسی طرح چھوڑ دینا چاہتا تھا جیسے اس کے بانی نے اسے منظم کیا تھا۔ اس کا کام صرف تبلیغ و اشاعت تھا۔ بخلاف ازیں بہاء اللہ نے مرزا کی طرح بہت سی اختراعات کیں۔ وہ بھی مرزا کی طرح حلول کا قائل تھا اور اپنے آپ کو مظہر الوہیت قرار دیتا تھا۔

وہ کہا کرتا تھا کہ مرزا علی محمد نے میرے متعلق بشارت دی تھی۔ مرزا کا وجود میرے لئے تمہید کا حکم رکھتا تھا جس طرح نصاریٰ کی نظر میں حضرت یحییٰ علیہ السلام ظہور مسیح کا پیش خیمہ تھا۔

مشہور مستشرق گولڈزیہر اپنی کتاب 'العقیدہ والشریعہ' میں لکھتے ہیں بہاء اللہ کی شخصیت میں روح الٰہی کا ظہور ہوا تاکہ اس عظیم کام کی تکمیل کی جائے، جسے بہائیت کا بانی تشنۂ تکمیل چھوڑ گیا تھا۔ بناء بریں بہاء اللہ کا منصب و مقام باب کی نسبت رفیع تر ہے اسلئے کہ باب بہاء اللہ کی ذات سے قائم ہے اور بہاء اللہ اس کو قائم رکھنے والا ہے بہاء اللہ اپنے آپ کو ذات الٰہی کا مظہر قرار دیتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ وہ ذاتِ باری کے حسن و جمال کی جلوہ گاہ ہے اور اس کے محاسن شیشہ کی طرح ذات بہاء اللہ میں ضوفشاں ہیں۔ بہاء اللہ کی شخصیت بذاتِ خود وہ جمال اللہ ہے جو ارض و جمادات میں تاباں و درخشاں ہے جیسے عمدہ قسم کے پتھر کو پالش کیا جائے تو وہ تابانی کے جوہر دکھاتا ہے۔ بہاء اللہ وہ عظیم شخصیت ہے جس کا ظہور اس جوہر (مرزا علی محمد) سے ہوا۔ اس جوہر کی معرفت بہاء اللہ کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی۔ بہاء اللہ کے پیرو اسے فوق البشر تصور کرتے اور اسے اکثر صفات الٰہی کا مجموعہ قرار دیتے تھے۔ (العقیدہ والشریعہ، صفحہ ۲۴۴ ترجمہ محمد یوسف عبدالعزیز عبدالحق علی حسن عبدالقادر)

بہاء اللہ کے افکار و عقائد

جس طرح عوام کالانعام شخص پرستی کے عادی ہوتے ہیں۔ اسی طرح بہاء اللہ کے پیرو بھی اسی جرم کے مرتکب تھے۔ بعد ازاں بہاء اللہ اور صبح ازل کے اختلافات کی خلیج وسیع تر ہوتی چلی گئی۔ یہ دونوں قریب قریب رہتے تھے۔ ایک آدرنہ میں قیام پذیر تھا اور دوسرا قبرص میں۔ چنانچہ دولت ترکیہ نے بہاء اللہ کو عکا کی طرف ملک بدر کر دیا جہاں اس نے اپنے مشرکانہ عقائد کو مدون کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔ اس نے قرآن کریم کے خلاف بہت کچھ لکھا اور اپنے استاد کی مرتب کردہ کتاب البیان کی تردید پر قلم اٹھایا۔ بہاء اللہ نے عربی و فارسی دونوں زبانوں کو تعبیر و بیان کا ذریعہ بنایا۔ اس کی مشہور ترین تصنیف 'الاقدس' ہے جس کے متعلق اس کا دعویٰ تھا کہ وہ وحی الٰہی پر مبنی اور ذاتِ خداوندی کی طرح قدیم ہے۔ وہ اعلانیہ کہا کرتا تھا کہ اس کی تصنیفات جملہ علوم کی جامع نہیں بلکہ اس نے بہت سے علوم کو اپنے برگزیدہ اصحاب کیلئے الگ محفوظ کر رکھا ہے۔ اس لئے کہ دوسرے لوگ ان باطنی علوم کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

بہاء اللہ کا دعویٰ تھا کہ جس مذہب کی وہ دعوت دے رہا ہے وہ اسلام سے الگ ایک جداگانہ مسلک کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ بات بہاء اللہ اور اس کے استاد میں مابہ الامتیاز ہے۔ اس کے استاد مرزا علی محمد کا دعویٰ تھا کہ وہ اپنے افکار سے اسلام کی تجدید و احیاء کر رہا ہے اور وہ اسلام کے دائرہ سے خارج نہیں ہے۔ وہ بزعم خود اسلام کو ایک جدید مذہب قرار دیتا تھا اور اس کی اصلاح کا مدعی تھا۔

بخلاف ازیں بہاء اللہ اپنے مذہب کو دین اسلام سے ایک الگ مذہب تصور کرتا تھا۔ یہ کہہ کر اس نے دین اسلام پر بڑا احسان کیا اور اسے اپنے مزعومات باطلہ کی آلودگی سے پاک رکھا۔ بہاء اللہ اپنے مذہب کو بین الاقوامی حیثیت دیتا اور اس بات کا دعویدار تھا کہ یہ مذہب جمیع ادیان مذاہب کا جامع اور سب اقوام کیلئے یکساں حیثیت رکھتا ہے۔ وہ وطن پرستی کے خلاف تھا اور کہا کرتا تھا کہ زمین سب کی ہے اور وطن سب کا ہے۔

چونکہ بہاء اللہ اپنے مذہب کو بین الاقوامی مذہب سمجھتا اور مظہر الٰہی ہونے کا دعویدار تھا۔ اس لئے اس نے مشرق و مغرب کے سلاطین و حکام کو تبلیغی خطوط ارسال کئے اور ان میں یہ دعویٰ کیا کہ ذاتِ الٰہی اس میں حلول کر آتی ہے وہ قرآنی اجزاء کی طرح اپنی تحریروں کو سور (سورت کی جمع) کہا کرتا تھا۔ اسے غیب دانی کا بھی دعویٰ تھا۔ وہ مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والی پیشین گوئیاں بھی کیا کرتا تھا۔ اتفاق سے بعض باتیں دُرست ثابت ہو جاتیں مثلاً اس نے پیشین گوئی کی تھی کہ نپولین سوم کی حکومت ختم ہو جائیگی چنانچہ چار سال کے بعد یہ پیشین گوئی پوری ہوگئی۔ اس پیشین گوئی کے ظہور سے اس کے پیرووں کی تعداد میں بڑا اضافہ ہوا۔ بہاء اللہ نے ہوشیاری سے کام لے کر زوالِ حکومت کی کوئی تاریخ متعین نہیں کی تھی۔ ممکن ہے اس نے سیاسی بصیرت کی بناء پر یہ بھانپ لیا ہو کہ یہ حکومت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ مگر یہ دعویٰ کسی شخص نے بھی نہیں کیا کہ بہاء اللہ کی سب پیشگوئیاں حرف بحرف صحیح ثابت ہوئیں۔ یہاں تک کہ اس کے بڑے سرگرم پیروکار بھی یہ دعویٰ نہ کر سکے۔

بہاء اللہ اپنی دعوت کو پھیلانے کیلئے اپنے اتباع کو ترغیب دلایا کرتا تھا کہ وہ دوسری زبانیں سیکھیں۔

بہاء اللہ کی دعوت خصوصی خد و خال

بہاءاللہ کی دعوت کے خصوصی نکات یہ تھے:۔

☆ بہاء اللہ نے تمام اسلام قواعد وضوابط کو ترک کر دیا تھا۔ بناء بریں اس کا مذہب اسلام سے قطعی طور پر بے تعلق تھا۔ یہ بات بہاءاللہ اور اس کے استاد مرزا علی محمد میں مابہ الامتیاز ہے۔

☆ وہ انسانوں کے رنگ ونسل اور ادیان مذاہب کے اعتبار سے مختلف ہونے کے بعد باوجود ان کی مساوات کا قائل تھا۔ مساوات بنی آدم کا نظریہ اس کی تعلیمات میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ تعصب و اختلافات سے پر کائنات عالم میں بہاء اللہ کا یہ نظریہ بڑا جاذب نظر تھا۔

☆ بہاءاللہ نے عائلی نظام مرتب کیا اور اس میں اسلام کے بنیادی قوانین کی خلاف ورزی کی۔

چنانچہ وہ تعدد ازواج سے روکتا تھا اور شاذ و نادر حالات میں اس کی اجازت دیتا تھا۔ بصورت اجازت بھی وہ دو بیویوں سے تجاوز نہیں کرنے دیتا تھا۔ طلاق کی اجازت وہ ناگزیر حالات میں دیتا تھا۔ اس کے یہاں مطلقہ کیلئے کوئی عدت مقرر نہ تھی بلکہ طلاق کے بعد وہ فی الفور نکاح کر سکتی تھی۔

☆ نمازِ باجماعت منسوخ کردی۔ صرف نمازِ جنازہ میں جماعت کی اجازت تھی۔

☆ وہ خانہ کعبہ کو قبلہ قرار نہیں دیتا تھا بلکہ اس کا اپنا سکونتی مکان قبلہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ چونکہ وہ حلول باری تعالیٰ کا عقیدہ رکھتا تھا لہٰذا قبلہ وہی جگہ ہونا چاہیے جہاں خدا کی ذات حال ہو اور وہ بزعم خویش بہاء اللہ کا مکان تھا۔ جب بہاء اللہ اپنی سکونت تبدیل کر لیتا تو بہائی بھی اپنا قبلہ تبدیل کر لیا کرتے تھے۔

☆ بہاءاللہ نے اسلام کی پیش کردہ طہارت جسمانی وروحانی کو بحال رکھا تھا۔ بناء بریں وہ وضو اور غسل جنابت کا قائل تھا۔

☆ بہاءاللہ نے حلال وحرام سے متعلق جملہ احکام اسلام کو نظر انداز کر دیا اور اس ضمن میں عقل انسانی کو حاکم تصور کرنے لگا۔ اگر حق کی توفیق شامل حال ہوتی تو اسے معلوم ہوتا کہ اسلام کی حلال کردہ اشیاء عقل کے نزدیک بھی حلال ہیں محرمات کے حق میں عقل بھی حرمت کا فیصلہ صادر کرتی ہے۔ اس ضمن میں ایک اعرابی کا واقعہ ذکر کرنے کے قابل ہے۔ اس سے جب پوچھا گیا کہ تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیونکر ایمان لائے؟ اس نے جواباً کہا میں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو انجام دینے کا حکم صادر کریں اور عقل انسانی کہے کہ ایسا نہ کر اور نہ کوئی ایسا معاملہ میری نگاہ سے گزرا کہ عقل منع کرے اور آپ وہ کام کرنے کا حکم دیں۔ اگر بہاء اللہ اس اعرابی کی بات پر غور کرتا تو حقیقت کو پا لیتا۔ مگر اس کا مقصد صرف تخریب تھا۔ ظاہر ہے کہ تخریب کیلئے صرف پھاوڑا مطلوب ہے جو ہر چیز کو تہس نہس کر کے رکھ دیتا ہے۔

☆ اگرچہ بہاء اللہ اور اس کا استاد مرزا علی محمد انسانی مساوات کے قائل تھے۔ مگر جمہوریت کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ کو معزول کرنا ان کے نزدیک جائز نہ تھا۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ سلطان کو معزول کرنا ان کے نظریات سے میل نہیں کھاتا تھا۔ ان کے مذہبی نظریات کی اساس یہ تھی کہ ذاتِ باری انسانوں میں حلول کر آتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اندریں صورت انسانوں کی تقدیس کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی ذات ان میں حال نہ بھی ہو اس لئے کہ ان میں حلول کا امکان ہوتا ہے۔ بناء بریں تقدیس سلاطین کا نظریہ ان کی عقل و منطق کے ساتھ ہم آہنگ تھا۔

تقدیس سلطان کے باوجود بہاء اللہ علماء کی فضیلت و عظمت کو تسلیم کرتا تھا بلکہ اس کا استاد مرزا علی محمد ان علماء کے خلاف جنگ آزما رہا جو اس کے نظریات کا ابطال کرتے تھے۔ اسی طرح بہاء اللہ بھی علمی اجارہ داری کے خلاف معرکہ آراء رہا۔ خواہ وہ مسلمانوں میں پائی جاتی ہو یا یہود و نصاریٰ میں۔

بہاء اللہ کا جانشین عباس آفندی

بہاء اللہ کا اقتدار ۱۶ مئی ۱۸۹۲ء کو اس کی موت کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عباس آفندی جسے عبدالبہا یا غصن اعظم (بڑی شاخ) بھی کہتے تھے اس کا نائب قرار پایا۔ چونکہ سب عقیدت مند بہاء اللہ سے خلوص رکھتے تھے اس لئے کوئی بھی بہاء اللہ کا خلیفہ بننے میں اس کا مزاحم نہ ہوا۔ عباس آفندی مغربی تہذیب و تمدن سے پوری طرح باخبر تھا۔ اس لئے اس نے اپنے والد کے افکار کو مغربی طریق فکر و نظر میں ڈھال دیا۔ اس نے حلول کے عقیدہ کو اپنے مذہب سے خارج کر دیا۔ مغربی تہذیب و ثقافت کے زیر اثر اس نے یہود و نصاریٰ کی مقدس کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ (بہائی مذہب کی تدریجی ترقی کی داستان بڑی عجیب ہے) اس مذہب کے اوّلین بانی نے اسلام کی تجدید و اصلاح کے نام سے اس کی تعلیمات کا بیڑا اُٹھایا تھا۔ جب اس کا نائب بہاء اللہ مسند نشین اقتدار ہوا تو اس نے جملہ تعلیمات اسلامی کا انکار کر کے اپنے استاد کے مشن کی تکمیل کر دی۔ جب تیسرے گدی نشین نے مسند سنبھالی تو اس نے اصول اسلامی کے انکار پر ہی بس نہ کی بلکہ قرآن کریم کی بجائے کتب یہود و نصاریٰ کی جانب متوجہ ہوا اور ان سے اخذ و استفادہ کرنے لگا۔

یہود و نصاریٰ میں بہائیت کی اشاعت

اسی کے زیر اثر یہ مذہب یہود و نصاریٰ اور مجوس میں پھیلنے لگا اور ان مذاہب کے لوگ جوق در جوق بہائیت میں داخل ہونے لگے۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ جب عباس آفندی اور اس کا والد بہاء اللہ مسلمانوں سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے اپنی توجہ دیگر مذاہب والوں کی طرف منعطف کرنا شروع کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرزمین فارس اور اس کے قرب و جوار میں یہود و نصاریٰ کثرت سے بہائیت کے حلقہ بگوش ہو گئے انہوں نے بلاد ترکستان میں عمارتیں تعمیر کر رکھی تھیں جہاں اجلاس منعقد کیا کرتے تھے۔ یہ مذہب یورپ و امریکہ میں بڑی تیزی سے پھیلنے لگا اور بہت سے لوگ ان کے دام تزویر میں پھنس گئے۔

مشہور کتاب 'العقیدہ والشریعۃ' کا مصنف لکھتا ہے، بہاء اللہ نے محسوس کیا کہ یورپ و امریکہ کے بعض لوگ بڑے جوش و خروش سے بہائیت اختیار کرتے جارہے تھے۔ یہاں تک کہ عیسائیوں میں بھی ان کے حلقہ بگوش پیدا ہو گئے۔ امریکہ میں جن ادبی انجمنوں کا قیام عمل میں آیا وہ بہائیت کے اصول وضوابط کے استحکام میں مدومعاون ہوتی تھیں۔ امریکہ سے ۱۹۱۰ء میں ایک مجلّہ 'نجم الغرب' نامی نکلنا شروع ہوا۔ جس کے سال بھر میں انیس شمارے شائع ہوا کرتے تھے انیس کے عدد کی وجہ تخصیص یہ تھی کہ یہ ہندسہ ان کے یہاں بڑا موثر تھا۔ بہائی یوں بھی اعداد کی قوت تاثیر کے قائل تھے جیسا کہ ہم مرزا علی محمد کا حال بیان کرتے وقت تحریر کر آئے ہیں۔

مصنف مذکور مزید لکھتا ہے، بہائیت اضلاع متحدہ امریکہ کے دور افتادہ علاقوں میں پھیل گئی اور شکاگو میں ایک مرکز بھی قائم کر لیا۔
(العقیدہ والشریعہ، صفحہ ۲۵۰)

بہائی فرقہ والوں نے عیسائیوں کو ورغلانے کیلئے ان کی کتابوں سے استدلال کرنا شروع کیا اور یہ دعویٰ کھڑا کر دیا کہ عہد نامہ قدیم و جدید میں بہاء اللہ اور اس کے بیٹے کی بشارت موجود ہے۔ گولڈزیہر اس ضمن میں لکھتا ہے، عباس آفندی کے ظہور سے بہائی مذہب نے تورات وانجیل سے مدد لے کر نیا قالب اختیار کیا۔ تورات وانجیل میں عباس آفندی کے ظہور کی خبر دی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ وہ امیر ورئیس ہوگا اور عجیب وغریب القاب سے ملقب ہوگا۔ یہ ذکر کتاب اشعیاء کے انیسویں باب کی آیت نمبر ٦ میں مذکور ہے۔ اس میں مرقوم ہے، ہمارے یہاں ایک لڑکا (بہاء اللہ) پیدا ہوگا جس کے گھر میں ایک بچہ جنم لے گا جو بڑا نام پائے گا۔ اسے بڑے القاب و آداب سے یاد کیا جائے گا اور رئیس الاسلام کے نام سے پکارا جائے گا۔ (العقیدہ والشریعہ)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ 'بہائی' فرقہ باطل عقائد پر مشتمل ہے اس فرقے کے باطل عقائد میں سب سے زیادہ باطل عقیدہ یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) خدا انسان میں حلول کرتا ہے۔ اس کے بعد نماز زکوٰۃ کا انکار کرنا اور روزہ، حج و جہاد کا ساقط قرار دینا ہے۔

کیا یہ لوگ مسلمان کہلانے کے اور اسلام کی چاہت کا دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں؟

فتنہ گوھر شاھی کے عقائد و نظریات

فتنہ گوہریہ بہت خطرناک فتنہ ہے اس فتنے کا بانی ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ گوہر شاہی نے اس فتنے کا آغاز اپنی انجمن سرفروشانِ اسلام کے نام سے کیا۔ فتنہ گوہریہ دین کے خادموں کا کوئی گروہ نہیں بلکہ ایمان کے رہزنوں کا سفید پوش دستہ ہے جو عشق و عرفان کی متاع عزیز پر شب خون مارنے اٹھا ہے ان کے مصنوعی تصوف اور بناوٹی روحانیت کے پیچھے خوفناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔

اس فرقے کا طریقہ و ارادت اس لحاظ سے بہت پر اسرار اور خطرناک ہے کہ نہ صرف اہلسنّت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ کی اتباع اور عقیدت کا بھی دم بھرتے ہیں۔ فتنہ گوہریہ کے پیرو اہلسنّت کو بدنام کرنے اور نوجوانوں کو راہِ حق سے بہکانے کیلئے اہلسنّت کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

گوہر شاہی نے اپنی گمراہیت ان تینوں کتابوں میں تحریر کی ہیں جن کے نام 'روحانی سفر، روشناس اور مینارہ نور' وغیرہ ہیں۔ اب آپ کے سامنے ان کتب کی عبارات ثبوت کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔

گوھر شاھی اور اس کے معتقدین کے عقائد و نظریات

عقیدہ...... نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کو اسلام کے وقتی رُکن کہا گیا ہے کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ عوام، پچیس ہزار مرتبہ امام اور بہتر ہزار مرتبہ اولیائے کرام کو ذکر کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے کہ ہر درجہ کے ذکر کے بغیر نماز بے فائدہ ہے اگر سجدوں سے کمر کیوں نہ ٹیڑھی ہوجائے۔ (بحوالہ کتاب روشناس، صفحہ ۳)

عقیدہ...... پیر و مرشد ہونے کیلئے عجیب و غریب شرط قائم کی ہے اگر زیادہ سے زیادہ سات دن میں ذاکر قلبی نہ بنادے تو وہ مرشد ناقص ہے اور اس کی صحبت اپنی عمر عزیز برباد کرتا ہے۔ (بحوالہ کتاب روشناس، صفحہ ۶)

عقیدہ...... حضرت آدم علیہ السلام نفس کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی جنت سے نکال کر عالم ناسوت میں جو جنات کا عالم تھا پھینکے گئے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب روشناس، صفحہ ۸)

عقیدہ...... حضرت آدم علیہ السلام پر یوں بہتان باندھا ہے کہ آپ نے جب اسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کون ہیں؟ جواب آیا کہ تمہاری اولاد میں سے ہوں گے۔ نفس نے اُکسایا کہ یہ تیری اولاد میں ہو کر تجھ سے بڑھ جائیں گے۔ یہ بے انصافی ہے اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی۔ (معاذ اللہ) (ص ۹)

عقیدہ......قادیانیوں اور مرزائیوں کو مسلمان کہا ہے البتہ جھوٹے نبی کو مان کر اصلی نبی کی شفاعت سے محروم کہا ہے۔ (بحوالہ کتاب روشناس، صفحہ ۱۰)

عقیدہ......اللہ تعالیٰ کا خیال ثابت کر کے اس کے علم کی نفی کی ہے ایک دن اللہ تعالیٰ کے دل میں خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں سامنے عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب روشناس، صفحہ ۲۰)

عقیدہ......حضرت آدم علیہ السلام کی شدید ترین گستاخی اور اخیر میں ان پر شیطانی خور ہونے کا الزام لگایا ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب مینارۂ نور، صفحہ ۸)

عقیدہ......ذکر کو نماز پر فضیلت دی۔ ذکر کا نیا طریقہ نکالا اور قرآنی آیات کے مفہوم کو بگاڑ کر اپنے باطل نظریہ پر استدلال کیا ہے۔ (بحوالہ کتاب مینارۂ نور، صفحہ ۱۷)

عقیدہ......جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کسی کو نصیب نہ ہو اس کا اُمتی ہونا ثابت نہیں۔ (بحوالہ کتاب مینارۂ نور، صفحہ ۲۴)

عقیدہ......قرآن مجید کی آیت کا جھوٹا حوالہ دیا گیا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار دع نفسك و تعالیٰ فرمایا ہے حالانکہ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وارِد نہیں ہوا۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب مینارۂ نور، صفحہ ۲۹)

عقیدہ......علماء کی شان میں شدید ترین گستاخیاں کی گئی ہیں ایک آیت جو کہ یہود سے متعلق ہے اسے علماء و مشائخ پر چسپاں کیا ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب مینارۂ نور، صفحہ ۳۰، ۳۱)

عقیدہ......حضرت خضر علیہ السلام اور ان کے علم کی توہین کی گئی ہے۔ (بحوالہ کتاب مینارۂ نور، صفحہ ۳۵)

عقیدہ......انبیائے کرام علیہم السلام دیدارِ الٰہی کو ترستے ہیں اور یہ (اولیائے اُمت) دیدار میں رہتے ہیں ولی نبی کا نعم البدل ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب مینارۂ نور، صفحہ ۳۹)

گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے صفحہ نمبر ۴۹ تا ۵۰ پر رقم طراز ہے:۔

عبارت...... اتنے میں اس نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی اور مجھے اس سے نفرت ہونے لگی۔ رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی یہ شخص (یعنی چرسی) ان ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو ہر نشے سے پرہیز کر کے عبادت میں ہوشیار ہیں لیکن بخل، حسد اور تکبر ان کا شعار ہے اور (چرس کا) نشہ اس کی عبادت ہے۔

(معاذ اللہ! بالکل ہی واضح طور پر نشہ کو صرف حلال ہی نہیں بلکہ عبادت ٹھہرایا جا رہا ہے)۔

ریاض گوھر شاھی کے نزدیک نماز اور درود شریف کی کوئی خاص اھمیت معلوم نھیں ھوتی

جیسا کہ روحانی سفر، صفحہ ۳ پر اپنے بارے میں لکھتا ہے:

عبارت......اب گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی۔ میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے کوئی ایسی عبادت ہو جو میں ہر وقت کر سکوں (یعنی معاذ اللہ نماز اور درود شریف سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)۔

گوہر شاہی نے جو روحانی منزل طے کئے ہیں ان میں عورتوں کا بھی بہت زیادہ خلل ہے۔ نہ شرم، نہ حیا۔ اس کے روحانی سفر میں ایک مستانی کا خصوصیت کے ساتھ دخل ہے۔

عبارت...... میں دن کو کبھی کبھی اس عورت کے پاس چلا جاتا وہ بھی عجیب وغریب فقر کے قصے سناتی اور کبھی کبھی کھانا بھی کھلا دیتی۔ (بحوالہ روحانی سفر، صفحہ ۳۴)

عبارت...... کہنے لگی آج رات کیسے آگئے۔ میں نے کہا پتا نہیں اس نے سمجھا شاید آج کی اداؤں سے مجھ پر قربان ہو گیا ہے اور میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ (بحوالہ روحانی سفر، صفحہ ۳۲)

کیا اس سے زیادہ دلیری کے ساتھ کوئی دشمن اسلام دین متین کے چہرے کو مسخ کر سکتا ہے۔ کیا شریعتِ مطہرہ کی تنقیص کیلئے اس سے بھی زیادہ شرمناک پیرایہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیا اپنے مذہب، اپنے دین، اپنے عقائد کا اس طرح سے خون کرنے والا یہ شخص مذہبی رہنما ہو سکتا ہے؟

آج کل گوہر شاہی کے چیلوں نے 'مہدی فاؤنڈیشن' کے نام سے کام کرنا شروع کر دیا ہے یہ جماعت دوبارہ سرگرم ہو رہی ہے اس کے کارکنان دنیا بھر میں ای میل اور خطوط کے ذریعہ خباثتیں پھیلا رہے ہیں اس طرح گوہر شاہی کی فتنہ انگیز جماعت دوبارہ سرگرم ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کو اس فتنے سے بچنا چاہئے۔

فرقہ شمع نیازیہ کے عقائد و نظریات

موجودہ معدوم فرقوں کے بعض باطل عقائد کا انتخاب کر کے ایک نیا فرقہ تیار کیا گیا جسے فرقۂ شمع نیازیہ کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔

اس فرقے کے موسس اول صوفی افتخار الحق روہتکی ہیں جنہوں نے بیسویں صدی کے اوّل عشرے میں اسلام کے خلاف گمراہیت پر مبنی عقائد ونظریات وضع کیے اور دوسرے مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنانے اور دور دور تک اپنی فکری بے راہ روی کی ترسیل کیلئے کتاب تصنیف کی مگر جب علمائے اہل سنت کو خبر ہوئی تو انہوں نے اس کا بھر پور تعاقب کیا۔ اس کی تردید کے نتیجے میں اس کی کتاب دوبارہ شائع نہ ہوسکی اور اس طرح وہ فتنہ کچھ دِنوں کیلئے دَب گیا۔ لیکن جن لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کر لی تھی اس میں سے کچھ تو تائب ہوگئے اور بعض اسی عقیدے پر گامزن رہے۔ یہاں تک کہ شمع نیازی گونڈوی کا زمانہ آیا انہوں نے صوفی افتخار الحق روہتکی کے مشن کو آگے بڑھانے کی کوشش کی، جن لوگوں کے مقدر میں گمراہی و بے دینی تھی وہ ان کے ساتھ ہوتے گئے اور گمراہوں کی ایک جماعت تیار ہوگئی۔ چونکہ گونڈوی صاحب ہی کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں یہ فرقہ تیار ہوا تا اسلئے اس کا نام فرقۂ شمع نیازیہ پڑا۔ اگر چہ جماعت کے بعض افراد اپنے کو نیازی کے ساتھ افتخاری بھی کہتے ہیں۔

اسلام کے شیدائیوں اور دین حق کے سپاہیوں کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ جب بھی کئی نیا فتنہ اُٹھا اور کوئی فرقہ اپنے باطل عقائد کے ساتھ ظاہر ہوا تو اس کے مقابلے کیلئے میدانِ عمل میں اُتر پڑے، اپنی تحریر وتقریر، بیان وخطاب، جلسے جلوس، تصنیف وتالیف کے ذریعہ اس کے نظریات فاسدہ کی تردید کی اور اُمتِ مسلمہ کو ان کے دامن پر فریب میں آنے سے بچانے کی سعی بلیغ فرمائی۔

اہل نظر جانتے ہیں کہ ہر فرقہ اپنی ترقی واشاعت اور دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے کیلئے کتابیں ورسائل تیار کر کے شائع کرتا ہے تاکہ لوگ پڑھیں اور اس کے ہم عقیدہ ہو جائیں فرقہ شمع نیازیہ نے بھی کچھ کتابیں تصنیف کیں جن میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حامض الانسان (۲) تحفظ ایمان (۳) شمع حقیقت (٤) کعبہ کی حقیقت (۵) قربانی کی حقیقت (٦) آخری سجدہ (۷) ہندی کعبہ (۸) تعزیہ کی حقیقت (۹) میلاد کی حقیقت (۱۰) ہندی تعزیہ (۱۱) ہندی قربانی (۱۲) انگریزی کعبہ

یہ وہ ساری کتابیں ہیں جن میں اسلام کی مخالفت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کفر وشرک کو ایمان، حرام کو حلال، ناجائز کو جائز، بدعات وخرافات کو استحباب وسنت لکھا ہے گویا یہ ساری کتابیں گمراہی کا پلندہ اور بے دینی کے اسباق سے لبریز ہیں۔

سردست ان ہی کتابوں سے کچھ اقتباسات پیش کرنا چاہوں گا۔

اس فرقہ کے اول گرو گھنٹال صوفی افتخار الحق روہتکی اپنی کتاب حامض الاسنان میں لکھتے ہیں:۔

☆ ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کے خدا ہیں۔ (حامض الاسنان، صفحہ ۷۸)

قرآن کہتا ہے کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے ہیں اللہ نے انہیں پیدا کیا اپنا محبوب و رسول بنایا مگر اس فرقے نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا ہی نہیں بلکہ خدا کا بھی خدا بنا ڈالا۔ (لاحول ولاقوۃ)

یہی جناب دوسری جگہ لکھتے ہیں:

☆ خدا ہر جاہل سے کہیں اجہل مطلق ہے۔ (حامض الاسنان، صفحہ ۸۱)

قرآن کہتا ہے کہ خدا علم غیب والشہادہ ہے، ہر چیز کا جاننے والا ہے، کوئی بھی ذرّہ، کوئی بھی قطرہ، خشکی وتری کی کوئی بھی چیز اس کی نگاہِ قدرت سے مخفی نہیں اور اس کے علم سے باہر نہیں۔ اس کے علم سے کسی مخلوق کے علم کا کوئی مقابلہ نہیں۔ خدا عالم ہے، علیم ہے، حکیم ہے، علام ہے مگر افسوس اس فرقے نے خدا جل جلالہ کو جاہل مطلق کہہ کر قرآن وحدیث کی صریح مخالفت کی اور ربّ کے علمِ ازلی وابدی کا انکار کیا۔

یہی جناب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

☆ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم، علمِ الٰہی سے زائد ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مرا باطن مجھے امر کرتا ہے کہ اپنے کو خدا سمجھا کرو۔ (حامض الاسنان، صفحہ ۶۶)

اسلام کہتا ہے کہ ربّ تعالیٰ کے علم کے سامنے مخلوق، نبی، رسول یا کسی ذات وشخص کے علم کی وہی حیثیت ہے جو ایک قطرہ کی حیثیت سمندر کے سامنے ہے یا اس سے بھی کم۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے زائد کیسے ہوسکتا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ بھی کتنا زبردست الزام ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو خدا تصور کیا۔ کیا اس الزام کو حق ثابت کرنے کیلئے کوئی شہادت پیش کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

نیز لکھتے ہیں:

☆ ہر آدمی خدا ہے۔ (حوالہ سابق، صفحہ ۲۷)

☆ تمام بت خدا ہیں۔ (حوالہ سابق، صفحہ ۱۳)

یہ بھی لکھتے ہیں کہ

☆ اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ ماننا عقلاً و نقلاً من گھڑت لغو و مہمل توحید ہے۔ (حوالہ سابق، صفحہ ۴۵)

☆ مشرکین بت نہیں پوجتے تھے بلکہ صرف خدا کو پوجتے تھے۔ (حوالہ سابق، صفحہ ۴۳)

☆ جس عقیدے کے سبب مشرکین مشرک ٹھہرے، علمائے اسلام اسی عقیدے پر ہیں۔ (حوالہ سابق، صفحہ ۴۳)

یہ ہے صوفی افتخار الحق رو ہتکی کا عقیدہ جو فرقۂ شمع نیازیہ کے موسس اول ہیں۔ اب آیئے شمع نیازی گونڈوی کی طرف رُخ کرتے ہیں شمع نیازی لکھتے ہیں:

☆ اسی طرح جب پیغمبر خدا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان فیہما الھۃ الا اللّٰہ لفسدنا زمین و آسمان کے درمیان خدا کا غیر موجود نہیں۔ اگر غیر خدا بھی موجود ہوتا تو نظام درہم برہم ہو جاتا۔ (ایک فتویٰ کا جواب، صفحہ ۱۱۔ نیازی)

معلوم ہوا کہ شمع نیازی کا عقیدہ ہے کہ زمین و آسمان کے درمیان جتنی چیزیں ہیں سب عین خدا ہیں اور سب خدا ہیں تو سب لائق عبادت اور معبود ہیں۔

اسی فرقے کے ایک مبلغ خلیل اللہ الہ آبادی لکھتے ہیں:

☆ حاصل کلام یہ کہ تمامی بت نہیں غیر خدا بلکہ عین خدا ہیں۔ (شمع حقیقت، صفحہ ۱۲۶)

☆ یہ مبلغ صاحب شاعر بھی ہیں اور تک بندی بھی جانتے ہیں دو شعر ملاحظہ کیجئے

خدا کا مسمی ہے انسان کامل
ہے باطن میں مولیٰ بظاہر بشر ہے

کہیں سب غیر حق جس کو ہم اسے اللہ کہتے ہیں
سمجھ کا پھیر ہے اللہ کو غیر اللہ کہتے ہیں

(شمع حقیقت، صفحہ ۱۲۵)

صوفی نورالہدیٰ نیازی لکھتے ہیں:

☆ خالق مخلوق کا غیر نہیں بلکہ عین ہے یوں انسان کا خدا غیر نہیں بلکہ عین ہے اور یہی توحید خداوندی ہے۔ (تحفظ ایمان، ص ۳۴)

ابوشمع ہلدھری گونڈوی لکھتے ہیں:

☆ ہم صوفیوں کے عقیدے کے مطابق وجود وہ ہے جسے دیکھا جاسکے اس وجود کو شے کہا جاتا ہے اور جو وجود کو جوڑے اسے ذات کہا جاتا ہے۔ ہر وجود کا فرداً فرداً نام ختم ہوجاتا ہے صرف ذات کا نام باقی رہ جاتا ہے اسی نام کو وحدت کہا جاتا ہے اور تمام موجودات کے نام کو وحدۃ الوجود کہا جاتا ہے جو ذاتِ پاک کے نام کیساتھ خاص ہے۔ (تارفولادی برائے برق کی بردبادی، ص ۲۴)

مذکورہ اقتباسات کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کے تمام ذرّات، پیڑ، پودے، دریا، پتھر، لید، گوبر، پیشاب، پاخانہ، کتے، بلی، مور، گدھے سب ان کے عقیدے میں ان کے خدا ہیں۔ (معاذ اللہ)

نیز وہ یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ عرب کے مشرکین کا جو عقیدہ تھا وہی تمام علمائے اسلام، اولیائے کرام کا ہے۔ (معاذ اللہ)

تعمیر کعبہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان فرمایا تھا اے لوگو! حج کعبہ کیلئے آؤ۔ اس واقعہ سے صوفی نور الہدیٰ استدلال کرتے ہیں:

☆ حضرت محمد رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمودات کا کیا مطلب ہے؟ مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ شریف کی تعمیر کے بعد اعلان کیا کہ مکہ حرم شریف ہے اسی طرح میں بھی اعلان کرتا ہوں کہ مدینہ حرم شریف ہے لہٰذا سارے مسلمان خانہ کعبہ میں سجدہ اور اس کے گرد طواف کرتے ہیں تو سارے مسلمان خانہ رسول میں سجدہ و طواف کریں۔ (تحفظ ایمان، صفحہ ۱۷۳)

چند صفحات بعد لکھتے ہیں:

☆ حضرت محمد رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار طیبہ اور تمام اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ کے سجدہ کرنے اور اس کا طواف کرنا جائز و حلال ہوجاتا ہے۔ (تحفظ ایمان، صفحہ ۱۷۹)

اسلام کی نظر میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کیلئے سجدہ کرنا جائز نہیں اور کعبہ مقدسہ کے سوا کسی مقام کا طواف روا نہیں لیکن اس فرقے نے مزارات کیلئے سجدہ و طواف کرنا جائز قرار دیا۔

شمع نیازی صاحب قرآن مقدس کی ایک آیتِ کریمہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

و اذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس

صوفیائے کرام نے سجدہ کرلیا مگر گروہِ علماء نے سجدہ کرنے سے منع کردیا۔

(ایک اہم فتویٰ کا جواب، صفحہ ۱۱)

یہ فرقہ اپنے گروہ کو جماعت صوفیا سے شمار کرتا ہے اور اس آیت میں ملائکہ کی تفسیر صوفیا سے کر کے یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم فرشتوں کی طرح معصوم، پاک صاف ہیں اور ابلیس کا ترجمہ علماء کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ علمائے اسلام شیطان کی طرح دجال، مکار، کافر، زندیق ہیں (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ) یہ تو صرف ستر عقائد کفریہ ہیں جو ان سینکڑوں عقائدِ باطلہ میں سے منتخب کر کے پیش کئے گئے اگر ان کے تمام خرافات کو یکجا کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوجائے ہاں ضرورت محسوس کی گئی تو یہ کام بھی اِن شاءَاللہ کیا جائے گا۔

آخر میں عرض ہے کہ ان کفریہ عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ کسی کے اندر پایا جائے تو وہ اسلام سے خارج ہے۔ پھر جب اس طرح کے سینکڑوں عقائد کا حامل جو شخص یا فرقہ ہوگا اس کا انجام کیا ہوگا۔ بلاشبہ اس طرح کا عقیدہ رکھنے والا آدمی بدعتی، فاسق، زندیق، جہنمی اور کافر و مرتد ہے۔

لہٰذا مسلمانوں پر ضروری ہے کہ ایسے فرقے ضالہ باطلہ، مرتدہ سے دور رہیں، ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، نکاح، دعوت، میل ملاپ، دوستی، نمازِ جنازہ سب سے اجتناب کریں۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اھل البدع کلاب اھل النار (کنز العمال، جلد ا صفحہ ۲۲۳)

گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

نیز فرمایا:

اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ (کنز العمال، جلد ا صفحہ ۲۱۸)

بدمذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔

ایک مقام پر یوں فرمایا گیا، آخر زمانے میں جھوٹے وفریبی لوگ پیدا ہوں گے وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے تو ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (مسلم شریف مقدمہ جلد اوّل صفحہ ۱۰)

توحیدی فرقے کے عقائد و نظریات

اللہ تعالیٰ کی توحید کے ماننے کا دعویٰ کرنے والا توحیدی فرقہ جو کئی رنگ میں ہے ان میں سے ایک رنگ اپنے آپ کو 'حزب اللہ' بھی کہتا ہے جو کیماڑی کراچی کی طرف ہے۔ ایک رنگ اپنے آپ کو توحیدی کہتا ہے۔

توحیدیوں کے عقائد و نظریات

عقیدہ......رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، انبیائے کرام علیہم السلام، خلفائے راشدین اور اولیائے کاملین کی شان میں بکواس کرنے اور ان کو نیچا دِکھانے سے توحید مضبوط ہوتی ہے۔ (درس توحید، صفحہ ۱۶)

عقیدہ...... اللہ تعالیٰ کے سوا خواہ وہ نبی ہو یا ولی جن ہو یا فرشتہ کسی اور میں نفع نقصان، بھلائی و برائی پہنچانے کی قدرت ازخود یا خدا کی عطا سے جاننا اور ماننا شرک ہے۔ (درس توحید، صفحہ ۷)

عقیدہ......اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی، ولی، پیر، شہید، غوث، قطب کو بھی عالم میں تصرف کرنے کی قدرت ازخود ہے یا اللہ کی طرف سے عطائی ہے وہ شخص ازروئے قرآن وحدیث مشرک ہوجاتا ہے۔ (درس توحید، صفحہ ۷)

عقیدہ...... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گھر سے بے گھر ہونا، وطن سے بے وطن ہونا اور دندانِ مبارک شہید ہونا، پیشانی مبارک زخمی ہونا، جسمِ اطہر کا سنگ باری سے لہولہان ہونا، ساحر، کاہن، کاذب، صابی، مجنون وغیرہ کا لقب پانا، کفار کا سب وشتم، لعن وطعن سے پیش آنا، پیٹ پر پتھر باندھنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی قدرت نہ تھی (یعنی بے بس وعاجز تھے) (معاذ اللہ) (درس توحید)

عقیدہ......بتوں پر نازل ہونے والی آیتوں کو اولیاء اللہ کی ذات پر چسپاں کرنا۔

عقیدہ......صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہل بیت اطہار کی شان میں طعنہ زنی کرنا۔

عقیدہ......سادہ لوح مسلمانوں پر مشرک وبدعتی کے فتوے لگانا۔

عقیدہ......مزاراتِ اولیاء کے خلاف کتابچے اور پمفلٹ تقسیم کرنا۔

عقیدہ......جس نے تعویذ باندھا اس نے شرک کیا۔ (کتاب التوحید، صفحہ ۴۹۔ مطبوعہ مکتبہ دارالسلام لاہور)

عقیدہ......بخار کی وجہ سے دھاگہ باندھنا شرک ہے۔ (کتاب التوحید، صفحہ ۵۰)

عقیدہ......جھاڑ پھونک (دم) کرنا شرک ہے۔ (ایضاً)

عقیدہ...... آدم و حوا نے شیطان کا صرف کہا مانا تھا اس کی عبادت نہیں کی تھی یعنی ان کا یہ شرک' شرک فی الطاعۃ تھا نہ کہ شرک فی العبادۃ۔ (کتاب التوحید، صفحہ ۱۶۸، مطبوعہ مکتبہ دار السلام لاہور)

عقیدہ......رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے اختیار ہیں آپ کو کچھ بھی اختیار نہیں۔ (ایضاً، صفحہ ۱۷)

توحیدیوں کی یہ توحید ابلیسی توحید ہے، ابوجہلی توحید ہے، ابولہبی توحید ہے، عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) والی توحید ہے صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا اور رسالت کا تصور درمیان سے ہٹا دینا کفر ہے اور سراسر گمراہی ہے۔ کفار عرب بھی خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کو عملی طور پر مانتے تھے لیکن سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اور کمالات کو دل سے نہ مانا تو جہنم کے نچلے اور سخت ترین طبقے میں گرے۔

حقیقی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معبود اور سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا نائب تسلیم کیا جائے۔

لطیفہ......توحیدی بدنظر کو مانتے ہیں بلکہ اس موضوع پر ان کی طویل تصانیف ہیں حال ہی میں ایک کتاب 'النظر حق' نجدیوں نے شائع کی ہے جس میں دلائل و شواہد سے بدنظر کا اثبات کیا ہے لیکن انہیں کہا جائے کہ انبیاء و اولیاء کی نگاہِ کرم سے ہزاروں بلکہ بے شمار لوگوں کی بگڑی بن گئی تو ان نام نہاد توحیدیوں کو شرک یاد آجاتا ہے گویا یہ شر کے قائل ہیں خیر کے قائل نہیں ہیں حالانکہ جہاں نظر شر حق ہے تو نظر خیر کا حق ہونا بطریق اولیٰ حق ہے۔

جیلانی چاند پوری کے عقائد و نظریات

آج کل حلقہ قادریہ علویہ کے نام سے ایک جماعت کام کر رہی ہے جس کا بانی اور سرپرست جیلانی چاند پوری ہے یہ اتحاد بین المسلمین کے نام پر لوگوں کو اپنے آپ سے متاثر کرواتا ہے حالانکہ اسکے عقائد و نظریات اسلام اور اہلسنّت کے منافی ہیں اس کا اخبار جو آجکل 'ایمان' کے نام سے جاری ہے اسکے علاوہ اس کا ہفت روزہ رِسالہ 'مخبر العالمین' کراچی سے شائع ہوتا ہے آئے دن یہ سیمینار اور پروگرام منعقد کرتا ہے جس میں شیعہ اور سنّی مولویوں کو دعوتِ خطاب دیتا ہے اور شیعوں کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کے عقائد و نظریات ہم اس کے اخبار 'ایمان' سے اور اسی کے سالہ ہفت روزہ 'مخبر العالمین' سے بیان کریں گے۔

جیلانی چاند پوری اپنے آپ کو اشرفی کہتا ہے

چنانچہ وہ اپنے ہفت روزہ رِسالے 'مخبر العالمین' کے ۷ تا ۱۴ مارچ ۲۰۰۴ء میں جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۹ اور ۱۰ پر لکھتا ہے کہ میں اشرفی ہوں اور اعلیٰ حضرت سیّد علی حسین شاہ اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت ہوں۔ میں انہی کی نسبت سے ۱۹۳۷ء میں چاند پور سے اخبار اشرف نکالتا تھا۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ اپنے آپ کو اشرفی کہتا ہے ہم نے اس دور کے اشرفی صوفیائے کرام سے اس کے متعلق معلوم کیا تو ہمیں انہوں نے بتایا کہ باطل نظریات رکھنے والا آدمی ہم میں سے نہیں ہوسکتا۔

گستاخی......اس بات پر پوری اُمت کا اجماع ہے کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیٔ رسول ہیں مگر پھر بھی چاند پوری نے اپنے ہفت روزہ رسالے مخبر العالمین شمارہ ۴ اپریل ۲۰۰۴ء جلد ۴ شمارہ نمبر ۱۳ کے صفحہ نمبر ۱۶ پر حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بکواس کی ہے۔

گستاخی...... چاند پوری اپنے ہفت روزہ رسالے مخبر العالمین شمارہ نمبر ۴ اپریل ۲۰۰۴ء جلد ۴ شمارہ نمبر ۱۳ کے صفحہ نمبر ۱۹ پر بکواس کرتا ہے، ہندہ نے اپنے بیٹے معاویہ کو حکومت کرنے اور فساد کرنے پر اُکسایا۔ حضرت ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عورت اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف معاویہ لکھا۔

مزید بکواس کرتا ہے کہ معاویہ نے اسلام کو نہیں بلکہ اپنی ماں کے حکم کو فوقیت دی۔

مزید بکواس کرتا ہے کہ ابوسفیان کا پورا خاندان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض وعداوت رکھتا تھا۔

گستاخی......۴ اپریل کے شمارہ کے صفحہ نمبر ۱۹ پر لکھتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے تو معاویہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدنام کرنے اوران پر الزامات لگانے کا موقع میسر آگیا۔

گستاخی...... چاند پوری اپنے شمارے ۱۱ اپریل تا ۱۸ اپریل ۲۰۰۴ء جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۴ پر بکواس لکھتا ہے، سب سے پہلے اس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان باندھا اور مزید بکواس لکھی کہ معاویہ بزورِ شمشیر بادشاہ بن گیا۔

اس شمارے کے صفحہ نمبر ۱۵ پر بکواس لکھتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یزید نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کی سازش تیار کی۔ معاویہ منافق تھا۔ (معاذ اللہ)

گستاخی...... چاند پوری نے اپنے رسالے مخبر العالمین کے شمارے ۷ مارچ ۲۰۰۴ء جلد نمبر ۴ کے صفحہ نمبر ۲۸ پر بکواس لکھتا ہے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماتم کی حمایت میں تھے۔

یہ پورا مضمون جس کا عنوان 'عزاداری حسین پر مباہلہ آسمان پر' کے نام سے اس وقت شائع کیا جب جیو ٹی وی کے پروگرام 'عالم آن لائن' کے میزبان ڈاکٹر عامر لیاقت نے ماتم کے خلاف بات کی۔

جیلانی چاند پوری سے رہا نہ گیا کیونکہ وہ ماتم کا قائل اور شیعوں کا حمایتی ہے اس نے فوراً مضمون شائع کیا۔ ہم پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ اگر جیلانی چاند پوری اپنے آپ کو اہلسنّت کہتا ہے تو اس وقت کہاں تھا؟ جب میڈیا پر عقائد اہلسنّت کے خلاف بات ہوئی۔

یہ اسی شمارے کے صفحہ نمبر ۲۸ پر مزید بکواس کرتا ہے کہ عزاداری (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے اور عزاداری کی مخالفت کرنے والے قرآن وحدیث کے مخالف ہیں دلیل چاند پوری نے یہ دی کہ جب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا۔

یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ رونے کو کون منع کرتا ہے شیعہ تو چھریوں سے کاٹنے پیٹنے کو عزاداری کہتے ہیں اور کتنی شرم کی بات ہے کہ چاند پوری اس کو سنت کہتا ہے۔

گستاخی..... ہفت روزہ مخبر العالمین کے ۱۴ مئی ۲۰۰۴ء کے شمارے کے صفحہ نمبر ۴ پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے گستاخِ صحابہ کے خلاف فتوے کو غلط کہا۔

گستاخی..... ہفت روزہ مخبر العالمین کے ۱۴ مئی ۲۰۰۴ء کے شمارے کے صفحہ نمبر ۴ پر گستاخ صحابہ کی حمایت میں لکھتا ہے کہ شیعہ سنی اختلاف مولویوں کے پیدا کردہ ہیں۔

جیلانی چاند پوری بتائے کہ اگر شیعہ سنی اختلاف مولویوں کے پیدا کردہ ہیں تو پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اپنی کتابوں میں گالیاں آج تک کیوں لکھی جارہی ہیں؟

گستاخی......روزنامہ ایمان ۳ مئی بروز پیر ۲۰۰۴ء کے اخبار کے صفحہ نمبر ۲ پر چاند پوری نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو منافقین سے بدتر لکھا اور سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان باندھا۔ (معاذ اللہ)

اسی اخبار کے صفحہ نمبر ۲ پر ہی چاند پوری نے خاندانِ رسول پر بہتان باندھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پورا خاندان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی کہتا تھا۔ مزید بکواس کرتا ہے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولویوں کا بنایا ہوا کاتبِ وحی اور 'رضی اللہ تعالیٰ عنہ' بھی مولویوں کا لکھا ہوا ہے۔ (معاذ اللہ)

اب آپ حضرات کے سامنے جیلانی چاند پوری کی مشہور کتاب داستانِ حرم سے کچھ گستاخیاں پیش کی جائیں گی جسے پڑھ کر قارئین کرام خود فیصلہ کریں۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزامات

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم، حصہ اوّل صفحہ نمبر ۳۱۸ پر لکھتا ہے، حضرت عثمان نے بارہ سال خلافت کی، شروع کے چھ سال تک کسی شخص یا قریش کو آپ سے شکایت نہ ہوئی بلکہ حضرت عمر سے بھی زیادہ آپ کے ثناء خواں رہے۔ حضرت عمر سخت مزاج تھے اور حضرت عثمان تختِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی قریش پر مہربانیاں کرنے لگے، ان کیساتھ نرمی کا برتاؤ کیا اور سزا دینے میں تاخیر سے کام لیا، لیکن چھ سال بعد اپنے رِشتہ داروں کو گورنر بنایا اور اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک کیئے۔ پھر عوام کیلئے پہلے کی طرح نرم نہ رہے۔ آخری چھ سال کی حالت یہ رہی کہ افریقہ کے گورنر مروان کی مملکت کا خمس معاف کر دیا۔ اپنے رشتہ داروں کو بیت المال کی دولت دے دے کر نہال کر دیا اور بیت المال کی دولت اپنے رشتہ داروں کو تقسیم کرنے کا آپ نے جو جواز ثابت کرتے ہوئے یہ تاویل نکالی کہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیا ہے۔ (معاذ اللہ)

اصحاب اُحد کی شان میں گستاخی

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم حصہ اوّل صفحہ نمبر ۳۶۷ پر لکھتا ہے کہ جب غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کی ایک کثیر جماعت کے دِلوں میں شیطان ابلیس نے خناس سے کام لے کر لالچ میں ڈال دیا تو انہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت کو پس پشت ڈال کر مالِ غنیمت کی طرف متوجہ ہو گئے اور جس مقام پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تعینات کیا تھا' اسے انہوں نے چھوڑ دیا اور وہاں سے ہٹ کر مالِ غنیمت پر قبضہ کرنے کی دھن میں لگ گئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا فرض بھلا دیا

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم حصہ اوّل صفحہ نمبر ۲۳۲ پر لکھتا ہے کہ جناب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہلی بہت ضروری اور دل دُکھانے والی شکایت یہ ہے کہ ان کے بابا جان یعنی باعثِ تخلیق کائنات کا جسمِ اطہر گور و کفن کا منتظر ہے۔ مخصوص احباب کا انتظار ہے جن میں حضرت ابوبکر سرفہرست ہیں لیکن جناب سیّدہ کو اطلاع ملی کہ خلافتِ نبوی نے احباب خاص کو وہ فرض بھلا دیا ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ اس فرض کو جس قدر جلد سے جلد ممکن ہو پورا کر دیا جائے۔ (معاذ اللہ)

حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام

جیلانی چاند پوری لکھتا ہے کہ ابوسفیان نے امیر المومنین کو اُکسایا تھا کہ وہ خلافت کا اعلان کریں یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُکسایا تھا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت نہ کریں۔ (داستانِ حرم، جلد اوّل صفحہ نمبر ۲۰۴)

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم حصہ اوّل صفحہ نمبر ۲۷۳ پر لکھتا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت حضرت مغیرہ ابنِ شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ابولولو فیروز کے خنجر سے لگائے ہوئے زخموں سے ہوئی اور بعض کے نزدیک حضرت مغیرہ ابن شعبہ کی شہ پر ان کے غلام ابولولو فیروز نے یہ بدبختی اختیار کی۔ (معاذ اللہ)

اگرچہ کہ یہ غلام ابولولو فیروز خود بھی حضرت عمر سے بغض و عناد رکھتا تھا بہرحال اس میں شک نہیں کہ حضرت مغیرابنِ شعبہ سازشی مزاج کے حامل ضرور تھے۔ (معاذ اللہ)

دوسری جگہ اسی کتاب داستانِ حرم جلد اوّل کے صفحہ نمبر ۳۱۳ پر جیلانی چاند پوری لکھتا ہے کہ مغیرہ ابن شعبہ فریب کار آدمی تھا۔ (معاذ اللہ)

تیسری جگہ داستانِ حرم، جلد اوّل کے صفحہ نمبر ۲۷۳ پر جیلانی چاند پوری حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یہ بات منسوب کر کے لکھتا ہے کہ آپ نے فرمایا، دو اشخاص نے فساد ریزی کی ہے ان میں سے عمرو بن العاص نے جنگِ صفین کے موقع پر اور دوسرے مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ (معاذ اللہ)

صحابئ رسول حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی

جنگِ صفین عمرو بن العاص کو ایک مکر سوجھا اور انہوں نے مکر سے کام لیتے ہوئے لشکر کو قرآن اُٹھا کر اس کی دعوت دی کہ اللہ کے کلام کے مطابق فیصلہ کر وا ور قتل و غارت گری بند ہو جانی چاہئے۔ (معاذ اللہ) (داستانِ حرم، جلد اوّل صفحہ نمبر ۳۹۹)

صحابئ رسول حضرت عبد اللہ بن زبیر بن العوام کی شان میں گستاخی

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم، جلد اوّل صفحہ نمبر ۳۹۲ پر لکھتا ہے کہ سبائیوں اور منافقین کا چرب زبان عبداللہ بن زبیر بن عوام تھے۔ (معاذاللہ)

متعدد صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں بکواس

جیلانی چاند پوری نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جھوٹ باندھا اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے بندگانِ خدا! اپنے حق اور صدق کی طرف چلو اور اپنے دشمن سے جنگ جاری رکھو، بلاشبہ حضرت معاویہ، حضرت عمرو بن العاص، حضرت ابن ابی معیط، حضرت حبیب بن مسلمہ، حضرت ابن ابی سرح اور حضرت ضحاک بن قیس' دین اور قرآن سے تعلق رکھنے والے نہیں۔

جیلانی چاند پوری ظالم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا سخت دشمن ہے اسے کیا معلوم کہ جن صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ہمیں صحیح سلامت دین ملا ہے ان کی ذات پر طعنہ زنی کر کے وہ خود اپنے آپ کو بے ایمان اور بے دین ثابت کر رہا ہے۔ اگر اس سرزمین پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا دین اور قرآن مجید سے تعلق نہیں تو پھر قرآن مجید سے کس کا تعلق ہے؟

حضرت ابو سفیان، حضرت ہندہ اور ان کے صاحبزادوں کو گالی دی

☆ جیلانی چاند پوری اپنے روزنامہ اخبار ایمان بدھ ۴ مارچ ۲۰۰۴ء میں لکھتا ہے کہ ابوسفیان کی بیوی ہندہ جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلیجہ نکال کر چبا گئی تھی، اگرچہ مسلمان ہوگئی تھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے قصاص نہ لیا لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے یہ عورت میرے سامنے نہ آئے کہ اسکو دیکھ کر میرا غم تازہ ہو جاتا ہے اور اس نے جو حمزہ کا کلیجہ چبایا تھا وہ بھلا میں کیسے فراموش کر سکتا ہوں اور اس واقعہ کو یاد کر کے اکثر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں فرطِ غم سے بھیگ جایا کرتی تھیں۔ ابوسفیان کے دو بیٹے معاویہ اور زیاد (جو کہ ولد الزنا) تھا ان کو ظلم اور سفا کی ورثہ میں ملی تھی۔ زیاد کی بات تو بعد میں آئے گی۔ معاویہ نے کیا نہیں کیا؟ حضرت عمر نے معاویہ کو شام کا گورنر مقرر کر دیا تھا۔ معاویہ نہایت سفاک اور چالاک آدمی تھا۔ حضرت عمر کے دبدبے اور جلال کی وجہ سے ریشہ دوانیوں کا اسے موقع نہ مل سکا۔ حضرت عثمان کی سادگی اور شیریں صفت کی وجہ سے خوب خوب دنیاوی فائدے حاصل کئے۔ امیر المؤمنین حضرت علی کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور حضرت علی کے خلاف طویل جنگوں کا ایک سلسلہ جاری کر دیا۔ امیر المؤمنین پر تلوار اُٹھانے والا شخص شریعتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دین میں باغی ہیں، ہم اس شخص کو سوائے باغی کے اور کوئی نام نہیں دے سکتے۔ (معاذاللہ)

☆ چاند پوری اپنے ہفت روزہ رسالے مخبر العالمین شمارہ نمبر ۴ اپریل ۲۰۰۴ء صفحہ نمبر ۱۹ پر لکھتا ہے کہ ہندہ نے اپنے بیٹے کو حکومت کرنے اور فساد کرنے پر اکسایا۔ ابوسفیان کا پورا خاندان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض وعداوت رکھتا تھا۔ (معاذاللہ)

امیر معاویہ نے ریاستی طاقت کا استعمال کیا

امیر معاویہ ریاستی طاقت کے مالک تھے۔ اس لئے بزور بازو (موجودہ دور کی آہنی ہاتھوں کی اصطلاح) ہتھیاروں کی مدد اور سیاسی چالاکیوں کے ذریعہ ان سے نبرد آزمائی کرتے رہے۔ کسی کو لالچ دیکر مطیع بنا لیتے یا شہر بدری سے پیش آتے اگر کسی سرغنہ پر قابو پا لیتے تو اس گروہ ہی کا قلع قمع کر ڈالتے۔ (داستانِ حرم، جلد دوم صفحہ نمبر ۳۹۵)

امیر معاویہ پر ملک شام پر قبضہ کا الزام

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم، جلد دوم صفحہ نمبر ۴۴۹ پر لکھتا ہے کہ جب امیر معاویہ شام کی امارات پر قابض ہو گئے تو ان کی والدہ ہندہ نے انہیں ایک خط تحریر کیا جس میں کہا تھا کہ اے میرے بیٹے! خدا کی قسم کوئی شریف زادی کم ہی ایسی ہوگی جس نے تیرے جیسا بچہ جنا ہوگا اور بلا شبہ اس شخص نے تجھے اس کام کیلئے کھڑا کیا ہے جو معاملات میں سخت گیر ہے۔ پس تو پسند ناپسند میں اس کی پوری پوری اطاعت کرنا۔

امیر معاویہ پر جھوٹی تہمت

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم، جلد اوّل صفحہ نمبر ۳۹۴ پر لکھتا ہے کہ امیر معاویہ نے حضرت عثمان کے خون کے قصاص کو بہانہ بنا کر مولائے کائنات کی خلافت کے خلاف علمِ بغاوت بلند کر دیا۔ (معاذ اللہ)

حضرت امیر معاویہ پر دوسری جھوٹی تہمت

حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان نے اپنے بدکردار اور فاسق و فاجر بیٹے یزید بن معاویہ کے حق میں لوگوں سے جبری بیعت لی اور لالچ و رشوت کے ذریعے یزید کیلئے (رائے) ووٹ خرید کر تمام ہی احکاماتِ خداوندی اور اسلام و اخلاقی اقدار کو پامال کر کے رکھ دیا یہ حقائق پر مبنی تاریخ کا نہایت شرمناک اور تلخ رخ ہے جو بنی امیہ کے کردار کا آئینہ دار ہے۔ (کتاب داستانِ حرم، جلد اوّل صفحہ ۱۹۹)

عزیزان گرامی! اب فیصلہ آپ کریں اس قدر گستاخیاں بکنے والا شخص کیا مسلمان کہلانے کا حقدار ہے؟ چاند پوری کے ان باطل عقائد و نظریات سے تحریری اور زبانی توبہ کہیں سے بھی ثابت نہیں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باطل نظریات لیکر مر گیا۔ کیا ایسے شخص کو صوفی کہا جاسکتا ہے؟ کیا ایسے گستاخ شخص سے یا اس کی جماعت سے تعلق رکھا جا سکتا ہے؟ کیا چاند پوری کی برسی میں شرکت کی جاسکتی ہے؟ کیا ایسے شخص کیلئے ہم مغفرت کی دعا کر سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں! گستاخِ صحابہ پر لعنت کرنے کا حکم ہے وہ ہمیشہ لعنتی رہے گا اور قیامت کے دن بھی لعنتی اٹھے گا۔ ہاں اگر حلقہ علویہ قادریہ کے لوگ جیلانی چاند پوری کے عقائد و نظریات سے برأت کا اعلان کریں اور رجوع کرلیں تو وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم ان سے یہی اُمید رکھتے ہیں۔ مگر جیلانی چاند پوری گستاخانہ عقائد و نظریات پر مرا ہے لہٰذا ایسے شخص کا مسلک حق اہلسنّت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

جماعت المسلمین نامی فرقے کے عقائد و نظریات

فرقہ مسعودیہ یعنی جماعت المسلمین نامی نام نہاد انتہا پسند، ضال اور مضل فرقوں کی فہرست میں ایک جدید اضافہ ہے اس کے فرقے کا بانی امیر اور امام مسعود احمد BSC ہے جو اس فرقے کی تشکیل سے قبل غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کی مختلف فرقہ وارانہ جماعتوں کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے کفر و شرک کے دلدل میں بری طرح پھنسا ہوا تھا یہ اعتراف خود مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاشِ حق کے صفحہ نمبر ۴ پر کیا ہے۔

مولوی مسعود احمد اہل حدیث فرقے میں مقبولیت حاصل کرنے کے بعد ۱۳۸۵ھ میں جماعت المسلمین کا قیام عمل میں لایا۔ یہ فرقہ مسعودیہ جو کہ جماعت المسلمین کے نام سے کام کر رہا ہے یہ اہل حدیث سے ملتا جلتا ہے اس کے عقائد غیر مقلدانہ ہیں۔

فرقہ مسعودیہ کے باطل عقائد

عقیدہ......جماعت المسلمین فرقہ صحیح ہے باقی تمام لوگ بے دین و گمراہ ہیں یہ جماعت المسلمین فرقے کا عقیدہ ہے۔

عقیدہ......امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک علیہم الرضوان کی تقلید حرام ہے۔

عقیدہ......مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب تاریخ السلام والمسلمین کے صفحہ نمبر ۶۳۹ پر صرف دس ازواجِ مطہرات کو شامل کیا جبکہ تین ازواجِ مطہرات کا ذکر مناسب نہ سمجھا۔

اس طرح اولادِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عنوان قائم کر کے لکھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صرف ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ملتا ہے، باقی سب (معاذ اللہ) جھوٹ ہے۔ مولوی مسعود نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک صاحبزادہ لکھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم کا مذاق اُڑایا۔

عقیدہ......مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاشِ حق کے صفحہ نمبر ۱۹۷ پر اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کم فہم سوءِ ظن اور گناہ میں مبتلا لکھا ہے۔

عقیدہ......مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام والمسلمین کے صفحہ نمبر ۶۴۱ پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جھوٹا اور گنہگار لکھا ہے۔

عقیدہ......مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاشِ حق کے صفحہ نمبر ۵۴ پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بات کی ہے کیونکہ رفع یدین نہ کرنے والی حدیث انہی سے روایت ہے۔

عقیدہ...... مولوی مسعود احمد اپنی کتاب خلاصہ تلاشِ حق کے صفحہ نمبر ۱۸۱/۱۷۷ پر لکھتا ہے کہ جو امام مقتدیوں کو اپنے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا موقع نہ دے وہ بدعتی ہے۔

آگے اپنی کتاب بدعت حسنہ کی شرعی حیثیت نامی کتاب کے صفحہ نمبر ۹ پر لکھتا ہے کہ بدعت کفر ہے سب سے بدتر کام تو کفر اور شرک کے کام ہیں لہٰذا بدعت کفر اور شرک سے کسی طرح کم نہیں۔

عقیدہ...... مولوی مسعود احمد صلوٰۃ تراویح اور صلوٰۃ تہجد دونوں کو ایک ہی نماز قرار دیتے ہیں اس کا ذکر انہوں نے اپنی کتاب منہاج المسلمین صفحہ ۲۱۹، ۲۸۳ اور تاریخ الاسلام والمسلمین کے صفحہ ۱۱۵ پر کیا ہے کہ قیام رمضان دراصل قیام اللیل یا تہجد ہی ہے قیام رمضان کو گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سی بکواس اور کفریات فرقہ مسعودیہ کے ہیں جماعت المسلمین کے لوگ اب بھی ان کتابوں کو مانتے ہیں اور یہی عقیدہ رکھتے ہیں لیکن آپ کے سامنے میٹھے میٹھے بول بولیں گے تاکہ لوگ ان کے قریب آئیں اور یہ لوگوں کو گمراہ کر سکیں۔

فرقہ مسعودیہ المعروف جماعت المسلمین کی ہر چھوٹی بڑی کتابوں میں پمفلٹ میں پوسٹروں میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہوتی ہے:۔

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم...... صرف اللہ...... غیر اللہ نہیں۔

ہمارا امام...... صرف ایک یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم...... اُمتی نہیں۔

ہمارا دین...... صرف ایک...... یعنی اسلام...... فرقہ وارانہ نہیں۔

ہمارا نام...... صرف ایک...... یعنی مسلم...... فرقہ وارانہ نام نہیں۔

ہماری محبت کی بنیاد...... صرف ایک...... یعنی اللہ تعالیٰ...... دنیاوی تعلقات نہیں۔

ہمارے فخر کا سبب...... صرف ایک...... یعنی ایمان...... وطن و زبان نہیں۔

اس خوبصورت دعوت کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے کیا ہر مسلمان کا یہ ایمان و عقیدہ نہیں۔ یہ لوگ سامنے یہ عقائد پیش کرتے ہیں اور اندر کتابوں میں کفریات کی بھرمار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فرقے کے شر سے بچائے۔ (آمین)

ناصبی فرقے کے عقائد و نظریات

دیگر فتنوں اور فرقوں کی طرح ناصبی فرقہ بھی منظر عام پر آیا یہ بھی گمراہ ہے اس فرقے کی بیماری یہ ہے کہ یہ اپنے جلسوں اور اپنے لٹریچروں کے ذریعہ خباثتیں پھیلاتے ہیں اس فرقے کے کچھ بنیادی نظریات ہیں یہ لوگ عوام الناس میں خاموشی سے داخل ہوجاتے ہیں اس فرقے کی کوئی بڑی تعداد نہیں ہے چند بنیاد پرست اور اپنے نام اور اپنی ناک کو اونچا رکھنے کیلئے جاہل مولوی اس فتنے کو فروغ دیتے رہے ہیں۔

ان کے گمراہ کن عقائد یہ ھیں

عقیدہ......اہل بیت اطہار سے حسد رکھنا۔

عقیدہ......اہل بیت اطہار کی شان گھٹانے کی ناکام کوشش میں حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام استعمال کرنا۔

عقیدہ......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مکمل بغض وعداوت رکھنا اور جنگِ جمل کو آڑ بنا کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پر تبرّا کرنا۔

عقیدہ......واقعہ کربلا رونما ہونے کا مکمل انکار کرنا بلکہ یہ کہہ دینا کہ اہل بیت کا قافلہ جا رہا تھا راستے میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا یعنی واقعہ کربلا کو من گھڑت کہنا۔

عقیدہ......حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام لگانا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرسی اور حکومت کیلئے کربلا گئے۔

عقیدہ......حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام لگانا کہ آپ مدینے سے کربلا گئے کیوں، نہ وہ جاتے نہ یہ واقعہ ہوتا۔

عقیدہ......حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یزید کو فوقیت دینا۔

عقیدہ......یزید کو حضرت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر المومنین کہنا۔

عقیدہ......یزید کو جنتی کہنا۔

عقیدہ......حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر طعنہ زنی کرنا۔

عقیدہ......سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کچھ ازواجِ مطہرات پر بیہودہ الزامات لگانا۔

یہ عقائد رکھ کر قوم میں ایک انتشار پیدا کرنا ناصبی فرقے کا اہم مقصد ہے جس میں مولوی شاہ بلیغ الدین کا اہم کردار ہے۔ موجودہ دور میں شاہ بلیغ الدین نے اپنی تقریروں کے ذریعہ اہل بیت سے مکمل عداوت کا ثبوت دیا۔ حکومتِ پاکستان نے اس کی کئی تقاریر پر پابندی بھی عائد کی اور اس پر بھی پابندی لگادی۔

شاہ بلیغ الدین کی کیسٹ ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے یہ جلسے میں موجود عوام سے امیر المومنین یزید کا نعرہ لگواتا ہے۔ ناصبی فرقہ بھی گمراہ ہے اس سے بھی بچنا چاہیے۔